واللہ انی غالب وسیظہر شوکتی - وکل ھالک الا من قعد فی سفینتی (الہام مسیح موعود)

(ترجمہ) بخدا میں غالب ہوں اور عنقریب میری شوکت ظاہر ہو جائیگی اور ہر ایک ہلاک ہوگا مگر وہی جو میری کشتی میں بیٹھ گیا +)

کتاب

البشریٰ جلد دوم

یعنی

سیدنا و مرشدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود حجۃ اللہ فی الارض جری اللہ فی حلل الانبیاء جناب حضرت

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الف الف صلوٰۃ و لسلام و علی آلہ و اصحابہ اجمعین کے

جملہ الہامات

جو حضور مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر منجانب اللہ از یوم البعث تا یوم الوصال نازل ہوئے بقید

تاریخ و ترتیب نزول حضور پُر نور کی جملہ کتابوں ، اشتہاروں و دیگر ذرائع

سے

خاکسار خادم المسیح ابوالفضل محمد منظور الٰہی احمدی جنجوعہ خلف جناب میاں محمد خاں صاحب مرحوم و مغفور ساکنہ سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ

نے

بعہد خلیفۃ المومنین صدیق ثانی علامۂ دوران حامیٔ دین متین عاشقِ قرآن کریم سیدنا و مولانا حاجی

الحرمین الشریفین حضرت حکیم مولانا مولوی **نور الدین** صاحب بھیروی ثم القادیانی

بماہ صفر ۱۳۳۲ہجری المقدس مطابق ماہ جنوری ۱۹۱۴ء و ماہ بشیر ۲۶ سنہ احمدی میں جمع و مرتب کر کے

اسلامیہ اسٹیم پریس لاہور میں حافظ مظفر الدین صاحب کے اہتمام سے چھپوا کر شائع کیا

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادران

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے توفیق دی کہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے جملہ الہامات و مکاشفات شائع کرنے کے قابل ہوسکا۔ یہ مجموعہ محض خدا تعالےٰ کے فضل سے تین سال کی سخت جانکاہی کے بعد جمع ہو کر شائع ہوسکا ہے ورنہ میرے جیسے کم علم اور ملازمت سرکاری کے باعث کم فرصت انسان سے ایسی ضروری کتاب کا مرتب و جمع کرلینا سخت دشوار امر معلوم ہوتا تھا۔ اس میدان میں بہت سے بزرگ بھائیوں نے قدم اُٹھایا کوشش کی۔ مگر اللہ تعالےٰ نے اپنی عنایت بے غایت سے ایک حقیر انسان **منظور الٰہی** کی ناچیز کوشش کو منظوری کا شرف بخشا الحمد للہ ثم الحمد للہ ✤

مجھے یہ مجموعہ تیار کرنے میں سخت دقت ہوتی اگر میرے پاس سلسلہ عالیہ احمدیہ کا جملہ ریکارڈ موجود نہ ہوتا۔ الحمد للہ کہ بیعت مسیح موعودؑ میں داخل ہونیکے وقت سے ہی مجھے حضرت اقدسؑ کے مبارک کلمات و آثار جمع کرنے کا شوق رہا۔ اور اس شوق نے ہی مجھے اس ذمہ واری کے کام کو کرنیکی ترغیب دی۔ جس سے میں آج بفضل خدا عہدہ برآ ہو رہا ہوں ✤

جو مشکلات مجھے دوران تصنیف میں پیش آئیں اُنمیں سب سے بڑھکر اعراب کا معاملہ ہے جن علماء سلسلہ سے مَیں نے مدد لینی چاہی۔ اعرابوں کے معاملہ میں کوئی دو بھی آپس میں متفق نہ ہوسکے۔ اس لئے جس طرح ہوسکا مَیں نے اس کام کو نبھایا۔ یہ مجموعہ اتنی جلدی اور موجودہ صورت میں کبھی تیار نہ ہوسکتا اگر مجھے میرا اکرم و معظم بھائی قاضی محمد ظہور الدین صاحب **اکمل** آف گولیکی اور آپکے والد بزرگوار جناب مولوی امام الدین صاحب خاص طور پر مدد نہ دیتے۔ قاضی اکمل صاحب نے جو سلسلہ کے ایک درخشندہ گوہر ہیں مجھے ہر مایوسی کے وقت ڈھارس دی اور میری ہمت بندھائی۔ اور سب سے بڑھ کر اپنے قیمتی مشوروں سے مجھے بہت مدد دی۔ اللہ تعالےٰ انکو بہت بہت جزائے خیر دے۔ قاضی اکمل صاحب کو حضرت مسیح موعودؑ سے ایک خاص محبت ہے اور اسی محبت کا تقاضا ہے کہ وہ باوجود کمزوری طبیعت کے تالیف و تصنیف کے سلسلہ کے میدان میں بڑے پُر زور شہسوار ہیں مجھے انکی محنتی طبیعت دیکھکر رشک پیدا ہوتا ہے ✤

اب رہا قیمت کا معاملہ۔ سو یہاں تو ہر چہ بقامت کہتر بقیمت بہتر والی بات ہے۔ اول تو باہر سے کتابت و صحت وغیرہ کرانے میں خرچ ہی زیادہ ہوگیا۔ پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے مبارک کلمات و آثار کی موجودہ زمانہ کے لوگوں کو اتنی قدر نہیں کہ کافی تعداد میں شائع ہو کر بک جائیں بلکہ عموماً مصنف کا بعض اوقات خرچ پورا ہونا بھی دشوار ہو جاتا ہے اس لئے حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات کا مجموعہ عہ روپیہ میں بھی بہت ارزاں ہے ✤ **ایک عایت** ہاں جو بھائی ہر دو جلد البشریٰ و مکاشفات یکجائی طور پر لینگے ان سے مجموعہ کا عہ علاوہ محصولڈاک لئے جائینگے۔ ورنہ البشریٰ جلد دوم عہ میں ملیگی ✤ والسلام

لاہور۔ یکم ماہ بشیر سنہ ۲۶ احمدی مطابق ۱۲ جنوری سنہ ۱۹۱۷ء

خاکسار **محمد منظور الٰہی** احمدی جامع وحی حضرت مسیح موعود و مہدی معہود

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

البشریٰ جلد دوم

حصہ اوّل

*

الہامات قبل از دعویٰ مسیحیت

(۱) اُجِیْبُ کُلَّ دُعَائِكَ اِلَّا فِیْ شُرَکَائِكَ (ترجمہ) میں نے تیری سب دُعائیں قبول کیں۔ مگر شرکاء کے بارے میں نہیں + (شانِ نزول) ۱۸۷۷ء میں مرزا اعظم بیگ سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے ہمارے بعض بیدخل شرکاء کی طرف سے ہماری جائداد کی ملکیت میں حصہ دار بننے کے لئے ہم پر نالش دائر کی۔ اور ہمارے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم اپنی فتحیابی کا یقین رکھ کر جوابدہی میں مصروف ہوئے۔ میں نے جب اِس بارہ میں دُعا کی۔ تو خدائے علیم کی طرف سے مجھے یہ الہام ہُوا پس میں نے سب عزیزوں کو جمع کرکے کھولکر سُنا دیا۔ کہ خدائے علیم نے مجھے خبر دی ہے کہ تم اِس مقدمہ میں ہرگز فتحیاب نہ ہوگے۔ اِس لئے اس سے دست بردار ہو جانا چاہیئے۔ لیکن اُنھوں نے ظاہری وجوہات اور اسباب پر نظر کرکے اور اپنی فتحیابی کو متیقن خیال کرکے میری بات کی قدر نہ کی اور مقدمہ کی پیروی شروع کر دی اور عدالت ماتحت میں میرے بھائی کو فتح بھی ہوگئی لیکن خدائے عالم الغیب کی وحی کے برخلاف کس طرح ہو سکتا تھا۔ بالآخر چیف کورٹ میں میرے بھائی کو شکست ہوئی اور اس

طرح اس الہام کی صداقت سب پر ظاہر ہوگئی۔ (نزول المسیح صفحہ ۲۱۲-۲۱۳) +

(۲) قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ۔ (ترجمہ) انہیں کہدے کہ اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔ (کشف ۳۵ البشریٰ جلد اوّل) +

(۳) سچا ارادت مند اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ (ترجمہ) سچا ارادت مند۔ اُس کی جڑ ثابت ہے اور اُس کی شاخیں آسمان میں۔ (مکتوبات احمدیہ جلد اوّل ص۴۲ تاریخ نزول الہام ۳۰۔ دسمبر ۱۸۸۲ء۔ کشف ۱۹ البشریٰ جلد دوم حصّہ دوم) +

(۴) رَبِّ اَذْهِبْ عَنِّي الرِّجْسَ وَطَهِّرْنِيْ تَطْهِيْرًا۔ (ترجمہ) یا رب مجھ سے پلیدی دُور کردے اور مجھے پاک و مطہر کردے (کشف ۱۴ البشریٰ جلد دوم حصّہ دوم) +

(۵) ماجھے خان کا بیٹا اور شمس الدین پٹواری ضلع لاہور بھیجنے والے ہیں۔ (کشف ۱۳ البشریٰ جلد دوم حصّہ دوم) +

(۶) ثَمَانِيْنَ حَوْلًا اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ اَوْ تَزِيْدُ عَلَيْهِ سِنِيْنًا وَّتَرٰى نَسْلًا بَعِيْدًا۔ (ترجمہ) تیری عمر اسّی برس کی ہوگی یا اس کے قریب یا اس سے چند سال زائد۔ اور تو دُور کی نسل کو دیکھے گا (اربعین ۳ صفحہ ۲۹-۳۰۔ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹) +

(۷) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اپنے محامد کے ساتھ ہے اللہ تعالیٰ پاک اور برتر ہے۔ اے اللہ محمدؐ اور محمدؐ کی آل پر صلوٰۃ ہو + (شان نزول) ایک مرتبہ میں سخت بیمار ہوا۔ یہاں تک کہ تین مختلف وقتوں میں میرے وارثوں نے میرا آخری وقت سمجھ کر مسنون طریقہ پر مجھے تین مرتبہ سورہ یٰسین سنائی۔ جب تیسری مرتبہ سورہ یٰسین سنائی گئی۔ تو میں دیکھتا تھا کہ بعض عزیز میرے جو اَب وہ دُنیا سے گذر بھی گئے دیواروں کے پیچھے بے اختیار روتے تھے اور مجھے ایک قسم کا سخت قولنج تھا۔ اور بار بار دمبدم حاجت ہو کر خون آتا تھا۔ سولہ دن برابر ایسی حالت رہی اور اسی بیماری میں میرے ساتھ ایک اور شخص بیمار ہوا تھا وہ آٹھویں دن راہی ملک بقا

ہو گیا حالانکہ اُس کی مرض کی شدت ایسی نہ تھی جیسی میری۔ جب بیماری کو سولھواں دن چڑھا تو اُس دن بکلی حالات یاس ظاہر ہو کر تیسری مرتبہ مجھے سورہ یٰسین سنائی گئی اور تمام عزیزوں کے دل میں یہ پختہ یقین تھا کہ آج شام تک یہ قبر میں ہوگا۔ تب ایسا ہوا کہ جس طرح خدائے تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دُعائیں سکھلائی تھیں۔ مجھے بھی خدا نے الہام کرکے ایک دُعا سکھلائی اور وہ یہی ہے اور میرے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا کہ دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی ہو ہاتھ ڈال اور یہ کلمات طیبہ پڑھ اور اپنے سینہ اور پشت سینہ اور دونوں ہاتھوں اور منہ پر اس کو پھیر کہ اس سے تو شفا پائے گا۔ چنانچہ جلدی سے دریا کا پانی مع ریت منگوایا گیا اور میں نے اسی طرح عمل کرنا شروع کیا جیسا کہ مجھے تعلیم دی گئی تھی اور اُس وقت حالت یہ تھی کہ میرے ایک ایک بال سے آگ نکلتی تھی اور تمام بدن میں دردناک جلن تھی اور بے اختیار طبیعت اس بات کی طرف مائل تھی کہ اگر موت بھی ہو تو بہتر تا اس حالت سے نجات ہو۔ مگر جب وہ عمل شروع کیا تو مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر ایک دفعہ ان کلمات طیبہ کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے میں محسوس کرتا تھا کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے اور بجائے اس کے ٹھنڈک اور آرام پیدا ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ ابھی اس پیالہ کا پانی ختم نہ ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ بیماری بکلی مجھے چھوڑ گئی۔ اور میں سولہ دن کے بعد رات کو تندرستی کے خواب سے سویا۔ جب صبح ہوئی تو مجھے یہ الہام ہوا۔ (الہام ۸ مندرجہ ذیل) +

(۸) وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِشِفَآءٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ (ترجمہ) اور اگر تم کو اس میں شک و شبہ ہے جو ہم نے اپنے بندہ پر نازل کیا تو اس کی مثل کوئی شفا پیش کرو۔ یعنی اگر تمہیں اس نشان میں شک ہو جو شفا دیکر ہم نے دکھلایا تو تم اسکی نظیر کوئی اور شفا پیش کرو (تریاق القلوب صفحہ ۳۷-۳۸) +

(۹) آئی شل ہلپ یو I shall help you (ترجمہ) میں تیری مدد کرونگا +

یُو ہیو ٹُو گو امرت سر You have to go Amritsar (ترجمہ) تمہیں امرت سر جانا پڑے گا +

He halts in the Zila Peshawar ہی ہلٹس اِن دی ضلع پشاور

(ترجمہ) وہ ضلع پشاور میں ٹھیرتا ہے۔ (مکتوبات احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۶۸-۶۹

تاریخ نزول الہام ہفتہ مختتمہ ۱۲- دسمبر ۱۸۸۳ء مطابق ۱۱ صفر ۱۳۰۱ھ) +

(۱۰) تُنَجِّي هِمَا مِنَ الْغَمِّ (ترجمہ) ہم ان دونوں کو غم سے نجات دینگے (تاریخ نزول ۲۶-مئی ۱۸۸۳ء سے قبل) (شانِ نزول) نواب محمد علیخاں صاحب لودیانوی اور منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ کی مشکلات پیش آمدہ سے مخلصی حاصل کرنے کے لئے دُعا کرنے پر یہ الہام ہوُا۔ جس کے بعد اللہ تعالےٰ نے ہردو کو ان غموں سے نجات دی) (خط حضرت مسیح موعود بنام میر عباس علی لودیانوی مرقومہ ۲۶-مئی ۱۸۸۳ء مندرجہ الحکم جلد ۳ ۱۳-۱۴ اپریل ۱۸۹۹ء) +

(۱۱) رَأَيْتُ هٰذِهِ الْمَرْءَةَ وَأَثَرُ الْبُكَاءِ عَلٰى وَجْهِهَا فَقُلْتُ أَيَّتُهَا الْمَرْءَةُ تُوبِي فَإِنَّ الْبَلَاءَ عَلٰى عَقِبِكِ وَالْمُصِيبَةَ نَازِلَةٌ عَلَيْكِ يَمُوتُ وَيَبْقٰى مِنْهُ كِلَابٌ مُتَعَدِّدَةٌ۔ (ترجمہ) مَیں نے اُس عورت کو دیکھا اور اُس کے چہرہ پر رونے کے آثار پائے۔ پس میں نے اُسے کہا۔ اے عورت توبہ کر کہ بلا تیرے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ اور مصیبت تجھ پر نازل ہونے والی ہے۔ وہ مرجائے اور اُس سے کتنے ہی کتّے پیچھے رہجائیں گے + (شانِ نزول) کُنبے کے لوگوں اور اقارب کے بارے میں جبکہ اُنھوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی تکذیب کی خدا نے قہری نشان ظاہر کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ اور یہ الہام مرزا احمد بیگ کے بارے میں بمقام ہوشیارپور ہوُا تھا۔ جو ایک مجمع عام میں جس میں بابو الٰہی بخش اکونٹنٹ اور مولوی برہان الدین صاحب جہلمی بھی موجود تھے سُنایا گیا تھا (حاشیہ ۳ اشتہار مطبوعہ ۱۵- جولائی ۱۸۸۸ء تتمہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۶ء تاریخ نزول الہام جنوری ۱۸۸۶ء) +

(۱۲) میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اُسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سُنا اور تیری دُعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کردیا سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے فضل اور احسان کا

نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام
خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ
جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا
مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی
تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا
ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا اُنھیں جو خدا
کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اُسکی کتاب اور اُس
کے پاک رسول محمدؐ مصطفےٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی
ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک
لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی غلام (بیٹا) تجھے ملے گا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے
تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اُس کا نام
عنموائیل اور بشیر بھی ہے اُس کو مقدس رُوح دیگئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے
وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اُس کے ساتھ فضل ہے جو
اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔
وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں
سے صاف کردے گا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے اپنے
کلمہ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و
باطنی سے پُر کیا جائیگا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اسکے معنے سمجھ میں نہیں
آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر
مظہر الحق والعلاء کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ جس کا نزول بہت مبارک اور
جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے
عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اُس میں اپنی رُوح ڈالینگے اور خدا کا سایہ اُسکے سر پر ہوگا
وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں
تک شہرت پائے گا اور قومیں اُس سے برکت پائینگی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان
کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔ (اشتہار ضمیمہ اخبار ریاض ہند

امرتسر مطبوعہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء تاریخ الہام ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء مطابق پندرہ جمادی الاول ۱۳۰۳ھ روز شنبہ)

(۱۳) تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کرونگا۔ اور خواتین مبارکہ سے جنمیں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا۔ تیری نسل بہت ہوگی۔ اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دونگا مگر بعض اُن میں سے کم عمری میں فوت بھی ہونگے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائیگی اور ہر یک شاخ تیرے جدی بھائیوں کی کاٹی جائیگی اور وہ جلد لاولد رہ کر ختم ہو جائیگی اگر وہ توبہ نہ کرینگے تو خدا اُن پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہانتک کہ وہ نابود ہو جائینگے اُن کے گھر بیواؤں سے بھر جائینگے اور اُن کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔ لیکن اگر وہ رجوع کرینگے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا خدا تیری برکتیں اِرد گرد پھیلائے گا۔ اور ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دیگا۔ تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اُس روز تک جو دُنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا۔ اور تیری دعوت کو دُنیا کے کناروں تک پہنچا دیگا۔ میں تجھے اُٹھاؤنگا اور اپنی طرف بُلا لونگا۔ پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اُٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامُرادی میں مرینگے لیکن خدا تجھے بکلی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مُرادیں تجھے دیگا میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور اُن کے نفوس اور اموال میں برکت دونگا اور اُن میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اُس دوسرے گروہ پر تابروز قیامت غالب رہے گا جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے خدا انھیں نہیں بھولیگا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علی حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائینگے۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیاء بنی اسرائیل۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید۔ تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں تیری محبت ڈالے گا۔ یہانتک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے

اے منکرو۔ اور حق کے مخالفو۔ اگر تم میرے بندہ کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اُس فضل و احسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندہ پر کیا۔ تو اس نشانِ رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو۔ اور اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے تو اُس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے تیار ہے (اشتہار ضمیمہ اخبار ریاض ہند امرتسر مطبوعہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء تاریخ نزول ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء) +

(۱۴) (۱) نَازِلٌ مِّنَ السَّمَاءِ۔ وَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ (ترجمہ) آسمان سے نازل ہونے والا۔ اور آسمان سے نازل ہوا +

(ب) انھوں نے کہا کہ آنیوالا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں +

(شانِ نزول) واضح ہو کہ اس خاکسار (حضرت مسیح موعودؑ) کے اشتہار ۲۲۔ مارچ ۱۸۸۶ء پر بعض صاحبوں نے جیسے منشی اندرمن صاحب مراد آبادی نے یہ نکتہ چینی کی ہے کہ نو برس کی حد جو پسر موعود کے لئے بیان کی گئی ہے یہ بڑی گنجایش کی جگہ ہے ایسی لمبی میعاد تک تو کوئی نہ کوئی لڑکا پیدا ہو سکتا ہے۔ سو اوّل تو اسکے جواب میں یہ واضح ہو کہ جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دیگئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دوچند ہوتی۔ اُسکی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا بلکہ صریح دلی انصاف ہر ایک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسے عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولّد پر مشتمل ہے انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور دُعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بیشک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے ماسوا اسکے اب بعد اشاعت اشتہار مندرجہ بالا دوبارہ اِس امر کے انکشاف کے لئے جناب الٰہی میں توجہ کی گئی۔ تو آج ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جلّشانہٗ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونیوالا ہے جو ایک مدّت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا (حاشیہ۔ عربی الہام کے یہ دو فقرہ ہیں (یعنی مندرجہ بالا نمبر ۱۴۔ ۲) جو نزول یا قریب النزول پر دلالت کرتے ہیں) اِس سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے یا بالضرور اسکے قریب حمل میں۔ لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اَب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں نو برس

کے عرصہ میں پیدا ہوگا اور پھر اسکے بعد یہ بھی الہام ہوا (مندرجہ نمبر ۱۴- ب) چونکہ یہ
عاجز ایک بندہ ضعیف مولے کریم جلشانہ کا ہے اس لئے اُسی قدر ظاہر کرتا ہے جو
منجانب اللہ ظاہر کیا گیا- آیندہ جو اس سے زیادہ منکشف ہوگا وہ بھی شائع کیا
جائے گا (اشتہار صداقت آثار مطبوعہ ۸- اپریل ۱۸۸۶ء مطابق دوم رجب ۱۳۰۳ھ)
(۱۵) تو مغلوب ہو کر یعنی بظاہر مغلوبوں کی طرح حقیر ہو کر پھر آخر غالب ہو جائے گا۔
اور انجام تیرے لئے ہوگا- اور ہم وہ تمام بوجھ تجھ سے اُتار لینگے جس نے تیری کمر
توڑ دی- خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ تیری توحید تیری عظمت تیری کمالیت پھیلاوے
خدا تعالےٰ تیرے چہرہ کو ظاہر کرے گا- اور تیرے سایہ کو لمبا کرے گا- دُنیا میں ایک
نذیر آیا- پر دُنیا نے اُسے قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور
حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دے گا- عنقریب اُسے ایک مُلک عظیم دیا جائیگا اور
خزائن اُس پر کھولے جائینگے یہ خدا تعالےٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب-
ہم عنقریب تم میں ہی اور تمہارے اِرد گرد نشان دکھلائینگے حجت قائم ہو جائے گی-
اور فتح کُھلی کُھلی ہوگی- کیا یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک بھاری جماعت ہیں یہ سب
بھاگ جائینگے اور پیٹھ پھیر لینگے اگر لوگ تجھے چھوڑ دینگے پر میں نہیں چھوڑونگا- اور
اگر لوگ تجھے نہیں بچائینگے پر میں بچاؤنگا- میں اپنی چمکار دکھاؤں گا اور قدرت نمائی
سے تجھے اُٹھاؤنگا- اے ابراہیم تجھ پر سلام- ہم نے تجھے خالص دوستی کے ساتھ
چُن لیا خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مُرادیں تجھے دیگا تو مجھ
سے ایسا ہے جیسی میری توحید اور تفرید- خدا ایسا نہیں جو تجھے چھوڑ دے جبتک
وہ خبیث کو طیب سے جُدا نہ کرے وہ تیری مجد کو زیادہ کرے گا اور تیری ذریت کو
بڑھائے گا- اور من بعد تیرے خاندان کا تجھ سے ہی ابتدا قرار دیا جائے گا- میں تجھے
زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دونگا اور تیرا ذکر بلند کرونگا اور تیری
محبت دلوں میں ڈالدونگا جَعَلْنٰکَ الْمَسِیْحَ بْنَ مَرْیَمَ (ہم نے تجھ کو مسیح ابن
مریم بنایا) ان کو کہدے کہ میں عیسیٰ کے قدم پر آیا ہوں یہ کہینگے کہ ہم نے پہلوں سے
ایسا نہیں سُنا سو تو ان کو جواب دے کہ تمہارے معلومات وسیع نہیں خدا بہتر
جانتا ہے تم ظاہر لفظ اور ایہام پر قانع ہو اور اصل حقیقت تم پر مکشوف نہیں جو شخص

کعبہ کی بنیاد کو ایک حکمت الٰہی کا مسئلہ سمجھتا ہے وہ بڑا عقلمند ہے کیونکہ اس کو اسرار ملکوتی سے حصہ ہے ایک اولوالعزم پیدا ہوگا وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا وہ تیری ہی نسل سے ہوگا۔ فرزند دلبند گرامی وارجمند مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ +

يَاتِيْ عَلَيْكَ زَمَانٌ مُخْتَلِفٌ بِاَزْوَاجٍ مُخْتَلِفٍ۔ وَتَرٰى نَسْلًا بَعِيْدًا وَلَنُحْيِيَنَّكَ حَيٰوةً طَيِّبَةً۔ ثَمَانِيْنَ حَوْلًا اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِكَ اِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ يَحْمَدُكَ اللّٰهُ مِنْ عَرْشِهٖ۔ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ۔ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَيَرُدُّهَا اِلَيْكَ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ۔ (ترجمہ) تجھ پر مختلف زمانے آئیں گے مختلف لوگوں کے ساتھ اور تو دُور کی نسل کو دیکھے گا اور ہم تجھے پاک زندگی عطا کرینگے تیری عمر اسّی سال ہے یا قریب اسکے۔ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے اللہ تعالےٰ اپنے عرش سے تیری تعریف کرتا ہے ان لوگوں نے ہمارے نشانوں کی تکذیب کی اور ان سے ہنسی کرتے ہیں۔ عنقریب اللہ تعالےٰ تجھے کفایت کرے گا اور پھیر دے گا اس کو تیری طرف۔ یہ خدا کی اٹل باتیں ہیں بیشک تیرا رب جو چاہے کرنے والا ہے (اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۷ء ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۶۳۴-۶۳۵۔ اڈیشن اوّل) +

(۱۶) (۲) اس شخص (احمد بیگ ہوشیارپوری) کی دختر کلاں کے نکاح کیلئے سلسلہ جنبانی کر اور اُن کو کہدے کہ تمام سلوک اور مروّت تم سے اسی شرط سے کیا جائیگا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا۔ اور اُن تمام برکتوں اور رحمتوں سے پاؤ گے جو اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۸ء میں درج ہیں اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی بُرا ہوگا۔ اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اور اُن کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اُس دختر کے لئے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے +

(ب) كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ط فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَيَرُدُّهَا اِلَيْكَ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ - اَنْتَ مَعِیَ وَاَنَا مَعَكَ عَسٰی اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا - (ترجمہ) اُنھوں نے ہمارے نشانوں کو جُھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے سو خدا تعالےٰ اُن سب کے تدارک کے لئے جو اِس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اُس کو تمہاری طرف واپس لائے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام تجھے ملیگا جس میں تیری تعریف کی جائے گی (اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء و اشتہار دہم مئی ۱۸۸۸ء)

(شانِ نزول) ایک مدّت دراز سے بعض سرگروہ اور قریبی رشتہ دار مکتوب الیہ کے جن کے حقیقی ہمشیرہ زادہ کی نسبت درخواست کی گئی تھی نشان آسمانی کے طالب تھے اور طریقہ اسلام سے انحراف اور عناد رکھتے تھے اور اب بھی رکھتے ہیں۔ چنانچہ اگست ۱۸۸۵ء میں جو چشمہ نور امرتسر میں انکی طرف سے اشتہار چھپا تھا یہ درخواست اِن کی اِس اشتہار میں بھی مندرج ہے اِن کو نہ محض مجھ سے بلکہ خدا اور رسول سے بھی دشمنی ہے اور والد اُس دختر کا بباعث شدّت تعلق قرابت ان لوگوں کی رضاجوئی میں محو اور ان کے نقش قدم پر دل وجان سے فدا اور اپنے اختیارات سے قاصر و عاجز بلکہ انھیں کا فرمانبردار ہو رہا ہے اور اپنی لڑکیاں انھیں کی لڑکیاں خیال کرتا ہے اور وہ بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں اور ہر باب میں اسکے مدارالمہام اور بطور نفس ناطقہ کے اس کے لئے ہو رہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ غرض یہ لوگ جو مجھ کو میرے دعوے الہام میں مکّار اور دروغگو خیال کرتے تھے اور اسلام اور قرآن شریف پر طرح طرح کے اعتراض کرتے تھے اور مجھ سے کوئی نشان آسمانی مانگتے تھے تو اِس وجہ سے کئی دفعہ اُن کے لئے دُعا بھی کی گئی تھی سو وہ دُعا قبول ہو کر خدا تعالےٰ نے یہ تقریب قائم کی کہ والد اُس دختر کا ایک اپنے ضروری کام کے لئے ہماری طرف ملتجی ہُوا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت ہے جناب الٰہی میں استخارہ کر لینا چاہیئے سو

یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا پھر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا وہ استخارہ کیا تھا گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آپہنچا تھا جس کو خدائے تعالےٰ نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا اُس خدائے قادر حکیم مطلق نے مجھ سے فرمایا۔ (الہام ۱۶ ۲) (اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء) +

(**نوٹ**) ۷۔ اپریل ۱۸۹۲ء کو اس لڑکی کا دوسری جگہ نکاح ہو گیا اور ۳۱۔ ستمبر ۱۸۹۲ء کو احمد بیگ ہوشیارپوری فوت ہو گیا۔ احمد بیگ کے مرنے سے بڑا خوف اس کے اقارب پر غالب آ گیا یہاں تک کہ بعض نے اُن میں سے میری طرف (حضرت مسیح موعودؑ مُراد ہیں) عجز و نیاز کے ساتھ خط بھی لکھے کہ دعا کرو۔ (حقیقۃ الوحی) یہ الہام شرطی تھا (اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء حاشیہ) اس لئے احمد بیگ کے مرنے پر دوسرے فریق پر خوف طاری ہوا اور اُس نے توبہ استغفار سے کام لیا اس لئے قرآن کے حکم یَمْحُو اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ کے مطابق وعید کی پیشگوئی (حضرت یونسؑ کی پیشگوئی کے مطابق) کا باقی جزو خدا نے منسوخ کر دیا (حقیقۃ الوحی تتمہ صـ۱۳۳) +

(۱۷) اِنَّآ اَرْسَلْنٰہُ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا کَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِیْہِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ کُلُّ شَیْءٍ تَحْتَ قَدَمَیْہِ (ترجمہ) ہم نے اس کو شاہد اور مبشر اور نذیر ہونے کی حالت میں بھیجا ہے اور یہ اُس بڑے مینہہ کی مانند ہے جس میں طرح طرح کی تاریکیاں ہوں اور رعد اور برق بھی ہے یہ سب چیزیں اُسکے دونوں قدموں کے نیچے ہیں یعنی اُسکے قدم اُٹھانے کے بعد جو اسکی موت سے مُراد ہے ظہور میں آجائینگے (اشتہار ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء مطبوعہ وکٹوریہ پریس لاہور)

(۱۸) میں نے ارادہ کیا ہے کہ تمہاری ایک اور شادی کروں یہ سب سامان میں خود ہی کرونگا۔ اور تمہیں کسی بات کی تکلیف نہ ہوگی (اس میں یہ ایک فارسی فقرہ بھی ہے) ہرچہ باید نوعروسے را ہماں ساماں کنم وآنچہ مطلوب شما باشد عطائے آں کنم (اور الہامات میں یہ بھی ظاہر کیا گیا کہ وہ قوم کے شریف اور عالی خاندان ہونگے چنانچہ ایک الہام میں تھا کہ خدا نے تمہیں اچھے خاندان میں پیدا کیا اور پھر اچھے خاندان سے دامادی تعلق بخشا (بریکٹ والی عبارات الہامی نہیں ہیں)

شانِ نزول (اس الہام کے مطابق اللہ تعالےٰ نے ایسی تقریب پیدا کر دی) یعنی نہایت نجیب اور شریف اور عالی نسب .... سندی جو خواجہ میر درد صاحب مرحوم دہلوی کے روشن خاندان کی یادگار ہیں جنکی علو خاندان کو دیکھ کر بعض نوابوں نے انھیں لڑکیاں دی تھیں جیسے نواب امین الدین خان والد بزرگوار نواب علاؤالدین خان والئے ریاست لوہارو کی لڑکی میر ناصر نواب صاحب خسر اِس عاجز کے بڑے بھائی کو بیاہی گئی ایسے بزرگوار خاندان سادات سے یہ تعلق قرابت اس عاجز کو پیدا ہؤا اور اِس نکاح کے تمام ضروری مصارف تیاری مکان وغیرہ تک ایسی آسانی سے خدا تعالےٰ نے بہم پہنچائے کہ ایک ذرہ بھی فکر کرنا نہ پڑا اور اب تک اُسی اپنے وعدہ کو پورے کئے چلا جاتا ہے (شحنۂ حق صفحہ ۴۳-۴۴- تاریخ نزول الہام مارچ ۱۸۸۷ء سے قبل) +

(۱۹) فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ (ترجمہ) پس اللہ تعالےٰ تمہارا مددگار ہوگا۔

(مندرجہ الہام ۱۶ ب کی مزید تشریح) (تشریح) اشتہار مندرجہ عنوان (مراد اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء سے ہے) کے صفحہ ۶ میں جو یہ الہام (۱۹) درج ہے اس کی تفصیل مکرر توجہ سے یہ کھلی ہے کہ خدائے تعالےٰ ہمارے کنبے اور قوم میں سے ایسے تمام لوگوں پر کہ جو اپنی بیدینی اور بدعتوں کی حمایت کی وجہ سے پیشگوئی کے مزاحم ہونا چاہیں گے اپنے قہری نشان نازل کرے گا اور اُن سے لڑے گا اور انھیں انواع و اقسام کے عذابوں میں مبتلا کر دے گا اور وہ مصیبتیں اُن پر اُتارے گا جنکی ہنوز انھیں خبر نہیں اُن میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہوگا کہ جو اِس عقوبت سے خالی رہے کیونکہ انھوں نے نہ کسی اور وجہ سے بلکہ بیدینی کی راہ سے مقابلہ کیا (تتمہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء مطبوعہ پانزدہم جولائی ۱۸۸۸ء ریاض ہند پریس امرتسر) +

(۲۰) اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ وَاصْنَعِ الْفُلْکَ بِاَعْیُنِنَا وَوَحْیِنَا اَلَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ (ترجمہ) جبکہ تو نے قصد کیا پس خدا پر توکل کر اور ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے حکم سے کشتی تیار کر۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرینگے وہ تجھ سے نہیں بلکہ خدا سے بیعت کرینگے۔ خدا کا ہاتھ ہوگا جو اسکے ہاتھوں پر ہوگا۔ (شانِ نزول) تبلیغ۔ میں اس جگہ ایک اور

پیغام بھی خلق اللہ کو عموماً اور اپنے بھائی مسلمانوں کو خصوصاً پہنچاتا ہوں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ حق کے طالب ہیں وہ سچا ایمان اور سچی ایمانی پاکیزگی اور محبت مولیٰ کا راہ سیکھنے کے لئے اور گندی زیست اور کاہلانہ اور غدّارانہ زندگی چھوڑنے کے لئے مجھ سے بیعت کریں پس جو لوگ اپنے نفسوں میں کسی قدر یہ طاقت پاتے ہیں انھیں لازم ہے کہ میری طرف آویں کہ میں اُن کا غمخوار ہونگا اور ان کا بار ہلکا کرنے کے لئے کوشش کرونگا۔ اور خدا تعالیٰ میری دُعا اور میری توجہ میں اُنکے لئے برکت دیگا۔ بشرطیکہ وہ ربانی شرائط پر چلنے کے لئے بدل و جان طیار ہونگے یہ ربّانی حکم ہے جو آج مَینے پُہنچا دیا ہے۔ اِس بارہ میں عربی الہام یہ ہے (الہام نمبر ۲۰) (اشتہار "حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر یکم دسمبر ۱۸۸۸ء تاریخ نزول یکم دسمبر ۱۸۸۸ء) +

(۲۱) اَلَا اِنَّنِیْ فِیْ کُلِّ حَرْبٍ غَالِبٌ - فَکِدْنِیْ بِمَا زَوَّرْتَ فَالْحَقُّ یَغْلِبُ
(ترجمہ) خبردار تحقیق میں ہر جنگ میں غالب ہوں۔ پس تو میرے خلاف جھوٹھ کے ساتھ تدبیر کر لے حق غالب ہوگا
وَبَشَّرَنِیْ رَبِّیْ وَقَالَ مُبَشِّرًا - سَتَعْرِفُ یَوْمَ الْعِیْدِ وَالْعِیْدُ اَقْرَبُ
(ترجمہ) اور میرے ربنے مجھے خوشخبری دی اور خوشخبری دینے والے نے کہا۔ تو عید کے دن پہچانا جائیگا اور وہ عید بہت

(نوٹ) دربارہ لیکھرام آریہ۔ تاریخ نزول ۱۸۸۸ء مطابق صفر ۱۳۰۶ھ) +

(۲۲) وَمِنْهَا مَا وَعَدَنِیْ رَبِّیْ وَاسْتَجَابَ دُعَائِیْ فِیْ رَجُلٍ مُفْسِدٍ عَدُوِّ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ الْمُسَمّٰی لیکھرام الفشاوری وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ مِنَ الْھَالِکِیْنَ اَنَّہٗ مَنْ کَانَ یَسُبُّ نَبِیَّ اللّٰہِ وَیَتَکَلَّمُ فِیْ شَانِہٖ بِکَلِمَاتٍ خَبِیْثَۃٍ فَدَعَوْتُ عَلَیْہِ فَبَشَّرَنِیْ رَبِّیْ بِمَوْتِہٖ فِیْ سِتِّ سَنَۃٍ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَۃً لِّلطَّالِبِیْنَ (ترجمہ) اور اس میں ایک یہ ہے کہ میرے ربنے وعدہ کیا اور میری دُعا ایک مفسد اللہ اور اسکے رسول کے دشمن کے بارے میں قبول فرمائی جس کا نام لیکھرام پشاوری ہے اور مجھے خبر دی کہ وہ ہلاک ہونیوالوں میں سے ہے یہ اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی کو گالیاں دیتا ہے اور اُسکی شان میں خبیث کلمات استعمال کرتا ہے پس مَینے اس پر دُعا کی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اسکی موت کے بارہ میں چھ سال کے اندر واقع ہونے کی بشارت دی اسمیں طالبین

کے لئے نشانات ہیں۔ (الہامات ۲۱ و ۲۲ از کرامات الصادقین صفحہ ۵۴ و آخری صفحہ ٹائٹل مطبوعہ صفر ۱۳۱۰ھ ۱۸۹۳ء) +

(۲۳) قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاءُكُمْ (ترجمہ) تو کہدے میرے رب کو تمہاری کیا پرواہ ہے اگر تم دُعا نہ کرو۔ (البدر جلد ۱ نمبر ۱۲ صفحہ ۹۰ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء تاریخ نزول الہام ۱۸۸۲ء کشف صفحہ ۵۵ حصہ دوم البشریٰ جلد اوّل) +

(۲۴) یہ تجویز (یعنی خط بغرض اتمام حجّت معہ اشتہار انگریزی جو براہین احمدیہ کی اشاعت سے قبل تمام اقوام کے لیڈروں کے نام بذریعہ رجسٹری بھیجا گیا تھا) نہ اپنے فکر اور اجتہاد سے قرار پائی ہے بلکہ حضرت مولیٰ کریم کی طرف سے اسکی اجازت ہوئی ہے اور بطور پیشگوئی یہ بشارت ملی ہے کہ اس خط کے مخاطب (جو پہنچنے پر رجوع بحق نکرینگے) ملزم و لاجواب و مغلوب ہوجاوینگے۔ (اشتہار تبلیغ ۱۸۸۲ء) +

(۲۵) مرزا امام الدین و نظام الدین کی نسبت مجھے الہام ہوا ہے کہ اکتیس ۳۱ ماہ تک ان پر ایک سخت مصیبت پڑیگی یعنے انکے اہل و عیال و اولاد میں کسی مرد یا کسی عورت کا انتقال ہوجائیگا جس سے ان کو سخت تکلیف اور تفرقہ پہنچے گا۔ آج ہی کی تاریخ کے حساب سے جو تئیس ساون سمت ۱۹۴۲ مطابق ۵۔ اگست ۱۸۸۵ء ہے یہ واقعہ ظہور میں آئے گا (**نوٹ**) چنانچہ فروری ۱۸۸۸ء میں مرزا نظام کی دختر یعنی مرزا امام الدین کی حقیقی بھتیجی بعمر ۲۵ سال ایک بہت چھوٹا بچہ چھوڑ کر فوت ہوگئی (اشتہار ۲۰۔ مارچ ۱۸۸۸ء)

(۲۶) خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا۔ جس کا نام **محمود** بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا (اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء صفحہ ۳ حاشیہ) +

(۲۷) پاس ہوجائے گا (تشریح) شائد عرصہ تین ماہ یا کچھ کم و بیش ہوا ہے کہ اس عاجز کے فرزند نے ایک خط لکھ کر مجھ کو بھیجا کہ جو مینے امتحان تحصیلداری کا دیا ہے اُسکی نسبت دُعا کریں کہ پاس ہوجاوے اور بہت کچھ انکسار اور تذلل ظاہر کیا کہ ضرور دُعا کریں مجھ کو وہ خط پڑھ کر بجائے رحم کے غصہ آیا کہ اس شخص کو دُنیا کے بارے میں کس قدر ہم اور غم ہے چنانچہ اِس عاجز نے وہ خط پڑھتے ہی بہ تمام تر نفرت و کراہت چاک کر دیا۔ اور دل میں کہا کہ ایک دنیوی غرض اپنے مالک کے سامنے کیا پیش کروں

اُس خط کے چاک کرتے ہی یہ الہام ہوا۔ چنانچہ وہ لڑکا پاس ہوگیا۔ (منقول از خط حضرت مسیح موعودؑ محررہ ۱۱۔ مئی ۱۸۸۴ء مطابق ۱۴۔ رجب ۱۳۰۱ھ بنام نواب صاحب مندرجہ الحکم جلد ۳ ۳۴ صفحہ ۱ ۱۸۹۹ء) +

الہامات بعد از دعویٰ مسیحیت ۱۸۸۹ء

۱۸۸۹ء

(۲۸) دشمن کا بھی خوب وار نکلا۔ تس پر بھی وہ وار پار نکلا۔ (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۶ صفحہ ۷۔ ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۲ء) (تشریح) جن دنوں لڑکی پیدا ہوئی تھی اور لوگوں نے غلط فہمی پیدا کرنے کے لئے شور مچایا کہ پیشگوئی غلط نکلی۔ ان دنوں میں یہ الہام ہوا تھا (جس کا مطلب یہ ہے) یعنی مخالفوں نے تو یہ شور مچایا ہے کہ پیشگوئی غلط نکلی مگر جلد فہیم لوگ سمجھ جائینگے اور ناواقف شرمندہ ہونگے (منہ)

۱۸۸۹ء

(۲۹) قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْحَزَنَ وَاٰتَانِیْ مَالَمْ یُؤْتَ اَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِیْنَ۔

(ترجمہ) کہدے مجھے ایسا ہی حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں سب تعریف اللہ کے لئے ہے کہ جس نے مجھ سے حزن کو دُور کیا اور وہ کچھ مجھے دیا جو دُنیا سے کسی کو نہیں دیا (ازالہ اوہام جلد دوم صفحہ ۷۰۳۔ اوّل اڈیشن۔ صفحہ ۳۵۲ دوسرا اڈیشن)

(نوٹ) اَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِیْنَ سے مُراد زمانہ حال کے لوگ یا آیندہ زمانہ کے ہیں۔ واللہ اعلم بالصّواب (ازالہ اوہام) +

۴۔ مارچ ۱۸۸۹ء

(۳۰) اَلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا اُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَیْھِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔ اُمَمٌ یَّسَّرْنَا لَھُمُ الْھُدٰی وَاُمَمٌ حَقَّ عَلَیْھِمُ الْعَذَابُ وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ۔ وَلَکَیْدُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔ وَاِنْ یَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا ھُزُوًا۔ اَھٰذَا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ۔ قُلْ اَیُّھَا الْکُفَّارُ اِنِّیْ مِنَ الصَّادِقِیْنَ۔ فَانْتَظِرُوْا اٰیَاتِیْ حَتّٰی حِیْنٍ سَنُرِیْھِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حُجَّةٌ قَائِمَةٌ وَّفَتْحٌ مُّبِیْنٌ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَفْصِلُ بَیْنَکُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ

مُسْرِفٌ كَذَّابٌ۔ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ
وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْكَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔ نُرِيْدُ اَنْ نُّنَزِّلَ عَلَيْكَ
اَسْرَارًا مِّنَ السَّمَاءِ وَنُمَزِّقَ الْاَعْدَاءَ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ
وَهَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا مَا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ۔ سَلَّطْنَا كِلَابًا عَلَيْكَ وَغَيَّظْنَا
سِبَاعًا مِّنْ قَوْلِكَ وَفَتَنَّاكَ فُتُوْنًا فَلَا تَحْزَنْ عَلَى الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ
رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ حُكْمُ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ لِخَلِيْفَةِ اللّٰهِ السُّلْطَانِ يُؤْتٰى
لَهُ الْمُلْكُ الْعَظِيْمُ وَيُفْتَحُ عَلٰى يَدِهِ الْخَزَائِنُ وَتُشْرِقُ الْاَرْضُ
بِنُوْرِ رَبِّهَا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ وَفِيْ اَعْيُنِكُمْ عَجِيْبٌ۔ (ترجمہ) جو لوگ
توبہ کرینگے اور اپنی حالت کو درست کر لینگے تب میں بھی اُنکی طرف رجوع کروں گا
اور میں توّاب اور رحیم ہوں۔ بعض گروہ وہ ہیں جنکے لئے ہم نے ہدایت کو آسان
کر دیا اور بعض وہ ہیں جن پر عذاب ثابت ہوُا۔ وہ مکر کر رہے ہیں اور اللہ تعالے
بھی مکر کر رہا ہے اور وہ خیر الماکرین ہے اور اُس کا مکر بہت بڑا ہے اور تجھے ٹھٹھوں
میں اڑاتے ہیں کیا یہی ہے جو مبعوث ہو کر آیا ہے۔ ان کو کہدے کہ اے منکرو
میں صادقوں میں سے ہوں اور کچھ عرصہ کے بعد تم میرے نشان دیکھوگے ہم
انھیں اُن کے اردگرد اور خود انھیں میں اپنے نشان دکھائینگے حجت قائم کیجائیگی
اور فتح کھُلی کھُلی ہوگی خدا تم میں فیصلہ کر دے گا۔ وہ کسی جھوٹے حد سے بڑھنے والے
کا رہنما نہیں ہوتا۔ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مُنہ کی پھونکوں سے بُجھا دیں مگر
خدا اُسے پُورا کرے گا اگرچہ منکر لوگ کراہت ہی کریں ہمارا ارادہ یہ ہے کہ کچھ اسرار
تیرے پر آسمان سے نازل کریں۔ اور دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور فرعون اور
ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ باتیں دکھاویں جن سے وہ ڈرتے ہیں۔ ہم نے کتّوں
کو تیرے پر مسلط کیا اور درندوں کو تیری بات سے غصہ دلایا۔ اور سخت آزمایش
میں تجھ کو ڈالدیا۔ سو تو اُنکی باتوں سے کچھ غم نہ کر تیرا رب گھات میں ہے وہ خدا جو
رحمان ہے وہ اپنے خلیفہ سلطان کے لئے مندرجہ ذیل حکم صادر کرتا ہے کہ اِس کو
ایک ملک عظیم دیا جائے گا۔ اور خزائن علوم و معارف اسکے ہاتھ پر کھولے جائینگے اور
زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائیگی یہ خدا کا تعالے کا فضل ہے اور تمہاری

آنکھوں میں عجیب ✦

(نوٹ) جب لوگ مسیح موعود کے دعوے سے سخت ابتلا میں پڑ گئے یہ الہامات ہوئے۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۸۵۵ اڈیشن اوّل ص ۴۲۸ اڈیشن دوم۔ تاریخ نزول الہام ۴۔ مارچ ۱۸۹۱ء) ✦

الہامات ۱۸۹۱ء

۲۷۔ دسمبر ۱۸۹۱ء

(۳۱) وَيَسْتَنْبِئُونَكَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ۔ زَوَّجْنَاكَهَا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِیْ۔ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ (ترجمہ) اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے کہہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے ہم نے خود اس سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا۔ اور نشان دیکھ کر منہ پھیر لینگے اور قبول نہیں کرینگے اور کہینگے کہ یہ کوئی پکا فریب یا پکا جادو ہے (آسمانی فیصلہ صفحہ ۴۴ حاشیہ اڈیشن سوم) ✦

۲۷۔ دسمبر ۱۸۹۱ء

(۳۲) لاہم ۲۸ - ۲۷ - ۱۴ - ۲ - ۲۷ - ۲ - ۲۶ - ۲ - ۲۸ - ۱ - ۲۳ - ۱۵ - ۱۱

۱ - ۲ - ۲۷ - ۱۴ - ۱ - ۱ - ۱ - ۲۸ - ۲۷ - ۴۷ - ۱۶ - ۱۱ - ۳۴ - ۱۴ - ۱۱

۷ - ۱ - ۵ - ۳۴ - ۲۳ - ۳۴ - ۱۱ - ۱۴ - ۷ - ۲۳ - ۱۴ - ۱ - ۱

۱۴ - ۵ - ۲۸ - ۷ - ۳۴ - ۱ - ۷ - ۳۴ - ۱۱ - ۱۶ - ۱ - ۱۴ - ۷ - ۲ - ۱ - ۷ - ۵ - ۱ - ۱۴ - ۱

۱۴ - ۲ - ۲۸ - ۱ - ۷ - ✦

(آسمانی فیصلہ اڈیشن سوم ص ۴۴ حاشیہ) ✦

۲۷۔ دسمبر ۱۸۹۱ء

(۳۳) كِتَابٌ سَجَّلْنَاهُ مِنْ عِنْدِنَا۔ (ترجمہ) یہ وہ کتاب ہے جس پر ہم نے اپنے پاس سے مہر لگا دی ہے۔ (آسمانی فیصلہ اڈیشن سوم ص ۱۳) ✦

(۳۴) جب یہ آیتیں اتریں کہ مشرکین رجس ہیں پلید ہیں شر البریہ ہیں سُفہا

ہیں اور ذریت شیطان ہیں اور انکے معبود وقود النار اور حصب جہنم ہیں۔ تو ابوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر کہا کہ اے میرے بھتیجے اب تیری دشنام دہی سے قوم سخت مشتعل ہو گئی ہے اور قریب ہے کہ تجھ کو ہلاک کریں اور ساتھ ہی مجھ کو بھی۔ تو نے اُنکے عقلمندوں کو سفیہ قرار دیا اور انکے بزرگوں کو شر البریہ کہا اور اُن کے قابل تعظیم معبودوں کا نام ہیزم جہنم اور وقود النار رکھا۔ اور عام طور پر اُن سب کو رجس اور ذریت شیطان اور پلید ٹھیرایا۔ میں تجھے خیر خواہی کی راہ سے کہتا ہوں کہ اپنی زبان کو تھام اور دشنام دہی سے باز آجا ورنہ میں قوم کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب میں کہا۔ کہ اے چچا یہ دشنام دہی نہیں ہے بلکہ اظہار واقعہ اور نفس الامر کا عین محل پر بیان ہے اور یہی تو کام ہے جسکے لئے میں بھیجا گیا ہوں اگر اس سے مجھے مرنا درپیش ہے تو میں بخوشی اپنے لئے اس موت کو قبول کرتا ہوں میری زندگی اسی راہ میں وقف ہے میں موت کے ڈر سے اظہارِ حق سے رُک نہیں سکتا اور اے چچا اگر تجھے اپنی کمزوری اور اپنی تکلیف کا خیال ہے تو تو مجھے پناہ میں رکھنے سے دست بردار ہو جا۔ بخدا مجھے تیری کچھ بھی حاجت نہیں میں احکام الٰہی کے پہنچانے سے کبھی نہیں رُکوں گا۔ مجھے اپنے مولیٰ کے احکام جان سے عزیز ہیں۔ بخدا اگر میں اس راہ میں مارا جاؤں تو چاہتا ہوں کہ پھر بار بار زندہ ہو کر ہمیشہ اسی راہ میں مرتا رہوں یہ خوف کی جگہ نہیں بلکہ مجھے اس میں بے انتہا لذت ہے کہ اس کی راہ میں دُکھ اُٹھاؤں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر کر رہے تھے کہ چہرہ پر سچائی اور نورانیت سے بھری ہوئی رقت نمایاں ہو رہی تھی اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ تقریر ختم کر چکے تو حق کی روشنی دیکھ کر بے اختیار ابوطالب کے آنسو جاری ہو گئے اور کہا کہ میں تیری اس اعلےٰ حالت سے بے خبر تھا۔ تو اور ہی رنگ میں اور اور ہی شان میں ہے جا اپنے کام میں لگا رہ جب تک میں زندہ ہوں جہاں تک میری طاقت ہے میں تیرا ساتھ دونگا

(حاشیہ) یہ سب مضمون ابوطالب کے قصہ کا اگرچہ کتابوں میں درج ہے مگر یہ تمام عبارت الہامی ہے جو خدائے تعالےٰ نے اس عاجز کے دل پر نازل کی صرف کوئی کوئی فقرہ تشریح کے لئے اس عاجز کی طرف سے ہے (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۸۔۱۰)

ایڈیشن اوّل۔ صفحہ اڈیشن دوم) +

(۳۵) دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر منجانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس جگہ ایسے قصبہ کا نام دمشق رکھا گیا ہے جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو یزید الطبع اور یزید پلید کی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں جن کے دلوں میں اللہ اور رسول کی کچھ محبت نہیں اور احکام الٰہی کی کچھ عظمت نہیں جنھوں نے اپنی نفسانی خواہشوں کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اور اپنے نفس امارہ کے حکموں کے ایسے مطیع ہیں۔ کہ مقدسوں اور پاکوں کا خون بھی انکی نظر میں سہل اور آسان امر ہے اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور خدائے تعالیٰ کا موجود ہونا انکی نگاہ میں ایک پیچیدہ مسئلہ ہے جو انھیں سمجھ نہیں آتا۔ اور چونکہ طبیب کو بیماروں ہی کی طرف آنا چاہیئے اس لئے ضرور تھا کہ مسیح ایسے لوگوں میں ہی نازل ہو۔ غرض مجھ پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ دمشق کے لفظ سے در اصل وہ مقام مراد ہے جس میں یہ دمشق والی مشہور خاصیت پائی جاتی ہے (ازالہ اوہام حصہ اوّل صفحہ ۶۶-۶۷ اڈیشن اوّل۔ صفحہ ۳۳ اڈیشن دوم)+

(۳۶) اُخْرِجَ مِنْهُ الْيَزِيدِيُّوْنَ (ترجمہ) اس میں یزیدی لوگ پیدا کئے گئے ہیں +

(تشریح) خدائے تعالیٰ نے اس قصبہ قادیان کو دمشق سے مشابہت دی اور اس بارے میں قادیان کی نسبت مجھے یہ الہام ہوا۔ خدائے تعالیٰ خوب جانتا ہے اور وہ اس بات کا شاہد حال ہے کہ اُس نے قادیان کو دمشق سے مشابہت دی ہی ہوئی اور اُن لوگوں کی نسبت یہ فرمایا ہے کہ یہ یزیدی الطبع ہیں یعنی اکثر وہ لوگ جو اس جگہ رہتے ہیں وہ اپنی فطرت میں یزیدی لوگوں کی فطرت سے مشابہ ہیں (ازالہ اوہام حصہ اوّل صفحہ ۷۲-۷۳ حاشیہ اڈیشن اوّل۔ صفحہ ۳۷ حاشیہ اڈیشن دوم) +

(۳۷) قُلْ لَوْ كَانَ الْأَمْرُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدْتُمْ فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا۔ قُلْ لَوِ اتَّبَعَ اللّٰهُ أَهْوَاءَكُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَبَطَلَتْ حِكْمَتُهُ۔ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا۔ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا۔ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ

فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔ (ترجمہ) کہدے اگر یہ کاروبار اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو تم اِس میں بہت اختلاف پاتے۔ کہدے اگر اللہ تعالیٰ تمہاری خواہشوں کی پیروی کرتا تو آسمانوں اور زمینوں میں اور ایسا ہی اُس مخلوق میں جو اُن میں ہے فساد پڑ جاتا۔ اور اُسکی حکمت باطل ہو جاتی اور اللہ تعالیٰ صاحب عزت اور صاحب حکمت ہے۔ کہدے اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لکھنے کے لئے سیاہی ہو جائیں تو وہ سمندر ختم ہو جائیں پہلے اس سے کہ میرے رب کی باتیں ختم ہوں۔ اور اگرچہ اس سمندر کی مانند ایک اور سمندر مدد کے لئے لایا جائے کہدے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو۔ اس سے اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب بنالیگا۔ اور اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے (ازالہ اوہام حصہ اوّل ص۷۵ حاشیہ اڈیشن اوّل۔ ص۳۸ حاشیہ اڈیشن دوم) +

(۳۸) ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ میں ان کے چولھے ہیں میری پرستش کی جگہ میں ان کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں اور چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں +

(تشریح) ٹھوٹھیاں وہ چھوٹی پیالیاں ہیں جن کو ہندوستانی میں سکوریاں کہتے ہیں۔ عبادت گاہ سے مراد اس الہام میں زمانۂ حال کے اکثر مولویوں کے دل ہیں جو دُنیا سے بھرے ہوئے ہیں۔ (ازالہ اوہام حصہ اوّل ص۷۶ حاشیہ اڈیشن اوّل۔ ص۳۸ حاشیہ اڈیشن دوم) +

(۳۹) کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً کَثِیْرَةً بِاِذْنِ اللّٰہِ۔ (ترجمہ) کئی ایسی چھوٹی جماعتیں ہوتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زیادہ تعداد کی جماعتوں پر غلبہ پا جاتی ہیں (ازالہ اوہام حصہ اوّل ص۹۸ حاشیہ اڈیشن اوّل۔ ص۹۱ حاشیہ اڈیشن دوم۔ کشف ص۴۲ البشریٰ جلد اوّل حصہ دوم) +

(۴۰) اَنْتَ اَشَدُّ مُنَاسَبَةً بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَاَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ خُلْقًا وَّخَلْقًا وَّزَمَانًا۔ (ترجمہ) تجھے عیسیٰ بن مریم سے بہت ہی سخت مناسبت اور لوگوں سے تجھے اُس سے بہت ہی مشابہت ہے۔ خُلق میں پیدائش میں اور زمانہ میں (ازالہ اوہام ص۱۲۳-۱۲۴: اڈیشن اوّل۔ ص۹۲ اڈیشن دوم) +

(۴۱) فرزند دلبند گرامی وارجمند۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَاءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ (ترجمہ عربی) حق اور علو کا مظہر اس کا ظہور ایسا ہوگا کہ گویا اللہ تعالےٰ ہی بلندی سے نازل ہوا (اترا) ہے (ازالہ اوہام حصہ اول ص۱۵۶۔ اڈیشن اول ص۷۹۔ اڈیشن دوم) +

(۴۲) غلام احمد قادیانی۔ (دیکھو کشف ۴۳۔ البشریٰ جلد اول حصہ دوم۔ ازالہ اوہام ص۱۸۶۔ اڈیشن اول۔ ص۹۰۔ اڈیشن دوم) +

(۴۳) کَلْبٌ یَمُوْتُ عَلٰی کَلْبٍ (ترجمہ) وہ کتا ہے اور کتے کے عدد پر مریگا (تشریح) ایک شخص کی موت کی نسبت خدا تعالےٰ نے اعداد تہجی میں مجھے خبر دی۔ جس کا ماحصل یہ ہے (الہام ۳۹) جو باون ۵۲ سال پر دلالت کر رہے ہیں یعنی اسکی عمر باون ۵۲ سال سے تجاوز نہیں کریگی۔ جب باون ۵۲ سال کے اندر قدم دھرے گا تب اسی سال کے اندر اندر راہی ملک بقا ہوگا (ازالہ اوہام حصہ اول ص۱۸۷۔ اڈیشن اول ص۹۱ اڈیشن دوم) +

(۴۴) ھٰذَا ھُوَ التُّرْبُ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ (ترجمہ) یہ وہ عمل الترب ہے جسکی اصل حقیقت کی زمانہ حال کے لوگوں کو کچھ خبر نہیں۔ (ازالہ اوہام حصہ اول ص۳۱۲ حاشیہ اڈیشن اول ص۱۵۶ حاشیہ اڈیشن دوم) +

(۴۵) اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ (ترجمہ) یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تو کیوں شک کرتا ہے (ازالہ اوہام حصہ اول ص۳۹۸ اڈیشن اول ص۱۹۹ اڈیشن دوم) +

(۴۶) نبی ناصری کے نمونہ پر اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ بندگان خدا کو بہت صاف کر رہا ہے اس سے زیادہ کہ کبھی جسمانی بیماریوں کو صاف کیا گیا ہو (ازالہ اوہام حصہ دوم ص۴۴۲ اڈیشن اول ص۲۲۱ اڈیشن دوم) +

(۴۷) مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہوکر وعدہ کے موافق تو آیا ہے وَکَانَ وَعْدُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا اَنْتَ مَعِیَ وَاَنْتَ عَلَی الْحَقِّ الْمُبِیْنِ اَنْتَ مُصِیْبٌ وَّ مُعِیْنٌ لِّلْحَقِّ (ترجمہ عربی) اور اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہونے والا ہی تھا تو میرے ساتھ ہے تو کھلے حق پر ہے اور تو صائب الرا

اور حق کا مددگار ہے (ازالہ اوہام حصہ دوم ص۵۶۱-۵۶۲-اڈیشن اوّل ص۲۸۱
اڈیشن دوم) +

(۴۸) جَعَلْنَاکَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ (ترجمہ) ہم نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا
ہے (ازالہ اوہام حصہ دوم ص۵۷۳-اڈیشن اوّل-ص۲۸۷-اڈیشن دوم) +

(۴۹) اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ
اٰدَمَ-اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ (ترجمہ) ہم نے آسمان دنیا کو مصابیح
سے زینت دی-مینے ارادہ کیا کہ خلیفہ بناؤں پس مینے آدم کو پیدا کیا-ہم نے انسان
کو عمدہ پیدایش پر پیدا کیا- (آئینہ کمالات اسلام ص۵۶۵ وکتاب البریہ ص۷۸/۷۹ کشف ۲۶)

الہامات ۱۸۹۲ء

(۵۰) اَنَا الْفَتَّاحُ اَفْتَحُ لَکَ-تَرٰی نَصْرًا عَجِیْبًا وَّ یَخِرُّوْنَ عَلَی
الْمَسَاجِدِ-رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ-جَلَابِیْبُ الصِّدْقِ
فَاسْتَقِمْ کَمَا اُمِرْتَ-الْخَوَارِقُ تَحْتَ مُنْتَہٰی صِدْقِ الْاَقْدَامِ کُنْ
لِلّٰہِ جَمِیْعًا وَّ مَعَ اللّٰہِ جَمِیْعًا-عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
(ترجمہ) میں فتاح ہوں تجھے فتح دونگا-ایک عجیب مدد تو دیکھے گا-اور منکر یعنی بعض
اُن کے جنکی قسمت میں ہدایت مقدر ہے اپنی سجدہ گاہوں پر گرینگے یہ کہتے ہوئے
کہ اے ہمارے رب ہمارے گناہ بخش ہم خطا پر تھے یہ صدق کے جلابیب ہیں
جو ظاہر ہونگے-سو جیسا کہ تجھے حکم کیا گیا ہے استقامت اختیار کر-خوارق یعنی
کرامات اُس محل پر ظاہر ہوتی ہیں جو انتہائی درجہ صدق اقدام کا ہے تو سارا خدا
کے لئے ہوجا-تو سارا خدا کے ساتھ ہوجا-خدا تجھے اُس مقام پر اُٹھائیگا جس
میں تو تعریف کیا جائے گا +

(تشریح) اب بھی یہ لوگ (مخالف علما سوء) یاد رکھیں کہ اُنکی عداوت سے
اسلام کو کچھ ضرر نہیں پہنچ سکتا-کیڑوں کی طرح خود ہی مرجائینگے-مگر اسلام کا نور دن
بدن ترقی کرے گا-خدا تعالےٰ نے چاہا ہے کہ اسلام کا نور دنیا میں پھیلاوے اسلام
کی برکتیں اب ان مگس طینت مولویوں کی بک بک سے رک نہیں سکتیں-خدا تعالےٰ

نے مجھے مخاطب کر کے صاف لفظوں میں (الہام ۴۵-۴۶) فرمایا ہے اب اے مولویو! اے بخل کی سرشت والو- اگر طاقت ہے تو خدا تعالیٰ کی ان پیشگوئیوں کو ٹال کر دکھلاؤ- ہر یک قسم کے فریب کام میں لاؤ اور کوئی فریب اٹھا نہ رکھو پھر دیکھو کہ آخر خدا تعالیٰ کا ہاتھ غالب رہتا ہے یا تمہارا (آسمانی فیصلہ صفحہ ۳۷- تیسرا اڈیشن) +

۱۱ جنوری ۱۸۹۲ء (۵۱) میں تجھے عزت دونگا- اور بڑھاؤں گا اور تیرے آثار میں برکت رکھ دونگا- یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے (آسمانی فیصلہ تیسرا اڈیشن ص۳۷- تشریح الہام بالا دیکھو) +

جنوری ۱۸۹۲ء (۵۲) میں تجھے برکت پر برکت دونگا- یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے (برکات الدعا ص۲۴ دوسرا اڈیشن) +

(۵۳) اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ (ترجمہ) جو تیری اہانت کا ارادہ کرتا ہے میں اُسکی اہانت کروں گا- (تشریح) یہ الہام مولوی محمد حسین بٹالوی کی نسبت ۱۸۹۲ء میں بمقام لاہور ہوا تھا جبکہ مولوی مذکور حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت بڑے زور شور سے کر رہا تھا- خدا تعالےٰ نے یہ الہام ایسے بیّن طور پر پورا کیا کہ مولوی مذکور خود اپنے مُنہ سے اپنی ذلّت بیان کرتا ہے اور عوام اُسکی حالتِ زار دیکھ کر الہام الٰہی کی سچائی پر گواہ ہیں (الحکم جلد اول نمبر ۶ صفحہ ۲) +

(۵۴) قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ- (ترجمہ) کہہ مجھے ایسا ہی حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے مومن ہوں +

(۵۵) یَتَرَبَّصُوْنَ عَلَیْکَ الدَّوَائِرَ عَلَیْھِمْ دَائِرَۃُ السَّوْءِ (ترجمہ) انتظار کرتے ہیں تجھ پر زمانہ کی گردشوں کی- اُنھیں پر زمانہ کی گردش ہو +

(۵۶) اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ- اَللّٰہُ اَجْرُکَ- اَللّٰہُ یُعْطِیْکَ جَلَالَکَ- ترجمہ) جو تیری اہانت کا ارادہ کرتا ہے- میں اسکی اہانت کرونگا- اللہ تیرا اجر ہے- اللہ تعالےٰ تجھے تیرا جلال دے گا +

(۵۷) قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (ترجمہ)

کہہ اگر تم اللہ تعالےٰ سے محبت کرتے ہو پس میری پیروی کرو۔ اللہ تعالےٰ کے محبّ ہو جاؤ گے +

(تشریح الہامات ۵۴ تا ۵۷) یہ عاجز خدائے تعالےٰ کے احسانات کا شکر ادا نہیں کر سکتا کہ اس تکفیر کے وقت میں کہ ہر ایک طرف سے اس زمانہ کے علماء کی آوازیں آ رہی ہیں کہ لَسْتَ مُؤْمِنًا اللہ جلّشانہ کی طرف سے یہ ندا ہے (الہام ۵۴) ایک طرف حضرات مولوی صاحبان کہہ رہے ہیں کہ کسی طرح اس شخص کی بیخکنی کرو اور ایک طرف الہام (۵۵) ہوتا ہے اور ایک طرف وہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس شخص کو سخت ذلیل اور رسوا کریں اور ایک طرف خدا وعدہ کر رہا ہے (الہام ۵۶) اور ایک طرف مولوی لوگ فتوے پر فتوےٰ لکھ رہے ہیں کہ اس شخص کی ہم عقیدگی اور پیروی سے انسان کافر ہو جاتا ہے اور ایک طرف خدا تعالےٰ اپنے اس الہام پر بتواتر زور دے رہا ہے (الہام ۵۷) غرض یہ تمام مولوی صاحبان خدائے تعالےٰ سے لڑ رہے ہیں اب دیکھئے کہ فتح کس کی ہوتی ہے (نشان آسمانی بار دوم صہ ۳۵) +

۱۷۔ اکتوبر ۱۸۹۲ء (۵۸) وَطُوْبٰی لِمَنْ سَنَّ وَسَادَ (ترجمہ) اور خوشی ہے واسطے اُسکے جس نے ایک پاک طریقے کی بنیاد ڈالی اور خود بھی اُس پر چلا (آئینہ کمالات اسلام صہ ۲ اڈیشن اوّل) +

۱۷۔ اکتوبر ۱۸۹۲ء (۵۹) لَا تَخَفْ اِنَّنِیْ مَعَکَ۔ وَمَاشٍ مَّعَ مَشْیِکَ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَّا یَعْلَمُ الْخَلْقُ وَجَدْتُکَ مَاوَجَدْتُکَ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ۔ وَاِنِّیْ مُعِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ اَنْتَ مِنِّیْ وَسِرُّکَ سِرِّیْ وَاَنْتَ مُرَادِیْ وَمَعِیْ اَنْتَ وَجِیْہٌ فِیْ حَضْرَتِیْ۔ اَخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ (ترجمہ) مت خوف کر میں ضرور تیرے ساتھ ہوں۔ اور میں تیرے چلنے کے ساتھ چلنے والا ہوں۔ تیری منزلت میرے نزدیک ایسی ہے جسے خلقت نہیں جانتی۔ جو کچھ تجھے مینے پایا ہے مینے ہی پایا ہے۔ میں اسکی اہانت کرونگا جو تیری اہانت کا ارادہ کریگا۔ اور میں اُس کی مدد کرونگا جو تیری اعانت کا ارادہ کرے گا۔ تو مجھ سے ہے اور

تیرا بھید میرا بھید ہے اور تو میری مُراد ہے اور میرے ساتھ ہے تو میری جناب میں وجیہ ہے مَیں نے تجھے اپنے نفس کے لئے چن لیا۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۱۱ اڈیشن اوّل) +

۱۷۔ اکتوبر ۱۸۹۲ء

(۶۰) هٰذَا لِیْ وَهٰذَا لِاَصْحَابِیْ۔ هٰذَا الثَّنَاءُ لِیْ (ترجمہ) یہ تعریف میرے لئے ہے اور یہ میرے اصحاب کے لئے۔ یہ ثنا میرے لئے ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۲۱۷ حاشیہ اڈیشن اوّل کشف نمبر ۲۴) (۱۷۔ اکتوبر کے بعد کی رات منگل کی وقت تین بجے پر پندرہ منٹ گزرے) +

۷۔ دسمبر ۱۸۹۲ء

(۶۱) یَا عَلِیُّ دَعْهُمْ وَاَنْصَارَهُمْ وَزِرَاعَتَهُمْ ذَرُوْنِیْ اَقْتُلْ مُوْسٰی۔ (ترجمہ) اے علی اِن سے اور اِن کے مددگاروں اور اِن کی کھیتی سے کنارہ کر۔ مجھ کو چھوڑو تا مَیں موسیٰ کو قتل کروں (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۱۸-۲۱۹- حاشیہ اڈیشن اول۔ تفصیل کے لئے دیکھو کشف نمبر ۲۵) +

دسمبر ۱۸۹۲ء

(۶۲) نَظَرَ اللّٰهُ اِلَیْكَ مُعَطِّرًا۔ وَقَالُوْا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا۔ قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ قَالُوْا کِتَابٌ مُّمْتَلِئٌ مِّنَ الْکُفْرِ وَالْکِذْبِ قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَکُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَةَ اللّٰهِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ (ترجمہ) خدا تعالےٰ نے ایک معطر نظر سے تجھ کو دیکھا۔ اور بعض لوگوں نے اپنے دلوں میں کہا کہ اے خدا کیا تو زمین پر ایک ایسے شخص کو قائم کردے گا کہ جو دُنیا میں فساد پھیلاوے تو خدا تعالیٰ نے اُن کو جواب دیا کہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ اور اُن لوگوں نے کہا کہ اِس شخص کی کتاب ایک ایسی کتاب ہے جو کِذب اور کُفر سے بھری ہوئی ہے۔ سو اُن کو کہدے کہ آؤ ہم اور تم معہ اپنی عورتوں اور بیٹوں اور عزیزوں کے مباہلہ کریں پھر اُن پر لعنت کریں جو کاذب ہیں۔

(تشریح) یہ وہ اجازت مباہلہ ہے جو اس عاجز (یعنی حضرت مسیح موعودؑ کو) کو دی گئی۔ لیکن ساتھ اس کے جو بطور تبشیر کے اور الہامات ہوئے .... وہ یہ (مندرجہ ذیل) ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۲۶۵- اڈیشن اوّل) +

دسمبر ۱۸۹۲ء

(۶۳) یَوْمَ یَجِیْءُ الْحَقُّ وَ یُکْشَفُ الصِّدْقُ وَ یَخْسِرُ الْخَاسِرُوْنَ۔ اَنْتَ مَعِیْ وَ اَنَا مَعَکَ وَ لَا یَعْلَمُهَا اِلَّا الْمُسْتَرْشِدُوْنَ نَرُدُّ اِلَیْکَ الْکَرَّةَ الثَّانِیَةَ وَ نُبَدِّلَنَّکَ مِنْ بَعْدِ خَوْفِکَ اَمْنًا۔ یَاْتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَاءِ۔ وَ اَمْرُکَ یَتَاَتّٰی یَسُرُّ اللّٰهُ وَجْهَکَ وَ یُنِیْرُ بُرْهَانَکَ سَیُوْلَدُ لَکَ الْوَلَدُ وَ یُدْنٰی مِنْکَ الْفَضْلُ اِنَّ نُوْرِیْ قَرِیْبٌ وَ قَالُوْا اَنّٰی لَکَ هٰذَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ عَجِیْبٌ۔ وَ لَا تَیْئَسْ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ۔ اُنْظُرْ اِلٰی یُوْسُفَ وَ اِقْبَالِهٖ قَدْ جَاءَ وَقْتُ الْفَتْحِ وَ الْفَتْحُ اَقْرَبُ۔ یَخِرُّوْنَ عَلَی الْمَسَاجِدِ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ۔ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَکُمْ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔ اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔ نَجِیُّ الْاَسْرَارِ۔ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ یَوْمٍ مَّوْعُوْدٍ۔ (ترجمہ) اس دن حق آئے گا اور صدق کھل جائے گا اور جو لوگ خسارہ میں ہیں وہ خسارہ میں پڑینگے تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور اس حقیقت کو کوئی نہیں جانتا۔ مگر وہی جو رُشد رکھتے ہیں ہم پھر تجھ کو غالب کرینگے اور خوف کے بعد امن کی حالت عطا کردینگے۔ نبیوں کا چاند آئے گا۔ اور تیرا کام تجھے حاصل ہو جائے گا۔ خدا تیرے مُنہ کو بشاش کرے گا۔ اور تیرے بُرہان کو روشن کردیگا اور تجھے ایک بیٹا عطا ہوگا۔ اور فضل تجھ سے قریب کیا جائیگا اور میرا نور نزدیک ہے اور کہتے ہیں کہ یہ مراتب تجھ کو کہاں۔ اِن کو کہہ کہ وہ خدا عجیب خدا ہے اُسکے ایسے ہی کام ہیں جس کو چاہتا ہے اپنے مقربوں میں جگہ دیتا ہے۔ اور میرے فضل سے نومید مت ہو یوسف کو دیکھ اور اُس کے اقبال کو۔ فتح کا وقت آرہا ہے اور فتح قریب ہے۔ مخالف یعنی جن کے لئے توبہ مقدر ہے اپنی سجدہ گاہوں میں گرینگے کہ اے ہمارے خدا ہم کو بخش کہ ہم خطا پر تھے آج تم پر کوئی سرزنش نہیں خدا تمہیں بخش دیگا اور وہ ارحم الراحمین ہے میں نے ارادہ کیا کہ ایک اپنا خلیفہ زمین پر مقرر کروں تو میں نے آدم کو پیدا کیا جو نجی الاسرار ہے۔ ہم نے ایسے دن اُسکو پیدا کیا جو وعدہ کا دن تھا۔

(تشریح) یعنی جو پہلے سے پاک نبی کے واسطہ سے ظاہر کردیا گیا تھا۔ کہ وہ

فلاں زمانہ میں پیدا ہوگا اور جسوقت پیدا ہوگا۔ فلاں قوم دُنیا میں اپنی سلطنت اور طاقت میں غالب ہوگی اور فلاں قسم کی مخلوق پرستی روئے زمین پر پھیلی ہوئی ہوگی۔ اُسی زمانہ میں وہ موعود پیدا ہوگا۔ اور وہ صلیب کا زمانہ اور عیسٰی پرستی کا زمانہ ہے جو شخص کہ سمجھ سکتا ہے چاہیئے کہ ہلاک ہونے سے پہلے سمجھ لے۔ یکسر الصلیب پر غور کرے۔ یقتل الخنزیر کو سوچے۔ یضع الجزیہ کو نظر تدبر سے دیکھے جو یہ سب اہل کتاب کے حق میں اور اُنکی شان میں صادق آسکتے ہیں نہ کسی اور کے حق میں پھر جب تسلیم کیا گیا کہ اس زمانہ میں اعلیٰ طاقت عیسائی مذہب کی طاقت اور عیسائی گورنمنٹوں کی طاقت ہوگی۔ جیساکہ قرآن کریم بھی اسی بات کی طرف اشارہ فرماتا ہے تو پھر ان طاقتوں کے ساتھ ایک فرضی اور خیالی اور وہمی دجّال کی گنجایش کہاں یہی لوگ تو ہیں جو تمام زمین پر محیط ہوگئے ہیں پھر اگر ان کے مقابل پر کوئی اور دجّال خارج ہو تو وہ باوجود ان کے کیونکر زمین پر محیط ہو۔ ایک میان میں دو تلواریں تو سما نہیں سکتیں۔ جب ساری زمین پر دجّال کی بادشاہت ہوگی تو پھر انگریز کہاں ہونگے اور روس کہاں اور جرمن اور فرانس وغیرہ یورپ کی بادشاہتیں کہاں جائینگی۔ حالانکہ مسیح موعود کا عیسائی سلطنتوں کے وقت میں ظاہر ہونا ضروری ہے اور جب مسیح موعود کے لئے یہی ضروری ہے کہ دُنیا میں عیسائی طاقتوں کو ہی دُنیا پر غالب پاوے اور تمام مفاسد کی کنجیاں انھیں کے ہاتھ میں دیکھے انھیں کی صلیب کو توڑے اور انھیں کے خنزیروں کو قتل کرے اور انھیں کو اسلام میں داخل کرکے جزیہ کا قصہ تمام کرے تو پھر سوچو کہ فرضی دجّال کی سلطنت باوجود عیسائی سلطنت کے کیونکر ممکن ہے مگر یہ غلط ہے کہ مسیح موعود ظاہری تلوار کے ساتھ آئیگا تعجب کہ یہ علماء یضع الحرب کے کلمہ کو کیوں نہیں سوچتے اور حدیث الائمہ من قریش کو کیوں نہیں پڑھتے۔ پس جبکہ ظاہری سلطنت اور خلافت اور امامت بجز قریش کے کسی کے لئے روا ہی نہیں تو پھر مسیح موعود جو قریش میں سے نہیں۔ کیونکر ظاہری خلیفہ ہوسکتا ہے اور یہ کہنا کہ وہ مہدی سے بیعت کرے گا اور اس کا تابع ہوگا۔ اور نوکروں کی طرح اُس کے کہنے سے تلوار اُٹھائے گا عجب بیہودہ باتیں ہیں۔ نہیں حضرات خدا تعالےٰ آپ لوگوں کو ہدایت دے مسیح موعودؑ کی روحانی خلافت ہے دُنیا کی

بادشاہتوں سے اُسکو کچھ تعلق نہیں اُس کو آسمانی بادشاہت دیگئی ہے اور آجکل یہ زمانہ بھی نہیں کہ تلوار سے لوگ سچا ایمان لاسکیں۔ آجکل تو پہلی تلوار پر ہی نادان لوگ اعتراض کر رہے ہیں چہ جائیکہ نئے سرے ان کو تلواروں سے قتل کیا جائے ہاں رُوحانی تلوار کی سخت حاجت ہے سو وہ چلے گی اور کوئی اُس کو روک نہیں سکتا (آئینہ کمالات اسلام اڈیشن اول صفحہ ۲۶۶ تا ۲۷۱)

۱۰۔ دسمبر ۱۸۹۲ء

(۶۴) یَجِیُٔ الْحَقُّ وَیَنْکَشِفُ الصِّدْقُ وَیَخْسَرُ الْخَاسِرُوْنَ۔ یَاْتِیْ قَمَرُ الْاَنْبِیَاءِ۔ وَاَمْرُکَ یَتَاَتّٰی۔ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔ (ترجمہ) حق ظاہر ہوگا اور صدق کھُل جائے گا۔ اور جنھوں نے بدظنیوں سے زیان اُٹھایا۔ وہ ذلت اور رسوائی کا زیان بھی اُٹھائینگے۔ نبیوں کا چاند آئے گا اور تیرا کام ظاہر ہو جائے گا۔ تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۵۵)

(۶۵) اِنَّھُمْ یُنَادُوْنَ مِنْ مَّکَانٍ بَعِیْدٍ۔ (ترجمہ) تحقیق وہ پکارے جاتے ہیں دُور کے مکان سے

۱۸۹۲ء

(۶۶) چل رہی ہے نسیم رحمت کی۔ جو دُعا کیجئے قبول ہے آج۔ (تشریح) خلیفہ سید محمد حسن صاحب وزیر اعظم پٹیالہ کسی ابتلاء اور فکر اور غم میں مبتلا تھے ان کی طرف سے متواتر دُعا کی درخواست ہوئی اتفاقاً ایک دن یہ الہام ہوا۔ اُس وقت مجھے یاد آیا کہ آج انھیں کے لئے دُعا کیجائے چنانچہ دُعا کی گئی۔ اور ان کو بذریعہ خط اطلاع دیگئی اور تھوڑے عرصہ کے بعد انھوں نے ابتلا سے رہائی پائی اور بذریعہ خط اپنی رہائی سے اطلاع دی۔ ان کا خط میرے کسی بستہ میں اب تک پڑا ہوگا۔ اور وہی اِس بات کا کامل گواہ ہے (نزول المسیح اوّل اڈیشن صفحہ ۲۲۵)

الہامات ۱۸۹۳ء

(۶۷) آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص (مراد لیکھرام آریہ) اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی اُن بے ادبیوں

کی سزا ہیں جو اس شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔ (تشریح) سو اب میں اس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اُس کی رُوح سے میرا یہ نُطق ہے ...... اور یہ پیشگوئی اتفاقی نہیں بلکہ اِس عاجز نے خاص اسی مطلب کے لئے دُعا کی جس کا یہ جواب ملا۔ اور یہ پیشگوئی مسلمانوں کے لئے بھی نشان ہے کاش وہ حقیقت کو سمجھتے اور اُن کے دِل نرم ہوتے (آئینۂ کمالات اسلام ضمیمہ حاشیہ متعلق صفحہ ۲۔ اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۹۳ء مندرجہ آئینہ کمالات اسلام)

(نوٹ۱) خدا کے پاک مسیح کی پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوئی اور یہ بدزبان شخص اپنی بدزبانی کی طفیل ۶۔ مارچ ۱۸۹۷ء کو بمقام لاہور قتل ہو گیا۔ مگر افسوس کہ بہت کم انسانوں نے اس پیشگوئی سے فائدہ اُٹھایا۔ اور اکثر حصہ فِی قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا کے احکام کے نیچے رہا۔ (منظور)

شروع ۱۸۹۳ء | (۶۸) اُدْعُونِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (ترجمہ) دُعا کرو کہ میں قبول کرونگا (آئینہ کمالات اسلام ضمیمہ جواب پرچہ مولوی محمد حسین ۹۔ جنوری ۱۸۹۳ء صفحہ ۴۔ ۶ مطبوعہ ۳۰۔ مارچ ۱۸۹۳ء)

(تشریح) چند ماہ کا عرصہ ہُوا ہے جسکی تاریخ مجھے یاد نہیں کہ ایک مضمون میں نے میاں محمد حسین کا دیکھا جس میں میری نسبت لکھا ہُوا تھا۔ کہ یہ شخص کذاب اور دجال اور بے ایمان اور با ایں ہمہ سخت نادان اور جاہل اور علوم دینیہ سے بے خبر ہے تب میں جناب الٰہی میں رویا کہ میری مدد کر تو اس دُعا کے بعد (یہ) الہام ہُوا۔ مگر میں بالطبع نافر تھا کہ کسی کے عذاب کے لئے دُعا کروں۔ آج جو ۲۹۔ شعبان ۱۳۱۰ھ (۱۸۔ مارچ ۱۸۹۳ء یوم شنبہ) ہے اِس مضمون کے لکھنے کے وقت خدا تعالیٰ نے دُعا کے لئے دل کھول دیا سو میں نے اس وقت اسی طرح سے رِقّت دِل سے اس مقابلہ میں فتح پانے کے لئے دُعا کی اور میرا دِل کھل گیا اور میں جانتا

ہوں کہ قبول ہو گئی اور میں جانتا ہوں کہ وہ الہام جو مجھ کو میاں بٹالوی کی نسبت ہؤا
تھا کہ اِنِّیْ مُہِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِہَانَتَکَ وہ اسی موقعہ کے لئے ہؤا تھا میں نے
اِس مقابلہ کے لئے چالیس دِن کا عرصہ ٹھیرا کر دُعا کی ہے اور وہی عرصہ میری زبان پر
جاری ہؤا۔ (یہ رُوحانی نشان اِس طرح پُورا ہؤا کہ حضرت مسیح موعود نے تجویز فرمایا
کہ) ایک مختصر جلسہ ہو کر منصفان تجویز کردہ اِس جلسہ کی چند سورتیں قرآن کریم کی جن کی
عبارت اسّی آیت سے کم نہ ہو تفسیر کے لئے منتخب کر کے پیش کریں اور پھر بطور
قرعہ اندازی کے ایک سورۃ ان میں سے نکالکر اسی کی تفسیر معیار امتحان ٹھیرائی
جائے اور اس تفسیر کے لئے یہ امر لازمی ٹھیرایا جاوے کہ بلیغ فصیح زبان عربی اور مقفا
عبارتیں قلمبند ہوں اور دس جزو سے کم نہ ہو اور جسقدر اس میں حقایق اور معارف
لکھے جائیں وہ نقل عبارت کی طرح نہ ہوں بلکہ معارف جدیدہ اور لطائف غریبہ ہوں
جو کسی دوسری کتاب میں نہ پائے جائیں۔ اور با ایں ہمہ اصل تعلیم قرآنی سے مخالف نہ
ہوں بلکہ انکی قوت اور شوکت ظاہر کرنے والے ہوں اور کتاب کے آخر میں سو شعر
لطیف بلیغ اور فصیح عربی میں نعت اور مدح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں بطور قصیدہ
درج ہوں۔ اور جس بحر میں وہ شعر ہونے چاہئیں وہ بحر بھی بطور قرعہ اندازی کے
اِسی جلسہ میں تجویز کیا جائے اور فریقین کو اِس کام کے لئے چالیس دن کی مہلت دیجائے
اور چالیس دن کے بعد جلسہ عام میں فریقین اپنی اپنی تفسیر اور اپنے اپنے اشعار جو عربی
میں ہونگے سُنا دیں[*] اور اشعار آبدار مدحیہ کے لکھنے میں قاصر اور کم درجہ پر رہا یا یہ کہ
شیخ محمد حسین اس عاجز سے برابر رہا تو اسی وقت یہ عاجز اپنی خطا کا اقرار کرے گا اور
اپنی کتابیں جلاوے گا اور شیخ محمد حسین کا حق ہوگا کہ اُس وقت اِس عاجز کے گلے
میں رسّہ ڈالکر یہ کہے کہ اے کذّاب اے دجّال اے مفتری۔ آج تیری رسوائی
ظاہر ہوئی۔ اب کہاں ہے وہ جس کو تو کہتا تھا کہ میرا مددگار ہے۔ اب تیرا الہام
کہاں ہے اور تیرے خوارق کدھر چھپ گئے لیکن اگر یہ عاجز غالب ہؤا تو پھر
چاہیئے کہ میاں محمد حسین اِسی مجلس میں کھڑے ہو کر ان الفاظ سے توبہ کرے کہ اے
حاضرین آج میری روسیاہی ایسی کُھل گئی کہ جیسا آفتاب کے نکلنے سے دِن کُھل جاتا
ہے اور اب ثابت ہؤا کہ یہ شخص حق پر ہے اور میں ہی دجّال ہوں اور میں ہی

[*] پھر اگر یہ عاجز شیخ محمد حسین بٹالوی سے حقائق و معارف کے بیان کرنے اور عبارت عربی فصیح و بلیغ

کذّاب تھا۔ اور میں ہی کافر تھا اور میں ہی بے دین تھا۔ اور اب میں توبہ کرتا ہوں سب گواہ رہیں بعد اس کے اسی مجلس میں اپنی کتابیں جلاوے اور ادنیٰ خادموں کی طرح پیچھے ہو لے (شیخ بٹالوی کو اختیار ہوگا کہ میاں شیخ الکل اور دوسرے تمام متکبّر ملاؤں کو ساتھ ملالے۔ حاشیہ) +

صاحبو۔ یہ طریق فیصلہ ہے جو اس وقت مَیں نے ظاہر کیا ہے میاں محمد حسین کو اس پر سخت اصرار ہے کہ یہ عاجز عربی علوم سے بالکل بے بہرہ اور کودن اور نادان اور جاہل ہے اور علم قرآن سے بالکل بے خبر ہے اور خدا تعالیٰ سے مدد پانے کے تو لائق ہی نہیں کیونکہ کذّاب اور دجّال ہے اور ساتھ اس کے ان کو اپنے کمال علم اور فضل کا بھی دعوےٰ ہے کیونکہ ان کے نزدیک حضرت **مخدوم مولوی حکیم نورالدین صاحب** جو اس عاجز کی نظر میں علامہ عصر اور جامع علوم ہیں صرف ایک حکیم اور اخویم مکرم مولوی **سید محمد احسن صاحب** جو گویا علم حدیث کے ایک پتلے ہیں صرف ایک منشی ہیں پھر باوجود ان کے اس دعوے کے اور میرے اس ناقص حال کے جس کو وہ بار بار شائع کر چکے ہیں اس طریق فیصلہ میں کونسا اشتباہ باقی ہے اور اگر وہ اس مقابلہ کے لائق نہیں اور اپنی نسبت بھی جھوٹ بولا ہے اور میری نسبت بھی۔ اور میرے معظم اور مکرم دوستوں کی نسبت بھی۔ تو پھر ایسا شخص کس قدر سزا کے لائق ہے کہ کذّاب اور دجّال تو آپ ہو اور دوسروں کو خواہ نخواہ دروغگو کر کے مشتہر کرے۔ اور یہ بات بھی یاد رہے کہ یہ عاجز درحقیقت نہایت ضعیف اور ہیچ ہے گویا کچھ بھی نہیں لیکن خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ متکبّر کا سر توڑے اور اس کو دکھاوے کہ آسمانی مدد اس کا نام ہے +

اب صاحبو۔ اگر میں اس نشان میں جھوٹا نکلا یا میدان سے بھاگ گیا یا کچھ بہانہ کر کے ٹال دیا تو تم سارے گواہ رہو کہ بیشک میں کذّاب اور دجّال ہوں تب میں ہر ایک سزا کے لائق ٹھیرونگا کیونکہ اس موقعہ پر ہر یک پہلو سے میرا کذب ثابت ہو جائیگا۔ اور دُعا کا نامنظور ہونا کھل کر میرے الہام کا باطل ہونا بھی ہر یک پر ہویدا ہو جائے گا۔ لیکن اگر میاں بٹالوی مغلوب ہو گئے تو ان کی ذلّت اور روسیاہی اور جہالت اور نادانی روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائیگی۔ اب اگر وہ اس کھلے کھلے

فیصلہ کو منظور نہ کریں۔ اور بھاگ جائیں اور خطا کا اقرار بھی نہ کریں تو یقیناً سمجھو کہ ان کے لئے خدا تعالےٰ کی عدالت سے مندرجہ ذیل انعام (دس لعنتوں کا) ہے (اس کے آخر حضرت مسیح موعودؑ نے نوٹ دیا ہے کہ) اگر میاں بٹالوی اس نشان کو منظور نہ کریں اور کسی اور قسم کا نشان چاہیں تو پھر اُسی کے بارے میں دُعا کی جائے گی مگر پہلے اشتہارات کے ذریعہ سے شائع کر دیں کہ میں اس مقابلہ سے عاجز اور قاصر ہوں + تنبیہ۔ اگر اس کا جواب یکم اپریل ۱۸۹۳ء سے دو ہفتہ کے اندر نہ آیا تو آپ کی گریز سمجھی جائے گی +

(نوٹ از مرتب) افسوس صد افسوس کہ میاں بٹالوی اس مقابلہ سے قطعاً گریز کر گئے۔ اور ان کی عربی علمیت کی سخت پردہ دری ہو گئی۔ زیادہ تر افسوس اور رنج تو ہمیں اس بات کا ہے کہ اگر میاں محمد حسین یا دوسرے مخالف ملانے ہی جن کو بار بار مقابلہ تفسیر قرآنی کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے چیلنج پر چیلنج دیئے گئے مقابلہ کے لئے موجود ہو جاتے تو آیندہ نسلیں حضرت مسیح موعودؑ کی پُر معارف اور بے نظیر تفسیر قرآنی سے بڑا بھاری فائدہ حاصل کرتیں۔ مگر خدا کو یہی منظور تھا کہ ان ملانوں کی علمی پردہ دری پر ہی بس کی جائے +

۲۵۔ فروری ۱۸۹۳ء

(۶۹) اِنَّا نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ۔ نُقَلِّبُ فِی السَّمَآءِ مَا قَلَّبْتَ فِی الْاَرْضِ اِنَّا مَعَكَ نَرْفَعُكَ دَرَجَاتٍ (ترجمہ) ہم آسمان پر دیکھ رہے ہیں کہ تیرا دل (مہر علی کی خیر اندیشی سے بددعا کی طرف) پھر گیا سو ہم بات کو اُسی طرح آسمان پر پھیر دیں گے جس طرح تو زمین پر پھیرے گا۔ ہم تیرے ساتھ ہیں تیرے درجات بڑھائیں گے۔ (آئینہ کمالات اسلام ضمیمہ "شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیارپور" صفحہ ۸) +

(تشریح) شیخ مہر علی رئیس ہوشیارپور کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ نے ۱۸۹۱ء میں خواب دیکھا کہ اُس کی جائے نشست فرش کو آگ لگی ہوئی ہے سے حضرت مسیح موعودؑ نے بار بار پانی ڈال کر بجھایا۔ اُس کی تعبیر یہ کی گئی کہ وہ سخت مصیبت میں مبتلا ہوگا اور حضرت مسیح موعودؑ کی توجہ اور دعا سے اُس کی بلا دور ہو گی۔ اس بارہ میں اُسے بذریعہ خط اطلاع دیگئی اور توبہ استغفار کی تاکید کی گئی مگر اُس نے کچھ جواب نہ دیا۔

آخر اس خواب سے چھ ماہ بعد اُس پر ایک سنگین مقدمہ چلا اور وہ قید ہو گیا تو اُسکے بیٹے جان محمدؐ نے بذریعہ محمدؐ بخش اپنے رشتہ دار کے حضرت مسیح موعودؑ کو اطلاع اِس امر کی دی۔ جس پر اُسے خط کے حوالہ سے کہا گیا کہ چھ ماہ قبل شیخ صاحب کو اِس بلا سے اطلاع دی گئی تھی مگر اُس نے لاعلمی ظاہر کی۔ شیخ صاحب کے بیٹے جان محمدؐ کی تحریک بذریعہ محمدؐ بخش پر حضرت مسیح موعودؑ نے کئی راتیں نہایت مجاہدہ سے دعائیں کیں اور اوائل میں صورت قضاء و قدر کی نہایت پیچیدہ اور مبرم معلوم ہوتی تھی لیکن آخر خدا تعالےٰ نے دُعا قبول کی اور شیخ صاحب کی رہائی کی بشارت دی جس کی مختصر اطلاع شیخ صاحب کے بیٹے کو دیگئی۔ بعد رہائی شیخ صاحب نے سابقہ خواب والے خط کی رسیدگی کا بار بار اقرار کیا۔ مگر بریت والے خط سے انکار کیا جس سے لوگوں نے نتیجہ نکالنا چاہا کہ معاذ اللہ حضرت مسیح موعودؑ نے جھوٹ بولا ہے سو اِس فتنہ کے دُور کرنے کے لئے حضرت اقدسؑ نے شیخصاحب سے اپنا خط دربارہ بریت طلب کیا مگر انھوں نے نہ بھیجا بلکہ اپنے ۱۹۔ جون ۱۸۹۲ء میں اُس خط کا گم ہو جانا لکھا بعدازاں حضرت مسیح موعودؑ کو اپنے احباب کے خطوط اور بیانات سے معلوم ہوا کہ شیخ صاحب مشہور کرتے پھرتے ہیں کہ اُن کو رہائی کی کوئی بھی اطلاع نہیں دیگئی تھی اور پھر اِس پر اور بہتان حضرت اقدسؑ پر لگایا کہ گویا حضورؑ نے اُن سے اپنی کرامت ظاہر کرنے کے لئے دروغ بیان لینے کی کوشش کی۔ اس لئے شیخ صاحب کی اِن باتوں سے سخت دردمند ہو کر حضرت مسیح موعودؑ نے ۲۵۔ فروری ۱۸۹۳ء کی رات کو فیصلہ کے لئے دُعا کی۔ جسپر رویا[۲۸] ہوئی اور ساتھ اس کے یہ الہام ہوا جسے حضرت اقدسؑ نے بطور اشتہار شائع کر کے بذریعہ رجسٹری شیخصاحب کو بھیجا کہ " اگر وہ ایک ہفتہ تک اپنے خلاف واقعہ فتنہ اندازی سے معافی چاہنے کی غرض سے ایک خط بہ نیت چھپوانے کے نہ بھیجدیں تو پھر آسمان پر میرا اور اُن کا مقدمہ دائر ہوگا۔ اور میں اپنی دُعاؤں کو جو اُنکی عمر اور بحالی عزت اور آرام کے لئے تھیں واپس لے لونگا۔ یہ مجھے اللہ جلّشانہ کی طرف سے بتصریح بشارت مِل گئی ہے " چونکہ خدا تعالےٰ نے کوئی تاریخ مقرر نہ کی تھی اس لئے حضرت مسیح موعودؑ نے بھی کوئی تاریخ مقرر نہ کی ۔

۵ جون ۱۸۹۳ء سے قبل کی رات

(۷) اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اُس کو سخت ذلت پہنچیگی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اُسکی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشینگوئی ظہور میں آویگی۔ بعض اندھے سوجاکھے کئے جائینگے اور بعض لنگڑے چلنے لگینگے اور بعض بہرے سُننے لگینگے (جنگ مقدس اڈیشن سوم صفحہ ۱۷۴-۱۷۵)۔

(تشریح) اس الہام کی مفصل تشریح حضرت مسیح موعودؑ کی مختلف کتب مثل جنگ مقدس۔ انجام آتھم۔ انوار الاسلام سے ملسکتی ہے مختصر یہ ہے کہ اہل اسلام اور نصاریٰ کے درمیان تحقیق حق کے لئے امرتسر میں ایک مباحثہ قرار پایا جو ۲۲۔ مئی ۱۸۹۳ء سے ۵۔ جون ۱۸۹۳ء تک رہا جس میں اہل اسلام کی طرف سے حضرت مسیح موعودؑ اور نصاریٰ کی طرف سے ڈپٹی عبد اللہ آتھم پنشنر فریق مباحث قرار پائے تھے۔ آخری دن حضرت مسیح موعودؑ نے قریباً سوا دس بجے دن کے عین مباحثہ میں یہ خدا کا کلام سُنایا اور فرمایا کہ "آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جبکہ مَیں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الہٰی میں دُعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اُس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے" جب یہ الہام سُنایا گیا اسی وقت عبد اللہ آتھم نے کانوں پر ہاتھ لگا کر کہا کہ وہ رسول کریمؐ کو مفتری اور دجال نہیں سمجھتا گویا اپنی دلی پشیمانی اور رجوع کا فوراً ہی اقرار کرلیا۔ اور پندرہ ماہ میعاد پیشگوئی میں سخت خائف اور ہراساں اور پشیمان اِدھر اُدھر مارا مارا پھرتا رہا۔ اور ایک لفظ بھی اسلام کے خلاف مُنہ سے نہ نکالا۔ اللہ تعالےٰ نے جو توّاب الرحیم ہے اس کو اس رجوع کا حسب الفاظ پیشگوئی فائدہ دیا۔ اور اس سے عذاب کو علیحدہ رکھا۔ مگر پھر جب عیسائیوں نے شور و شر مچا کر پیشگوئی کی حقیقت پر پردہ ڈالنا چاہا۔ تو حضرت مسیح موعودؑ نے پہلے ایک ہزار پھر دو ہزار۔ تین ہزار۔ آخر چار ہزار

تک انعامی اشتہار دیئے کہ عبداللہ آتھم قسم اُٹھا کر کہدے کہ اُس نے رجوع نہیں کیا تھا مگر وہ بیچارہ باوجود عیسائیوں کے برانگیختہ کرنے کے میدان میں نہ آیا جس پر حضرت مسیح موعودؑ نے شائع کیا کہ اب وہ حق کے چھپانے کے بدلے جلد عذاب میں گرفتار ہو گا چنانچہ ایک سال کے اندر ہی اندر وہ ہاویہ میں جا پڑا +

۳۰-جولائی ۱۸۹۳ء (۷۱) وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (ترجمہ) اور ہم پر مومن کی نصرت کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ (تحفہ بغداد ص۲۵) +

آخر ۱۸۹۳ء (۷۲) هٰذَا كِتَابٌ مُّبَارَكٌ فَقُوْمُوْا لِلْاِجْلَالِ وَالْاِكْرَامِ (ترجمہ) یہ کتاب مبارک ہے اسکی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ (تشریح) اِس کتاب (مراد از آئینہ کمالات اسلام) کی تحریر کے وقت دو دفعہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت مجھ کو (حضرت مسیح موعودؑ کو) ہوئی اور آپؐ نے اس کتاب کی تالیف پر بہت مسرت ظاہر کی اور ایک رات یہ بھی دیکھا کہ ایک فرشتہ بلند آواز سے لوگوں کے دلوں کو اس کتاب کی طرف بلاتا ہے (اور یہ الہام) کہتا ہے (اشتہار کتاب آئینہ کمالات اسلام مطبوعہ ۱۸۹۳ء) +

۱۸۹۳ء (۷۳) حضرت مسیح علیہ السلام بلا تفاوت ایسا ہی انسان تھا جس طرح اور انسان ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کا سچا نبی اور اُس کا مُرسل اور برگزیدہ ہے" (اور مجھ کو یہ بھی فرمایا کہ) جو مسیح کو دیا گیا وہ بمتابعت نبی علیہ السلام تجھ کو دیا گیا ہے۔ اور تو مسیح موعود ہے اور تیرے ساتھ ایک نورانی حربہ ہے جو ظلمت کو پاش پاش کرے گا اور یکسر الصلیب کا مصداق ہو گا (حجۃ الاسلام صفحہ ۵- دوسرا اڈیشن)

(تشریح) جنگ مقدس سے پہلے حضرت مسیح موعودؑ نے ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک سُوعی مشنری کو سماوی نشانات بہ تائید مذاہب فریقین دکھانے کے لئے لکھا تھا کہ معمولی بحثوں سے یہ پتہ نہیں لگ سکتا کہ سچا اور قادر خدا کس فریق کی طرف ہے اِس لئے ہر دو فریق آپس میں مباہلہ کر کے حق اور حقیقت کا خدا سے فیصلہ چاہیں۔ مگر افسوس کہ پادری صاحبان اس پیالہ کو بھی ٹال گئے اور مباہلہ کرنے سے گریز اختیار کی +

۱۸۹۳ء (۷۴) كَرْمُ الْجَنَّةِ دَوْحَةُ الْجَنَّةِ۔ (ترجمہ) جنت کا خوشنما جنت کا شگفتہ

(تشریح) ہماری ایک لڑکی عصمت بی بی نام تھی۔ ایک دفعہ اُس کی نسبت (یہ) الہام ہوا تفہیم یہ تھی کہ وہ زندہ نہیں رہے گی۔ سو ایسا ہی ہوا۔ ہم اس خیال سے کہ مبادا کسی ناعاقبت اندیش کے دل میں ایسے نشانات کی نسبت کچھ اعتراض پیدا ہو کہ عمر بڑھانے کے لئے دُعا کیوں نہ کی گئی اور کی گئی ہو تو وہ قبول کیوں نہ ہوئی۔ یہ امر واضح کر دیتے ہیں کہ ایسے الہامات کے بعد ملہم لوگوں کو فطرتاً دو قسم کی حالتیں پیش آتی ہیں کبھی تو دُعا کی طرف غیب سے توجہ اور جوش دیا جاتا ہے اور وہ اس بات کا نشان ہوتا ہے کہ خدا نے ارادہ فرمایا ہے کہ دُعا قبول کرے اور کبھی خدا دُعا کو قبول کرنا نہیں چاہتا اور اپنی مرضی کو ظاہر کرنا چاہتا ہے تب دُعا کرنے والے کی طبیعت پر قبض پیدا کر دیتا ہے اور دُعا کے اسباب اور حضور اور جوش کو ظہور میں آنے نہیں دیتا۔ (نزول المسیح صفحہ ۲۱۵) +

سنہ ۱۸۹۳ء	(۷۵) يُقْضٰى اَمْرُهٗ فِيْ سِتٍّ (ترجمہ) چھ میں اُس کا کام تمام کیا جائے گا۔ (تشریح) اِس پیشگوئی کا جیسا کہ مفہوم ہے ایسا ہی ظہور میں آیا یعنی لیکھرام (آریہ) چھ مارچ ۱۸۹۷ء کو زخمی ہوا اور دن کے چھٹے گھنٹے میں زخمی ہوا۔ (استفتاء صفحہ ۱۷ حاشیہ) +
سنہ ۱۸۹۳ء	(۷۶) يَا عِيْسٰى سَاُرِيْكَ اٰيَاتِيَ الْكُبْرٰى (ترجمہ) اے عیسیٰ ہم تجھے عنقریب اپنے بڑے بڑے نشان دکھلائیں گے (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۸۲) +
سنہ ۱۸۹۳ء	(۷۷) اِنِّيْ مَعَكَ حَيْثُ مَا كُنْتَ (ترجمہ) میں تیرے ساتھ ہوں جہاں کہیں کہ تو ہو (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۸۲) +
سنہ ۱۸۹۳ء	(۷۸) اِنِّيْ جَاعِلُكَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا (ترجمہ) میں تجھے عیسیٰ بن مریم بنانے والا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۴۲۶) +
سنہ ۱۸۹۳ء	(۷۹) اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ (ترجمہ) میں نے ارادہ کیا کہ خلیفہ بناؤں۔ سو میں نے آدم کو پیدا کیا (الحکم جلد ۵ نمبر ۳۹ سنہ ۱۹۰۱ء) +

الہامات ۱۸۹۴ء

۸۔اپریل ۱۸۹۴ء

(۸۰) اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ (ترجمہ) ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں (انوار الاسلام ص۳۹ حاشیہ)

(تشریح) جب حضرت مسیح موعودؑ نے علماء مکفرین کو اپنے زبردست آسمانی حربے اور دلایل سے شکست فاش دیدی تو اُن علماء سوء میں سے ایک مُلّاں عبدالحق غزنوی نے حضرت مسیح موعودؑ سے مباہلہ چاہا۔ حضورؑ نے اپنی فطرتی رحمدلی کے سبب اس کور باطن مُلّاں کے خلاف کسی قسم کی بد دُعا نہ مانگی بلکہ اُسے یکطرفہ ہی کارروائی کرنے دی۔ جب عبداللہ آتھم رجوع بحق ہو کر مقررہ سزا سے بچگیا اور میعاد مقررہ گذر گئی۔ تو اس جاہل مُلّاں نے ایک اشتہار "اثر مباہلہ" شائع کرکے ڈینگ ماری کہ عبداللہ آتھم کا بچ رہنا اُس کے مباہلہ کا اثر ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو (معاذ اللہ) ذلیل کرنے کے لئے خدا نے عبداللہ آتھم کو زندہ رکھا۔ بیوقوف کو اتنی سمجھ نہ آئی کہ عبداللہ آتھم کے ساتھ مباحثہ تو اسلام اور یسوعیت کی سچائی اور جھٹلائی پر تھا گویا اس مُلّاں کے استدلال کے مطابق خدا کے نزدیک یسوعی مذہب حق پر تھا کہ خدا نے اُس کی حمایت کی اور اُس کے مقابل فریق اسلام کے مدعی کو شرمندگی اُٹھانی پڑی۔ اس نادان مُلّاں نے بطور اثر مباہلہ اپنی نسبت یہ دعویٰ کیا کہ اُسے ایک نئی شادی نصیب ہوئی۔ حالانکہ وہ عورت اُس کے حقیقی بھائی کی بیوہ اور عمر رسیدہ عورت تھی۔ کنواری بھی نہ تھی۔ اپنے حقیقی بھائی کی موت کا تو لحاظ نہ کیا اور اُس کی بیوہ عورت کو انعام شمار کیا۔ حالانکہ اُس سے کوئی اولاد بھی نہ ہوئی اور نہ انشاءاللہ ہو سکتی ہے کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ کے اس بارہ میں صاف الفاظ ہیں کہ "اولاد کے لئے دن رات ہمت کرتے رہو پھر اگر کوئی مُردہ لڑکی ہی پیدا ہو تو بیشک کہدینا کہ مباہلہ کا اثر ہے افغانی جرگہ میں یہ بات سنی جائے گی"۔

"اولاد کے بارے میں میاں عبدالحق نے کوئی الہام تو پیش نہ کیا صرف طول امل ہے لیکن ہم کو اس بارہ میں بھی الہام ہوا اور اللہ جلشانہ نے بشارت دی" اور یہ الہام دیا:۔

عبدالحق کے بارے میں بھی اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ہے جسکی صداقت یقینی ہے اور تحریر ہذا تک کہ قریبًا بیس سال ہوتے ہیں وہ اولاد سے محروم ہے +
اس الہام الٰہی کے مطابق حضرت مرزا شریف احمد صاحب ۲۷- ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ مطابق ۲۴- مئی ۱۸۹۵ء کو پیدا ہوئے۔ الحمدللہ (ضیاء الحق صفحہ آخر ٹائٹل) پھر خدا نے ایک اور بشارت دی کہ عبدالحق نہیں مریگا جب تک میرا چوتھا بیٹا پیدا نہ ہو۔ سو خدا نے وہ فرزند بھی دیا +

مئی ۱۸۹۴ء

(۸۱) اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا اَيَّدْنَا عَبْدَنَا فَاْتُوْا بِكِتَابٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ (ترجمہ) اگر تم شک میں ہو اس سے کہ تائید کی ہے ہم نے اپنے بندہ کی پس اِس کی مانند کوئی کتاب لے آؤ (الحکم جلد ۶ نمبر ۲۳ صفحہ ۱۲ ۱۹۰۲ء) (دربارہ کتاب نورالحق)

(نوٹ) یہ الہام مسجد مبارک میں بعد نماز صبح ہُوا تھا جبکہ حضرت مسیح موعودؑ نے کتاب نورالحق کے لکھنے کا ارادہ فرمایا۔ خدا تعالےٰ کی تائید سے کتاب ایسی لاجواب لکھی گئی کہ عرب و عجم کے مُلّاں ملوانے و پادری وغیرہ مبہوت و ساکت رہ گئے اور جواب دیا تو یہ کہ لَوْ نَشَاءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَا (اگر ہم چاہیں تو اسکی مانند بنالیں) اور کفارِ عرب کے مثیل بنگئے +

۱۸۹۴ء

(۸۲) (اور ہمارے رب نے ہمیں الہام دیا کہ) مسیح موعودؑ کی لڑائیاں رُوحانی لڑائیاں ہیں جو روحانی نظر کے ساتھ ہونگی (نورالحق حصہ اول صفحہ ۵۴) +

۵- ستمبر ۱۸۹۴ء

(۸۳) مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (ترجمہ) ہم جو کوئی آیت منسوخ کرتے یا ترک کرتے ہیں تو اُس سے بہتر یا اُسکی مثل لے آتے ہیں کیا تجھ کو معلوم نہیں ہُوا کہ اللہ تعالےٰ ہر شے پر قادر ہے۔
(انوار الاسلام صفحہ ۲۶ حاشیہ در حاشیہ کشف ۳۱) (تشریح) حضرت مسیح موعودؑ اور عبداللہ آتھم نصرانی کے مباحثہ کے بعد جب جماعت نصاریٰ مختلف آفات میں مبتلا ہوئی۔ انھیں ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح حضرت مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب

کا ایک شیرخوار بچہ فوت ہوگیا۔ تو مخالف فرقِ مسلمانان میں سے ایک مثیل یہود ہندوزادہ سعد اللہ نومسلم سکنہ لودھیانہ نے اِس شیرخوار بچہ کی فوتیدگی کا طعنہ حضرت مسیح موعودؑ کو دیا۔ اُس وقت حضرت مسیح موعودؑ کتاب انوار الاسلام تحریر فرما رہے تھے تو حضورؑ نے عین دورانِ تحریر میں رویا دیکھا جس میں ایک قوی ہیکل اور خوش رنگ لڑکے کی بشارت حضرت خلیفۃ المسیحؑ کے لئے دیگئی۔ اُس آنے والے بچہ کی نشانی اللہ تعالےٰ نے یہ بتائی کہ اُس کے بدن پر کچھ پھنسی یا ثولوں کی مشابہ بخارات نکل رہے ہیں اور اسکا علاج بھی الہامی طور پر بتایا گیا کہ ہلدی اور ایک اور چیز ہے مفصل کیلئے کشف ۱۱۳ دیکھو نیز کتاب انوار الاسلام ✦

۲۹۔ستمبر ۱۸۹۴ء (۸۴) اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ (ترجمہ) تیرا جو دشمن ہے وہ مقطوع النسل اور بُرے حال رہے گا

(انوار الاسلام ضمیمہ ۱ اشتہار انعامی تین ہزار روپیہ مرتبہ سوم صفحہ ۱۲) (تشریح) ہندوزادہ سعد اللہ نومسلم لودھیانوی نے عیسائیوں کی حمایت میں حضرت مسیح موعود کے خلاف ۱۶۔ستمبر ۱۸۹۴ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں عبد اللہ آتھم یسوعی کی حمایت کر کے حضرت مسیح موعودؑ کو (خاکش بدہن سعد اللہ) معاذ اللہ دجّال کر کے لکھا۔ حضرت مسیح موعود نے عبد اللہ آتھم کے رجوع بحق ہونے کا کلام الٰہی سے ثبوت دیتے ہوئے خود اس ہندوزادہ کی نسبت لکھا "آخر اے مردار دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہوگا اے عدو اللہ تو مجھ سے نہیں بلکہ خدا تعالےٰ سے لڑ رہا ہے بخدا مجھے اسی وقت ۲۹۔ستمبر ۱۸۹۴ء کو تیری نسبت (یہ) الہام ہوا ہے ✦

آخر یہ بدزبان اور زبان دراز شخص جنوری ۱۹۰۷ء کے پہلے ہفتہ میں چند گھنٹہ نمونیا پلیگ سے ہزاروں حسرتیں دل میں لئے ہوئے مرگیا۔ اور جس لڑکے کی موجودگی میں اُسکی نسبت یہ الہام الٰہی ہُوا تھا اُسکی شادی بھی اُسے دیکھنی نصیب نہ ہوئی حالانکہ وہ اُسکی طیاری میں زور شور سے مصروف تھا۔ اُس کے مرنے کے بعد امرتسری یہودی مُلاں (ثناء اللہ) نے اپنی یہودیانہ تحریر سے حضرت مسیح موعودؑ پر اعتراض کیا کہ سعد اللہ ابتر کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ اُس کے بعد اُس کا لڑکا موجود ہے جس کا جواب حضرت مسیح موعودؑ نے یہ دیا کہ "جو کچھ خدا تعالےٰ نے اپنی وحی کے ذریعہ سے خبر

پر ظاہر کیا وہ سعد اللہ کی موجودہ حالت کی نسبت بیان نہیں۔ اور ہر ایک کو معلوم ہے کہ پیشگوئی کے وقت میں سعد اللہ کا لڑکا بعمر پندرہ سال یا چودہ سال موجود تھا اور باوجود لڑکے کے موجود ہونے کے خدا تعالےٰ نے اپنی پیشگوئی میں اُس کا نام ابتر رکھا تھا اور فرمایا تھا کہ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ یعنی خدا تعالےٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تیرا بدگو ہی ابتر ہوگا نہ کہ تو ...... پیشگوئی نے موجودہ لڑکے کو کالعدم قرار دیکر قطع نسل کا وعدہ دیا ہے اور یہ اشارہ کیا ہے کہ اِس لڑکے کا ہونا نہ ہونا برابر ہے ...... اس مقدمہ کی یہ صورت تو نہیں ہے۔ کہ پیشگوئی کے بعد لڑکا پیدا ہوگیا بلکہ وہ لڑکا جو اَب موجود ہے۔ پیشگوئی کے وقت میں پندرہ یا چودہ برس کا تھا اور اب تیس ۳۰ یا انتیس ۲۹ (سنہ ۱۹۰۷ء میں) برس کا ہوگا پس جبکہ پیشگوئی کے زمانہ میں یہ لڑکا موجود تھا تو ایک عقلمند صاف سمجھ سکتا ہے کہ اِس پیشگوئی کا یہ مطلب ہے کہ یہ لڑکا کالعدم ہے اور اس کے بعد نسل کا خاتمہ ہے اور یہی خدا تعالےٰ کی طرف سے مجھے تفہیم ہوئی تھی۔ ملہم سے زیادہ کوئی الہام کے معنے نہیں سمجھ سکتا اور نہ کسی کا حق ہے جو اس کے مخالف کہے پس جبکہ خدا تعالےٰ نے اِس پیشگوئی کے یہی معنے کھولے کہ یہ لڑکا کالعدم ہے اور اس کے بعد سعد اللہ کی نسل نہیں چلے گی۔ اور اِسی پر سعد اللہ کی نسل کا خاتمہ ہو جائے گا۔ تو پھر کس قدر ہٹ دھرمی ہے کہ یہ کہنا کہ سعد اللہ اپنی موت کے بعد لڑکا چھوڑ گیا" (مفصّل دیکھو حقیقۃ الوحی)

ستمبر ۱۸۹۷ء (۸۵) اَطَّلَعَ اللّٰهُ عَلٰى هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا۔ وَلَا تَعْجَبُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ وَبِعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى۔ وَنُمَزِّقُ الْاَعْدَاءَ كُلَّ مُمَزَّقٍ۔ وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ۔ اِنَّا نَكْشِفُ السِّرَّ عَنْ سَاقِهٖ يَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ وَهٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا۔ (ترجمہ) خدا تعالےٰ نے اس کے ہم و غم پر اطلاع پائی (اور اُس کو مہلت دی جب تک کہ وہ بیباکی اور سخت گوئی اور تکذیب کی طرف میل کرے اور خدا تعالیٰ کے احسان کو بھلا دے (یہ معنے فقرہ مذکور کے تفہیم الٰہی سے ہیں) اور پھر فرمایا کہ خدا تعالیٰ

کی یہی سنت ہے) اور نور ربانی سُنّتوں میں تغیر اور تبدل نہیں پائے گا (اس فقرہ کے متعلق یہ تفہیم ہوئی کہ عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ وہ کسی پر عذاب نازل نہیں کرتا جب تک ایسے کامل اسباب پیدا نہ ہو جائیں جو غضب الٰہی کو مشتعل کریں۔ اور اگر دل کے کسی گوشہ میں بھی کچھ خوف الٰہی مخفی ہو اور کچھ دھڑکا شروع ہو جائے تو عذاب نازل نہیں ہوتا اور دوسرے وقت پر جا پڑتا ہے اور پھر فرمایا کہ) کچھ تعجب مت کرو اور غمناک مت ہو اور غلبہ تمہیں کو ہے اگر تم ایمان پر قائم رہو۔ (یہ اس عاجز کی جماعت کو خطاب ہے اور پھر فرمایا کہ) مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ تو ہی غالب ہے (یہ اس عاجز کو خطاب ہے اور پھر فرمایا کہ) ہم دشمنوں کو پارہ پارہ کر دینگے (یعنی ان کو ذلت پہنچے گی) اور ان کا مکر ہلاک ہو جائے گا (اس میں یہ تفہیم ہوئی کہ تم ہی غالب ہو نہ دشمن اور خدا تعالےٰ بس نہیں کرے گا اور نہ باز آئے گا جب تک دشمنوں کے تمام مکروں کی پردہ دری نہ کرے اور ان کے مکر کو ہلاک نہ کر دے یعنی جو مکر بنایا گیا اور مجسم کیا گیا اُس کو توڑ ڈالے گا اور اس کو مُردہ کر کے پھینک دے گا اور اسکی لاش لوگوں کو دکھا دے گا اور پھر فرمایا کہ) ہم اصل بھید کو اسکی پنڈلیوں میں سے ننگا کر کے دکھا دینگے (یعنی حقیقت کو کھول دینگے اور فتح کے دلائل بینہ ظاہر کرینگے) اور اُس دن مومن خوش ہونگے پہلے مومن بھی اور پچھلے مومن بھی (اور پھر فرمایا کہ وجہ مذکورہ سے عذاب موت کی تاخیر ہماری سنت ہے جسکو) ہم نے ذکر کر دیا۔ اب جو چاہے وہ راہ اختیار کر لے جو اُس کے رب کی طرف جاتی ہے (اس میں بدظنی کرنے والوں پر زجر اور ملامت ہے اور نیز اُس میں یہ بھی تفہیم ہوئی ہے کہ جو سعادتمند لوگ ہیں اور جو خدا ہی کو چاہتے ہیں اور کسی بخل اور تعصب یا جلد بازی یا سوء فہم کے اندھیرے میں مبتلا نہیں وہ اس بیان کو قبول کرینگے اور تعلیم الٰہی کے موافق اس کو پائینگے لیکن جو اپنے نفس اور اپنی نفسانی ضد کے پیرو یا حقیقت شناس نہیں وہ بیباکی اور نفسانی ظلمت کی وجہ سے اس کو قبول نہیں کرینگے (انوار الاسلام صفحہ ۲) +

نوٹ ۔ یہ الہام عبداللہ آتھم کے رجوع کرنے کے ثبوت میں اللہ تعالےٰ کیطرف سے ہُوا۔ مفصل کے لئے انوار الاسلام دیکھو +

۱۸۹۴ء

(۸۶) اگر آتھم اس دعوے میں سچا ہے کہ اُس نے رجوع نہیں کیا تو وہ عمر پائے گا۔ اور اگر جھوٹا ہے تو جلد مر جائے گا + (تشریح)

آتھم کے متعلق الہام شرطی تھا اگر کوئی شخص صریح بے ایمانی پر ضد نہ کرے تو وہ سمجھ سکتا ہے کہ آتھم نے اپنے اقوال سے اپنے افعال سے اپنے قسم کھانے سے اور باوجود حملوں کے دعوے کے نالش نہ کرنے سے ثابت کر دیا کہ اُس نے اپنے دل میں رجوع کر کے الہامی شرط کو پورا کیا۔ اور اگر کوئی نادان اب بھی خیال کرے کہ اُس کا رجوع کرنا مشتبہ ہے تو خدا تعالےٰ نے ایک دوسرے فیصلہ سے ہماری تائید میں دوہرا ثبوت دیدیا ہے اور وہ یہ کہ جب آتھم نے قسم کھانے سے انکار کیا تب فیصلہ کے لئے دوسرا الہام یہ ہوا تھا۔۔۔۔ چنانچہ اب کئی سال اسکی موت پر بھی گذر گئے پھر اس نشان میں کیا شبہ رہا۔ (ایام الصلح صفحہ ۸۹ حاشیہ) +

الہامات ۱۸۹۵ء

۱۸۹۵ء

(۸۷) اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ اس آیت (یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ الخ) میں لفظ رُوح سے مُراد رسولوں اور نبیوں اور محدثوں کی جماعت مراد ہے جنپر رُوح القدس ڈالا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ہمکلام ہوتے ہیں مگر یہ شبہ کہ رُوح کے لفظ سے اُن کو یاد کیا ارواح کے لفظ سے کیوں یاد نہیں کیا پس جان کہ قرآن کا محاورہ ایسا ہے کہ کبھی وہ واحد کے لفظ سے جمع مراد لے لیتا ہے اور کبھی جمع سے واحد ارادہ رکھتا ہے یہ قرآن شریف کی ایک عادت مستمرہ ہے (نور الحق حصہ اوّل صفحہ ۷۳-۷۴) +

۱۸۹۵ء

(۸۸) (مجھے خدا تعالےٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ) تو (مراد پادری عماد الدین جو مولوی کر کے عیسائیوں میں مشہور اور عربی دانی کا دعوے کرتا تھا) اِس مقابلہ پر قادر نہیں ہوگا اور خدا تعالےٰ تیرا عجز ظاہر کر دے گا اور تجھے رسوا کرے گا اور ثابت کرے گا کہ تو گمراہی میں اسیر ہے اور اگرچہ تیری قوم اس خیال مقابلہ میں تجھ سے متفق ہو جائے مگر آخر تم مغلوب ہو جاؤ گے (نور الحق حصہ اوّل صفحہ ۱۱۴) + نوٹ :۔ پادری عماد الدین کو حضرت مسیح موعود

نے کتاب نور القرآن کی مثل لانے پر چیلنج دیا تھا تاکہ اُسکی عربی دانی کا پول کھل جائے سو یہ بیچارہ پادری معہ اپنی تمام قوم کے آج تک اِس کتاب کی مثل لانے سے عاجز ہیں +

۲۰- دسمبر ۱۸۹۵ء	(۸۹) (اور بعد اس کے جو مَیں نے اِس کتاب کی تالیف کا ارادہ کیا اللہ تعالےٰ نے مجھے الہام کیا کہ) کافر اور مکفر اس بات پر قادر نہ ہو سکینگے کہ اِس کتاب (مراد نور الحق سے ہے) کی مثل

نثر اور نظم معہ التزام معارف و احکام تالیف کر سکیں (نور الحق حصہ دوم ٹائیٹل صفحہ اوّل) + نوٹ :- چنانچہ آج تک تمام مخالفین اِسکی مثل لانے سے عاجز ہیں +

۲۰- دسمبر ۱۸۹۵ء	(۹۰) علامات مہدی ہیں جو کسوف و خسوف جن مقررہ ایّام یعنی چاند گرہن مقررہ راتوں میں سے پہلی رات کو ہونا- اور سورج گرہن مقررہ دنوں میں سے درمیانی میں ہونا لکھا ہے یہ الہام الٰہی کی

بنا پر حضرت مسیح موعودؑ نے لکھا ہے (نور الحق حصہ دوم صفحہ ۱۹) +

۱۸۹۵ء	(۹۱) وَاِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ نَاصِرُ حِزْبِہٖ (ترجمہ) اور میں رحمٰن ہوں- اُسکے لشکر کا مددگار- - .... (کرامات الصادقین

صفحہ ۴۴) +

۱۸۹۵ء	(۹۲) مکفرین علماء کے ساتھ فیصلہ کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے کرامات الصادقین نام عربی نثر و نظم کتاب حسب الہام الٰہی

ایک ہفتہ کے اندر لکھی لیکن علماء مکفرین کو ایک ماہ کی مہلت اس کی مثل لانے پر دیگئی اس کتاب میں سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے اور علماء مکفّرین کو اسی قسم کی معارف و بلاغت سے پُر کتاب ایک ماہ کے اندر لکھنے پر ہزار روپیہ انعام مقرر کیا گیا مگر افسوس کہ اس معرفت دانی اور بلاغت کے میدان سے سب صوفی ملّاں پیر وغیرہ بھاگ گئے- اور اس کی مثل لانے سے عاجز رہ گئے (کرامات الصادقین ٹائیٹل)

الہامات ۱۸۹۶ء

۱۸۹۶ء	(۹۳) تَرٰٓی اَعْیُنَھُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ یُصَلُّوْنَ عَلَیْکَ

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِي لِلْاِيْمَانِ- فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ (ترجمہ) تو دیکھتا ہے کہ اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں تجھ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ (اور کہتے ہیں کہ) اے ہمارے رب ہم نے منادی کرنے والے کی آواز کو سُنا جو کہ ایمان (کو قوی کرنے) کے لئے منادی کرتا ہے پس اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے اور ہمیں گواہوں میں لکھ (انجام آتھم ص- ۱۴۱)

نوٹ:- یہ الہام مصدق علماء کی شان میں نازل ہوا ✦

(۹۴) اَللّٰهُ اَكْبَرُ- خَرِبَتْ خَيْبَرُ- اِنَّ اللّٰهَ مَعَكَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْمُ اَيْنَمَا قُمْتَ (ترجمہ) اللہ بہت بڑا ہے- تمام خراب مذاہب خراب و ویران ہو گئے- خدا تیرے ساتھ ہے خدا وہیں کھڑا ہوتا ہے جہاں تو کھڑا ہو- (اشتہار "سچائی کے طالبوں کے لئے ایک عظیم الشان خوشخبری" مطبوعہ ۲۱- دسمبر ۱۸۹۶ء نیز ضمیمہ انجام آتھم ص- ۱۶- ۱۷ حاشیہ کشف نمبر ۳۳) ✦

(۹۵) یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا (اشتہار "سچائی کے طالبوں کے لئے ایک عظیم الشان خوشخبری" مطبوعہ ۲۱- دسمبر ۱۸۹۶ء نیز ضمیمہ انجام آتھم ص۱۶ حاشیہ) (تشریح) یہ الہام دربارہ مضمون جلسہ مذاہب عالم منعقدہ- ۲۶- ۲۷- ۲۸- دسمبر ۱۸۹۶ء بمقام لاہور قبل از وقت حضرت مسیح موعودؑ کو ہُوا جسے حضورؑ نے ۲۱- دسمبر ۱۸۹۶ء کو بذریعہ اشتہار شائع کر دیا- جس میں یہ الفاظ تحریر فرمائے کہ "اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں اور اُس کو اوّل سے آخر تک سنیں شرمندہ ہو جائینگی اور ہرگز قادر نہیں ہونگی کہ اپنی کتابوں کے یہ کمال دکھلا سکیں خواہ وہ عیسائی ہوں- خواہ آریہ- خواہ سناتن دھرم والے یا کوئی اور- کیونکہ خدا تعالےٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اُس روز اُسکی پاک کتاب کا جلوہ ظاہر ہو"- چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق اس مضمون کی ایسی مقبولیت ظاہر ہوئی کہ مخالفوں نے بھی اقرار کیا کہ وہ مضمون سب سے اوّل رہا ہے" ✦

(۹۶) نیک اور ابرار لوگوں کے درجات اُخروی کی تشریح مندرجہ انجام آتھم صفحہ ۱۲۴- ۱۲۶- حاشیہ الہامی ہے ✦

الہامات ۱۸۹۷ء

یکم جنوری ۱۸۹۷ء	(۹۷) بَیْنِیْ وَ بَیْنَکُمْ مِیْعَادُ یَوْمٍ مِّنَ الْحَضْرَۃِ (ترجمہ) میرے اور تمہارے درمیان ایک یوم کی میعاد ہے (انجام آتھم صفحہ ۱۸۳ و تریاق القلوب صفحہ ۴۱) (تشریح) صاحب زادہ مبارک احمد صاحب کی پیدایش سے پہلے یہ الہام ہوا۔ جس میں ایک یوم سے مراد دو برس تھے۔
یکم جنوری ۱۸۹۷ء	(۹۸) اِنَّہٗ یَجْعَلُ الثَّلٰثَۃَ اَرْبَعَۃً۔ (ترجمہ) وہ تین کو چار کر دے گا (انجام آتھم صفحہ ۱۸۲) (تشریح) دربارہ تولید فرزند چہارم۔
شروع مارچ ۱۸۹۷ء	(۹۹) پھر ایک دفعہ ہندو مذہب کا اسلام کی طرف زور کے ساتھ رجوع ہوگا (اشتہار "سید احمد خاں صاحب کے سی ایس آئی" مطبوعہ ۱۲ مارچ ۱۸۹۷ء)۔
۲۴ مئی ۱۸۹۷ء	(۱۰۰) خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جاوے گا۔ بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ (اشتہار "حسین کامی سفیر سلطان روم")۔
۲۴ مئی ۱۸۹۷ء	(۱۰۱) سلطان (روم) کی سلطنت کی اچھی حالت نہیں ہے اور میں کشفی طریق سے اُس کے ارکان کی حالت اچھی نہیں دیکھتا اور میرے نزدیک ان حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں ...

.... رومی سلطنت خدا کے نزدیک کئی باتوں میں قصوروار ہے اور خدا سچے تقویٰ اور طہارت اور نوع انسان کی ہمدردی کو چاہتا ہے اور روم کی حالت موجودہ بربادی کو چاہتی ہے توبہ کرو تا نیک پھل پاؤ ..... کیا ممکن نہ تھا کہ جو کچھ میں نے رومی سلطنت کے اندرونی نظام کی نسبت بیان کیا وہ دراصل صحیح ہو اور ترکی گورنمنٹ کے شیرازہ میں ایسے دھاگے بھی ہوں جو وقت پر ٹوٹنے والے اور غدّاری سرشت ظاہر کرنے والے ہوں (تریاق القلوب صفحہ ۱۱۸

واشتہار "حسین کامی سفیر سلطان روم")۔

۲۷۔ اپریل ۱۸۹۷ء

(۱۰۲) اَلْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ مَعَكَ كَمَا هُوَ مَعِيْ۔ قُلْ لِيَ الْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ۔ قُلْ لِيْ سَلَامٌ۔ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ يَاْتِيْ نَصْرُ اللّٰهِ۔ اِنَّا سَنُنْذِرُ الْعَالَمَ كُلَّهٗ۔ اِنَّا سَنُنَزِّلُ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا۔ (ترجمہ) زمین اور آسمان تیرے ساتھ ہے جیسا کہ وہ میرے ساتھ ہے۔ کہہ آسمان اور زمین میرے لئے ہے۔ کہہ میرے لئے سلامتی ہے وہ سلامتی جو خدا قادر کے حضور میں سچائی کی نشست گاہ میں ہے۔ خدا اُن کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے ہیں اور جن کا اصول یہ ہے کہ خلق اللہ سے نیکی کرتے رہیں۔ خدا کی مدد آتی ہے ہم تمام دُنیا کو متنبہ کرینگے ہم زمین پر اُتریںگے میں ہی کامل اور سچا خدا ہوں۔ میرے سوا اور کوئی نہیں (سراج منیر صفحہ ۴۷) (۲۳ ذیقعدہ ۱۳۱۴ھ)

جولائی ۱۸۹۷ء

(۱۰۳) تم پاس ہو گئے ہو (تشریح) جولائی ۱۸۹۷ء میں جب عزیزی مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اسسٹنٹ سرجنی کا آخری امتحان دیا اور ہم نے اُن کے لئے دُعا کی تو (یہ) الہام ہوا۔ . . . . یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ وہ پاس ہو گیا ہے۔ کیونکہ مخلصوں کے لئے جو یگانگت کی حد تک پہنچتے ہیں ایسے فقرے آجاتے ہیں چنانچہ بائبل میں بھی اس طرز کی کئی پیشگوئیاں درج ہیں بالآخر عزیز مذکور اپنے امتحان میں بڑی خوبی سے کامیاب ہوا۔ اور لاہور کے میڈیکل کالج میں ہوس سرجن مقرر ہوا۔ (نزول المسیح صفحہ ۲۲۳)۔

۲۹۔ جولائی ۱۸۹۷ء

(۱۰۴) (ا) مَا هٰذَآ اِلَّا تَهْدِيْدُ الْحُكَّامِ (ترجمہ) حکام کیطرف سے کچھ ڈرانے کی کارروائی ہوگی۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوگا۔ (ب) قَدِ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ (ترجمہ) مومنوں پر ایک ابتلا آیا۔ (ج) لِيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِيْنَ۔ (ترجمہ) تا خدا تمہیں جتلا دے کہ تم میں سے وہ کون ہے۔ کہ اُسکے مامور کی راہ میں صدقِ دل سے کوشش کرتا ہے اور وہ کون ہے

جو اپنے دعویٰ بعیت میں جھوٹا ہے (د) صادق آں باشد کہ ایام بلا۔ میگذارد بامحبت باوفا۔ (ترجمہ) خدا کی نظر میں صادق وہ شخص ہوتا ہے کہ جو بلا کے دنوں کو محبت اور وفا کے ساتھ گذارتا ہے (ھ) گر قضارا عاشقے گردد اسیر۔ بوسد آں زنجیر را کز آشنا (الہام خفی) (ترجمہ) اگر اتفاقاً کوئی عاشق قید میں پڑجائے۔ تو اس زنجیر کو چومتا ہے جس کا سبب آشنا ہوا۔ (و) اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ تَاْتِیْکَ نُصْرَتِیْ۔ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُوالْمَجْدِ وَالْعُلٰی (ترجمہ) وہ قادر خدا جس نے تیرے پر قرآن فرض کیا پھر تجھے واپس لائے گا (یعنی انجام بخیر و عافیت ہوگا) میں اپنی فوجوں کے سمیت (جو ملائکہ ہیں) ایک ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤنگا۔ میں رحمت کرنے والا ہوں۔ میں ہی ہوں جو بزرگی اور بلندی سے مخصوص ہے یعنی میرا ہی بول بالا رہے گا۔ (ز) مخالفوں میں پھوٹ اور ایک شخص متنافس کی ذلت اور اہانت اور ملامت خلق (اور پھر اخیر حکم ابراء) یعنی بے قصور ٹھیرانا۔ (ح) وَفِیْہِ شَیْءٌ (ترجمہ) یعنی بریت تو ہوگی مگر اس میں کچھ چیز ہوگی۔ (ط) بلجت ایاتی (ترجمہ) میرے نشان روشن ہونگے (اور ان کے ثبوت زیادہ سے زیادہ ظاہر ہونگے) (ی) لواء فتح (ترجمہ) فتح کا جھنڈا۔ (ک) اِنَّمَآ اَمْرُنَآ اِذَآ اَرَدْنَا شَیْئًا اَنْ نَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ (ترجمہ) (ہمارے امور کے لئے ہمارا یہی قانون ہے کہ) جب ہم کسی چیز کا ہوجانا چاہتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ ہوجا پس وہ ہوجاتی ہے (تریاق القلوب صفحہ ۹۱ رویا نمبر ۳۴) (تشریح) یہ مقدمہ اقدام قتل کے بارے میں ہیں۔ جو عیسائیوں نے بہ امداد آریہ و مسلمان مخالفین حضرت مسیح موعودؑ پر کیا تھا۔ مفصل کے لئے کتاب البریہ و تریاق القلوب دیکھو ✣

سنہ ۱۸۹۷ء	(۱۰۵) سَتَذْکُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَکُمْ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ (ترجمہ) عنقریب تمہیں یہ بات میری یاد آئے گی۔ اور

اس امر کو میں خدا تعالےٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ (تشریح) جب کتاب امہات المومنین عیسائیوں کی طرف سے شائع ہوئی تو انجمن حمایت اسلام لاہور کے ممبروں نے

گورنمنٹ میں اس مضمون کا میموریل بھیجا کہ اس مضمون کی اشاعت بند کی جائے اور مصنف سے باز پرس ہو مگر میں اُن کے میموریل کے سخت مخالف تھا اور میں نے اپنی تحریر میں صاف طور پر شائع کیا تھا کہ یہ طریق اچھا نہیں مگر ان لوگوں نے میری صلاح کو قبول نہ کیا بلکہ بدگوئی کی۔ اسی اثناء میں مجھے (یہ) الہام ہوا۔ یعنی عنقریب تمہیں یہ بات میری یاد آئے گی یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ تمہیں اپنے میموریل میں ناکامی رہے گی۔ اور جس امر کو میں نے اختیار کیا ہے یعنی مخالفین کے اعتراضات کو رد کرنا اور اُن کو جواب دینا۔ اس امر کو میں خدا تعالے کے سپرد کرتا ہوں۔ یہ الہام قبل از وقت ایک گروہ کثیر کو سُنایا گیا تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ یعنی انجمن کی وہ درخواست نامنظور ہوئی (نزول المسیح صفحہ ۲۲۵-۲۲۶- تریاق القلوب صفحہ ۱۲۱) +

سنہ ۱۸۹۷ء

(۱۰۶) میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الحکم جلد دوم نمبر ۲۴ و ۲۵ صفحہ ۱۴) +

الہامات سنہ ۱۸۹۸ء

آخر جنوری سنہ ۱۸۹۸ء

(۱۰۷) اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ (ترجمہ) تحقیق اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اُس چیز کو نہ بدلیں جو اُن کے نفسوں میں ہے +

(۱۰۸) اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ (ترجمہ) تحقیق وہ اس بستی کو کچھ تکلیف کے بعد پناہ میں لے لیگا +

(۱۰۹) اِنِّیْ مَعَ الرَّحْمٰنِ اٰتِیْكَ بَغْتَۃً (ترجمہ) میں رحمٰن کے ساتھ تیرے پاس اچانک آنے کو ہوں +

(۱۱۰) اِنَّ اللّٰہَ مُوْھِنُ کَیْدِ الْکَافِرِیْنَ۔ (ترجمہ) تحقیق اللہ تعالے ذلیل کرنے والا ہے کافروں کے منصوبوں کو +

(ہر چہار الہامات منقول از خط مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم یکم فروری سنہ ۱۸۹۸ء مندرجہ بدر جلد ۱۱ نمبر ۴ و ۵ صفحہ ۳- مطبوعہ ۱۶- نومبر سنہ ۱۹۱۱ء) +

۴-جولائی ۱۸۹۸ء

(۱۱۱) پیشگوئیوں میں آنے والے مسیح کی نسبت یہ لکھا ہوا تھا کہ وہ دونوں قسم کی برکتیں جسمانی اور روحانی پائے گا چنانچہ اشارہ کیا گیا تھا کہ روحانی اور غیر فانی برکتیں جو ہدایت کاملہ اور قوت ایمانی کے عطا کرنے اور معارف اور لطائف اور اسرار الٰہیہ اور علوم حکمیہ کے سکھانے سے مراد ہے اُن کے پانے کے لحاظ سے وہ مہدی کہلائیگا اور وہ برکتیں چشمۂ فیوض محمدیہ سے اس کو ملینگی کیونکہ خالص مہدویت بلا آمیزش وسائل ارضیہ صفت حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے اس لئے اس لحاظ سے خدا کے نزدیک اس مجدد کا نام احمد اور محمد ہوگا - اور یہ بھی اشارہ کیا گیا تھا کہ جو جسمانی اور فانی یعنی دنیوی برکتیں ہیں جو ہمیشہ نہیں رہ سکتیں اور محدود اور قابلِ زوال ہیں جن سے مراد یہ ہے کہ دوستوں اور غریبوں اور مسکینوں اور رجوع کرنے والوں کی نسبت ان کی صحت اور عافیت یا کامیابی اور امن یا فقر فاقہ سے مخلصی اور سلامتی کے بارے میں برکات عطا کرنا اور ظالم درندوں کی نسبت ان کی ہلاکت اور تباہی کے بارے میں جو درحقیقت غریبوں اور نیکوں کی نسبت وہ بھی برکات ہیں - قہر الٰہی کی بشارت دینا جیسا کہ حضرت مسیح نے یہودیوں کی تباہی کی نسبت بشارت دی تھی - ان برکات کے عطا کرنے کے لحاظ سے اور نیز اُن دنیوی برکات کے لحاظ سے بھی کہ اس زمانہ میں انسانوں کو زندگی میں بہت سے وسائل - آرام پیدا ہو جائینگے - وہ عیسےٰ ابن مریم کہلائے گا - کیونکہ جو برکات اعلےٰ درجہ کی اور بکثرت حضرت مسیح کو دیگئی تھیں وہ یہی ہیں - اس لئے آخری ایام کے لئے ان برکات کا سرچشمہ حضرت مسیح ٹھیرائے گئے - اور چونکہ حقیقت عیسوی یہی ہے اس لئے اس حقیقت کے پانے والے کا نام عیسیٰ بن مریم قرار پایا جیسا کہ مہدویت کے لحاظ سے جو حقیقت محمدیہ تھی اُس کا نام مہدی رکھا گیا - یہی حکمت ہے کہ جہاں براہین احمدیہ میں اسرار اور معارف کے انعام کا اس عاجز کی نسبت ذکر فرمایا گیا ہے وہاں احمد کے نام سے یاد کیا گیا ہے جیسا کہ فرمایا یَا اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَةُ عَلٰی شَفَتَیْکَ اور جہاں دُنیا کی برکات کا ذکر کیا گیا ہے وہاں عیسےٰ کے نام سے پکارا گیا ہے جیسا کہ میرے الہام میں براہین احمدیہ میں فرمایا

یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ ایسا ہی وہ الہام ہے جو فرمایا کہ "میں تجھے برکت دونگا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے" یہ وہ سِر ہے جو مہدی اور عیسٰی کے نام کی نسبت مجھ کو الہام الٰہی سے کھلا اور وہ پیر کا دن اور تیرھویں صفر ۱۳۱۶ھ تھا اور جولائی ۱۸۹۸ء کی چوتھی تاریخ تھی۔ جبکہ یہ الہام ہؤا (ایام الصلح صفحہ ۱۵۰-۱۵۱) ✝

۳- ستمبر ۱۸۹۸ء (۱۱۲) غثم۔ غثم۔ غثم لَہٗ دَفَعَ اِلَیْہِ مِنْ مَّالِہٖ دَفْعَۃً (ترجمہ) دیا گیا اس کو مال اُس کا اچانک (الحکم جلد دوم نمبر ۲۶-۲۷- صفحہ ۱۴) ✝

۱۵- نومبر ۱۸۹۸ء (۱۱۳) میں ظالم کو ذلیل اور رسوا کرونگا اور وہ اپنے ہاتھ کاٹیگا (ہاتھ کاٹنے سے مراد یہ ہے کہ جن ہاتھوں سے ظالم نے جو حق پر نہیں ہے ناجائز تحریر کا کام لیا وہ ہاتھ اُسکی حسرت کا موجب ہونگے اور افسوس کرے گا کہ کیوں یہ ہاتھ ایسے کام پر چلے۔ منہ) اِنَّ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ سَیَنَالُھُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ۔ ضَرْبُ اللّٰہِ اَشَدُّ مِنْ ضَرْبِ النَّاسِ۔ اِنَّمَا اَمْرُنَا اِذَا اَرَدْنَا شَیْئًا اَنْ نَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ۔ اَتَعْجَبُ لِاَمْرِیْ۔ اِنِّیْ مَعَ الْعُشَّاقِ۔ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ ذُوالْمَجْدِ وَالْعُلٰی۔ وَیَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ۔ وَیُطْرَحُ بَیْنَ یَدَیَّ جَزَاءُ سَیِّئَۃٍ بِمِثْلِھَا۔ وَتَرْھَقُھُمْ ذِلَّۃٌ۔ مَا لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ مِنْ عَاصِمٍ۔ فَاصْبِرْ حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ (ترجمہ) تحقیق جو لوگ اللہ کی راہ سے روکتے ہیں انھیں اُن کے رب سے غضب ہوگا۔ خدا کی مار لوگوں کی مار سے سخت ہے۔ تحقیق ہمارا حکم ایسا ہے کہ جب ہم کچھ ارادہ کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں ہو جا۔ پس وہ ہو جاتا ہے۔ کیا تو میرے حکم پر تعجب کرتا ہے۔ میں عاشقوں کے ساتھ ہوں۔ تحقیق میں رحمٰن ہوں۔ صاحب بزرگی اور بلندی کا۔ اور ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا۔ اور میرے

آگے پھینکا جائے گا۔ بدی کا بدلہ بدی کی مانند ہے۔ اور ان کو خواری چڑھے گی۔ انکو کو اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں۔ پس صبر کر۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم آوے۔ تحقیق اللہ اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ کرتے ہیں اور جو نیکی کرتے ہیں (تشریح) یہ الہامات بٹالوی۔ زٹلی اور تبتی مکذبین کے بارے میں ہوئے جبکہ حضرت مسیح موعودؑ نے انکی بدگوئیوں کے مقابلہ پر خدا تعالےٰ سے فیصلہ کے لئے دُعا کی۔ تو خدا تعالیٰ نے تیرہ (۱۳) مہینوں میں جو پندرہ دسمبر ۱۸۹۸ء سے ۱۵۔ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء تک ہیں انکی ذلت کا وعدہ دیا۔ اس وعدہ الہٰی کے مطابق مخالفین کو سخت ذلت پہنچی وہ اس طرح کہ ان کے سرگروہ بٹالوی نے جس نے خونی مہدی کی آمد کے انکار کے باعث حضرت مسیح موعودؑ پر فتویٰ کفر لگایا تھا خود ایک انگریزی رسالہ خفیہ طور پر گورنمنٹ میں بھیجنے کے لئے لکھا جس میں لکھا تھا کہ آمد مہدی کی تمام حدیثیں غلط ہیں اور وہ کسی ایسے مہدی کے آنے کا منتظر نہیں نہ ایسا عقیدہ رکھتا ہے چونکہ انکار مہدیٔ خونی کی آمد کے باعث اُس نے حضرت مسیح موعودؑ پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ اس لئے جب یہ خفیہ رسالہ حضرت مسیح موعودؑ کو کسی ذریعہ سے ہاتھ لگا تو حضورؑ نے ایک استفتاء تیار کر کے علماء مکفرین سے ایسے شخص کے بارے میں فتوے طلب کیا تمام نے بالاتفاق ایسے شخص کو کافر ٹھیرایا اور اس طرح بٹالوی نامراد جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا کے مطابق خود اسی الزام کے نیچے آکر اپنے بھائی مکفرین علماء میں سخت ذلیل ہؤا ✢

۱۲۔ دسمبر ۱۸۹۸ء بوقت شب	(۱۱۴) اَلسُّهَيْلُ الْبَدْرِيُّ (ترجمہ) بدر کی مانند روشن ستارہ۔ (تشریح) سہیل وہ ستارہ ہے جسکو ولد الزنا کش بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ جب وہ

طلوع ہوتا ہے تو تکونی کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ ابوالفضل نے اسی ستارہ کی نسبت لکھا ہے ؎ ولد الزنا کش آمد چو ستارۂ یمانی۔ (الحکم جلد ۳ نمبر ۔ صفحہ ۶ کالم ۲) ✢

فروری ۱۸۹۸ء	(۱۱۵) اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا

بِاَنْفُسِهِمْ اِنَّهٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ (ترجمہ) مرضیں پھیلیں گی اور جانیں ضائع ہونگی۔ تحقیق اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنے نفسوں کو نہ بدلیں اُس نے اِس بستی کو پناہ دی۔ (الحکم جلد ۵ نمبر ۱۱ صفحہ ۱۲ کالم ۲) (تشریح دربارہ پھیلنے طاعون کے ہے +

آخیر ۱۸۹۸ء (۱۱۶) تیری عزت اور جان سلامت رہے گی اور دشمنوں کے حملے جو اس بدغرض کے لئے ہیں اُن سے تجھے بچایا جائیگا (تریاق القلوب صفحہ ۷۹) (تشریح) منشی محمد بخش ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ کی رپورٹ کی بنا پر ایک مقدمہ حضرت مسیح موعودؑ پر بعدالت مسٹر ڈوئی صاحب مجسٹریٹ ضلع گورداسپور چلایا گیا جو فروری ۱۸۹۹ء کو بحق حضرت مسیح موعودؑ فیصلہ ہوا اور حاکم عدالت نے حضورؑ کو اُس الزام سے بری کر دیا +

۱۸۹۸ء (۱۱۷) اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ اَنْتَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا۔ وَاَنْتَ مَعِیَ یَا اِبْرَاھِیْمُ یَاْتِیْکَ نُصْرَتِیْ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ۔ یَا اَرْضُ ابْلَعِیْ مَاءَکِ غِیْضَ الْمَاءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّھَا الْمُجْرِمُوْنَ اِنَّا تَجَالَدْنَا فَانْقَطَعَ الْعَدُوُّ وَاَسْبَابُہٗ۔ وَیْلٌ لَّھُمْ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ۔ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ وَلَوْ نُوْثِقُ وَاِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْاَبْرَارِ۔ وَاِنَّہٗ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرٌ۔ شَاھَتِ الْوُجُوْہُ۔ اِنَّہٗ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَاِنَّہٗ فَتْحٌ عَظِیْمٌ۔ اَنْتَ اِسْمِیَ الْاَعْلٰی۔ وَاَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ مَحْبُوْبِیْنَ۔ اِخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ۔ قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ (ترجمہ) خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے اور انکے ساتھ جو محسن ہیں۔ اور تو پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ اور تو میرے ساتھ ہی اے ابراہیم۔ میری مدد تجھے پہنچے گی۔ میں رحمان ہوں۔ اے زمین اپنے پانی کو (یعنی خلاف واقعہ اور فتنہ انگیز شکایتوں کو جو زمین پر پھیلائی گئی ہیں) نگل جا۔ پانی خشک ہوگیا اور بات کا فیصلہ ہوا تجھے سلامتی ہے یہ رب رحیم نے فرمایا۔ اور اے ظالمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔ ہم نے دشمن کو مغلوب کیا اور اُس کے تمام اسباب کاٹ دیئے۔ اُن پر واویلا ہے کیسے افترا کرتے ہیں۔ ظالم اپنے ہاتھ کاٹیگا

اور اپنی شرارتوں سے روکا جائے گا۔ اور خدا نیکوں کے ساتھ ہوگا اور وہ اُنکی مدد پر قادر ہے۔ مُنہ بگڑ جائینگے۔ خدا کا یہ نشان ہے اور یہ فتح عظیم ہے تو میرا وہ اسم ہے جو سب سے بڑا ہے اور تو محبوبین کے مقام پر ہے۔ مَیں نے تجھے اپنے لئے چُنا۔ کہہ میں مامور ہوں اور تمام مومنوں سے پہلا ہوں (حقیقت المہدی صفحہ ۱۲-۱۳۔ تریاق القلوب صفحہ ۸۰-۸۱) تفصیل کے لئے تریاق القلوب صفحہ ۷۹ تا ۸۷ دیکھو) +

سنہ ۱۸۹۸ء

(۱۱۸) سَیُغْفَرُ (ترجمہ)

(تشریح) خواجہ جمال الدین صاحب بی۔ اے (برادر خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے) جو ہماری جماعت میں داخل ہیں۔ جب امتحان منصفی میں فیل ہوئے اور اُن کو بہت ناکامی اور ناامیدی لاحق ہوئی۔ اور سخت غم ہوا۔ تو اُن کی نسبت مجھے (یہ) الہام ہوا یعنی اللہ تعالےٰ اُن کے اس غم کا تدارک کرے گا۔ چنانچہ اس کے مطابق وہ جلد ریاست کشمیر میں ایک ایسے عہدہ پر ترقی یاب ہوئے جو عہدہ منصفی سے ان کے لئے بہتر ہوا یعنی وہ تمام ریاست جموں و کشمیر کے انسپکٹر مدارس ہو گئے اور اب تک اسی عہدہ پر قائم ہیں (نزول المسیح صفحہ ۲۱۳)۔

سنہ ۱۸۹۸ء

(۱۱۹) بَرَّقَ طِفْلِی بَشِیْرٌ (ترجمہ) میرے لڑکے بشیر (احمدؐ) کی آنکھیں اچھی ہو گئیں (تشریح) ایک دفعہ ہمارے لڑکے بشیر احمدؐ کی آنکھیں بہت خراب ہو گئی تھیں پلکیں گر گئی تھیں اور پانی بہتا رہتا تھا آخر ہم نے دُعا کی تو (یہ) الہام ہوا۔ اس الہام کے ایک ہفتہ بعد اللہ تعالےٰ نے اُس کو شفا دیدی اور آنکھیں بالکل تندرست ہو گئیں اس سے پہلے کئی سال انگریزی اور یونانی علاج کیا گیا تھا مگر کچھ فائدہ نہیں ہوتا تھا بلکہ حالت ابتر ہوتی جاتی تھی۔ (نزول المسیح صفحہ ۲۳۰) +

سنہ ۱۸۹۸ء ایام قحط میں

(۱۲۰) فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ۔ (ترجمہ) سو آسمانوں اور زمین کے رب کی قسم ہے کہ یہ سچی بات ہے (الحکم جلد ۲ نمبر ۲۶-۲۷ صفحہ ۱۱) +

الہامات ۱۸۹۹ء

یکم جنوری ۱۸۹۹ء

(۱۲۱) یَخِرُّوْنَ سُجَّدًا۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اِنَّا کُنَّا خَاطِئِیْنَ (ترجمہ) سجدہ میں گرینگے کہ اے ہمارے خدا ہمیں بخش کیونکہ ہم خطا پر تھے (تشریح) جس طرح کوئی آمنے سامنے کھڑے ہو کر دشمن کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے ایسا ہی خدا تعالےٰ نے میری تائید میں کیا ہے جس قطعی اور یقینی طور پر اب لوگوں نے نشان دیکھے۔ یہ نمونہ نبوت کے زمانہ کے بعد کبھی کسی کی آنکھ نے نہیں دیکھا۔ خدا نے کھلے کھلے طور پر اپنا زور بازو دکھلایا۔ اور بہت سے نشان غیب گوئی اور قدرت نمائی کے دکھلائے۔ شریر اور مفسد اور ناپاک طبع چاہتے ہیں کہ خدا کے اُن نشانوں کو خاک میں ملادیں۔ مگر خدا اُن نشانوں کو قوموں میں پھیلائے گا۔ اور ان کے ساتھ اور نشان ملائے گا۔ وہ وقت آتا ہے بلکہ آچکا کہ جو لوگ آسمانی نشانوں سے جو خدا تعالےٰ اپنے بندہ کی معرفت ظاہر کر رہا ہے۔ مُنکر ہیں بہت شرمندہ ہونگے اور تمام تاویلیں اُن کی ختم ہو جائینگی۔ ان کو کوئی گریز کی جگہ نہیں رہے گی۔ تب وہ جو سعادت سے کوئی مخفی حصہ رکھتے ہیں وہ حصہ جوش میں آئے گا وہ سوچیں گے کہ یہ کیا سبب ہے کہ ہر ایک بات میں ہم مغلوب ہیں نصوص کے ساتھ ہم مقابلہ نہیں کر سکے عقل ہماری کچھ مدد نہیں کرتی۔ آسمانی تائید ہمارے شامل حال نہیں تب وہ پوشیدہ طور پر دُعا کرینگے اور خدا تعالےٰ کی رحمت ان کو ضائع ہونے سے بچالے گی۔ قبل اس کے جو وہ زمانہ آوے۔ خدا تعالےٰ نے مجھے خبر دیدی ہے کہ بہت سے اس جماعت سے میں سے ہیں جو ابھی اس جماعت سے باہر اور خدا کے علم میں اس جماعت میں داخل ہیں بار بار ان لوگوں کی نسبت یہ الہام ہوا ہے (ایام الصلح صفحہ ۱۷۷) +

۲۱۔ رمضان المبارک ۱۳۱۶ھ جمعہ کی رات

(۱۲۲) رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (ترجمہ میرا رب اعلےٰ شان والا ہے میرا رب اعلےٰ شان والا ہے) حقیقۃ المہدی صفحہ ۱۱۔ کشف نمبر ۵۹

۱۰- مارچ ۱۸۹۹ء	(۱۲۳) میںنوں کوئی نہیں کہہ سکدا۔ کہ ایسی آئی جسنے ایہہ مصیبت پائی (الحکم جلد ۷ نمبر ۱۲۔ صفحہ ۲ کالم ۱ رویا نمبر ۶۰ در بارہ نواب مبارکہ بیگم) +
۱۳- اپریل ۱۸۹۹ء	(۱۲۴)(۱) اِصْبِرْ مَلِيًّا سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا ذَكِيًّا (ترجمہ) کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر۔ کہ میں تجھے ایک پاک لڑکا عنقریب عطا کرونگا + (ب) رَبِّ اَصِحَّ زَوْجَتِيْ هٰذِهٖ (ترجمہ) اے

میرے خدا میری اس بیوی کو بیمار ہونے سے بچا۔ اور بیماری سے تندرست کر۔ (تاریخ نزول ۱۳- اپریل ۱۸۹۹ء) +

۱۳- جون ۱۸۹۹ء	(ج) اِنِّيْ اَسْقُطُ مِنَ اللّٰهِ وَاُصِيْبُهٗ كَفٰى هٰذَا (ترجمہ) اب میرا وقت آگیا۔ اور میں اب خدا کی طرف سے اور خدا کے ہاتھوں سے زمین پر گرونگا اور پھر اُسی کی طرف جاؤنگا۔ یہ

کافی ہے + (تشریح) یہ الہامات در بارہ پیدایش صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ہوئے (مفصل کے لئے تریاق القلوب صفحہ ۴۰ تا ۴۴ دیکھو) +

۱۷- مئی ۱۸۹۹ء	(۱۲۵) يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ۔ اِنَّ رَبِّيْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ (ترجمہ) اے حی۔ اے قیوم تیری رحمت سے فیاض رسی چاہتا ہوں۔ تحقیق میرا رب آسمانوں اور زمین

کا رب ہے (منقول از خط مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم محررہ ۲۳- جون ۱۸۹۹ء مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۲ صفحہ ۸ کالم ۳- رویا نمبر ۶۱) +

۱۹- مئی ۱۸۹۹ء	(۱۲۶) اِنَّا نَعْلَمُ الْاَمْرَ وَاِنَّا عَالِمُوْنَ۔ سَيُبْدَى الْاَمْرُ وَنَنْسِفَنَّ نَسْفًا۔ (ترجمہ) ہم یقیناً اصل بات جانتے ہیں۔ اور بیشک ہم جاننے والے ہیں وہ بات عنقریب ظاہر کردی جائے گی

اور یقیناً ہم ذرہ ذرہ کرکے اُڑا دینگے (خط مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم محررہ ۲۳- جون ۱۸۹۹ء مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۲ صفحہ ۸ کالم ۳) +

(۱۲۷) قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِيْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ

مُسْلِمُوْنَ۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ وَقُلْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (اَیْ مُرْسَلٌ مِّنَ اللّٰهِ) (ترجمہ) کہہ میرے پاس اللہ تعالےٰ کی شہادت ہے پس کیا تم ایمان لاؤ گے۔ کہہ میرے پاس اللہ تعالےٰ کی شہادت ہے پس کیا تم اسے مانو گے۔ کہہ اگر تم اللہ تعالےٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو پس میری پیروی کرو۔ اللہ تعالےٰ تم سے محبت کرے گا۔ اور کہہ اے تمام لوگو میں تم سب کی طرف اللہ تعالےٰ کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہوں (اشتہار "معیار الاخبار" مطبوعہ ۱۹۔ جون ۱۸۹۹ء مطبع ضیاء الاسلام قادیان) +

۳۰۔ جون ۱۸۹۹ء بروز جمعہ

(۱۲۸) بیہوشی۔ پھر غشی پھر موت (از خط مولوی عبدالکریم صاحب مطبوعہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۳ صفحہ ۵ کالم ۳) (تشریح) جمعہ کے دن معمولاً حضرت مسیح موعودؑ مہندی لگائے بیٹھے تھے کہ یہ الہام ہوا۔ اس پر حضورؑ نے فرمایا یہ کسی ایسے دوست کی نسبت خبر سنائی گئی ہے جس کی نسبت سننے سے ہمیں حزن ہو۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ الہام حضور کے مخلص خادم جناب ڈاکٹر بوڑے خان سکنہ قصور کے بارے میں تھا جن کی وفات بعینہ بموجب الہام واقع ہوئی +

۶۔ جولائی ۱۸۹۹ء

(۱۲۹) (ا) يَاْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ (ترجمہ) تیرے پاس ہر ایک دُور کے راستے سے آوینگے۔

(ب) لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ وَرَحْمَتُهٗ عَلَيَّ لَاُلْقِيَ رَاْسِيْ فِيْ هٰذَا الْكَنِيْفِ (ترجمہ) اگر خدا کا فضل و رحمت مجھ پر نہ ہوتی تو میرا سر اس پاخانہ میں ڈالا جاتا (خط مولوی عبدالکریم صاحب مطبوعہ الحکم جلد ۳ نمبر ۲۴ صفحہ ۴ کالم ۲۔ کشف نمبر ۶۳) +

۲۷۔ اگست ۱۸۹۹ء

(۱۳۰) خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھاوے اور تیرے نام کی خوب چمک آفاق میں دکھاوے (ب) آسمان سے کئی تخت اُترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔

تاریخ نزول ۲۷۔ اگست ۱۸۹۹ء چار بجے بعد دوپہر) (ج) دشمنوں

سے ملاقات کرتے وقت ملائکہ نے تیری مدد کی (تاریخ نزول ۲۹ راگست ۱۸۹۹ء) (د) رحمت الہی کے چپکے سامان (تاریخ نزول ۳۰ راگست ۱۸۹۹ء) (منقول از خط مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم مندرجہ الحکم جلد ۳ نمبر ۳۲ صفحہ ۵ کالم ۳)

(۱۳۱) رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ (ترجمہ) اے ہمارے خدا تو ان لوگوں میں ہمیں لکھ لے جنھوں نے تیرے مامور اور تیرے بھیجے ہوئے کی سچائی پر گواہی دی (تریاق القلوب صفحہ ۵۹ حاشیہ ۱۲ ستمبر ۱۸۹۹ء)

(روز شنبہ وقت ایک بجے وقت نماز ظہر)

(۱۳۲) ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب۔ لَكَ خِطَابُ الْعِزَّةِ ایک بڑا نشان اسکے ساتھ ہوگا (ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۴ صفحہ ۱۔ ۱۴ ستمبر ۱۸۹۹ء)

(۱۳۳) اِنَّا اَخْرَجْنَا لَكَ زُرُوْعًا يَا اِبْرَاهِيْمُ (ترجمہ) اے ابراہیم ہم تیرے لئے ربیع کی کھیتیاں اگائینگے (تشریح) زروع زرع کی جمع ہے۔ اور زرع عربی زبان میں ربیع کی کھیتی یعنی گندم و جو وغیرہ کو کہتے ہیں مگر آثار ایسے نہیں ہیں۔ کہ یہ الہام اپنے ظاہر معنوں کے رو سے پورا ہو کیونکہ ربیع کی تخم ریزی کے ایام گویا گزر گئے لہذا مجھے صرف اجتہاد سے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں کہ تجھے کیا غم ہے تیری کھیتیاں تو بہت نکلینگی یعنی ہم تیری تمام حاجات کے متکفل ہیں (نوٹ از مولف البشریٰ) میرے خیال میں اس الہام کے یہ معنے بھی لئے جا سکتے ہیں۔ کہ جن ممالک میں ربیع کی فصل خصوصاً ہوتی ہے ان میں مسیح موعودؑ کی تبلیغ زیادہ پھیلیگی۔ یا یہ کہ ربیع کی فصل کی طرح مسیح موعودؑ کے پیرو بڑھینگے ان ہر دو کی تائید اس سے بھی ہو سکتی ہے کہ پنجاب نے جہاں ربیع کی فصل خصوصاً مشہور ہے۔ حضرت مسیح موعود کی تعلیم سے خاص حصہ لیا۔ اور دوسرے پہلو میں ۱۸۹۹ء کے بعد سلسلہ احمدیہ میں خارق عادت طور پر ترقی ہونی شروع ہوئی واللہ اعلم (تریاق القلوب ضمیمہ نمبر ۴ صفحہ ۲ حاشیہ ۱۹ ستمبر ۱۸۹۹ء)

(۱۳۴) قیصر ہند کی طرف سے شکریہ (تشریح) یہ الہام متشابہات میں سے ہے اور یہ ایسا لفظ ہے کہ حیرت میں ڈالتا ہے کیونکہ میں ایک گوشہ نشین آدمی ہوں اور ہر یک قابل پسند خدمت سے عاری اور قبل از موت اپنے تئیں مردہ سمجھتا ہوں میرا شکریہ کیسا (تریاق القلوب ضمیمہ نمبر ۲ صفحہ ۴ راکتوبر ۱۸۹۹ء)

(۱۳۵) مبشروں کا زوال نہیں ہوتا۔ گورنر جنرل کی پیشگوئیوں کے پورا ہونیکا وقت آگیا

(الحکم جلد ۳ نمبر ۴۰ صفحہ ۶ کالم ۲) (اکتوبر ۱۸۹۹ء)

الہامات ۱۹۰۰ء

(۳) اِنَّ الرَّحٰی تَدُوْرُ وَیُنْزِلُ الْقَضَاءُ۔ اِنَّ فَضْلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ وَّلَیْسَ لِاَحَدٍ
اَنْ یَّرُدَّ مَا اَتٰی۔ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْٓ اِنَّہٗ لَحَقٌّ لَایَتَبَدَّلُ وَلَا یَخْفٰی۔ وَیَنْزِلُ مَا
تَعْجَبُ مِنْہُ۔ وَحْیٌ مِّنْ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰی۔ اِنَّ رَبِّیْ لَایَضِلُّ وَلَا یَنْسٰی
ظَفَرٌ مُّبِیْنٌ۔ وَاِنَّمَا یُؤَخِّرُھُمْ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی۔ اَنْتَ مَعِیْ وَاَنَا
مَعَکَ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْہُ فِیْ غَیِّہٖ یَتَمَطّٰی۔ اِنَّہٗ مَعَکَ وَاِنَّہٗ یَعْلَمُ السِّرَّ
وَمَا اَخْفٰی۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یَعْلَمُ کُلَّ شَیْئٍ وَّیَرٰی۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ
اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ یُحْسِنُوْنَ الْحُسْنٰی۔ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اَحْمَدَ اِلٰی قَوْمِہٖ
فَاَعْرَضُوْا وَقَالُوْا کَذَّابٌ اَشِرٌ۔ وَجَعَلُوْا یَشْھَدُوْنَ عَلَیْہِ وَیَسِیْلُوْنَ
اِلَیْہِ کَمَآءٍ مُّنْھَمِرٍ۔ اِنَّ حِبِّیْ قَرِیْبٌ اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّسْتَتِرٌ (ترجمہ) یقیناً
چکی پھریگی اور قضاء نازل ہو گی یقیناً خدا کا فضل آنیوالا ہے اور کسی کی شان نہیں کہ ردّ
کرے اسے جو آگیا۔ کہدے ہاں میرے رب کی قسم وہ یقیناً حق ہے۔ وہ نہ بدلیگا۔ اور نہ مخفی
رہیگا اور اتریگا جس سے تو اچنبھے میں رہجائیگا۔ یہ وحی ہے جو بلند آسمانوں کے رب
سے ہے میرا رب نہ بہکتا ہے اور نہ بھولتا ہے فتح مبین ہے اور انہیں ایک وقت مقرر
تک ڈھیل دے رکھی ہے تو میرے ساتھ ہے۔ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ کہدے
اللہ پھر اسے چھوڑ دے کہ تا وہ اپنے ناز میں مٹک مٹک کر چلا کرے۔ وہ تیرے ساتھ ہے
اور وہ جانتا ہے سِرّ کو اور اس سے بھی زیادہ پوشیدہ چیز کو کوئی معبود نہیں بجز
اسکے اور وہ ہر شے کو جانتا اور دیکھتا ہے اللہ اُنکے ساتھ ہے جو تقوےٰ اختیار کرتے
ہیں۔ اور وہ جو نیکی کو سنوار کر کرتے ہیں۔ ہمنے احمد کو بھیجا اسکی قوم کی طرف پس انہوں
نے اعراض کیا اور کہا جھوٹا خود پسند ہے اور اسکے خلاف شہادت دیتے اور اس کی
طرف جرار پانی کی طرح دوڑتے میرا محبوب قریب ہے وہ قریب ہے مگر چھپا ہوا (تشریح
از مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم) برادران کل (۵ جنوری ۱۹۰۰ء) عجیب اور غیر معمولی
روز قادیان میں تھا۔ ہمارے ... ہمارے ... ئے یوں تو جو عنایتیں اور کرم ہماری حال
پر سدا مبذول فرماتے ہیں وہ کچھ کم یادگار اور شکریہ کے قابل نہیں۔ مگر کل اُن کے

انتقامی قوت اور سبعی جوش نے ایک نئی اور غیر مترقب راہ نکالی۔ ہماری مسجد کو آنے والی اور شارع عام گلی کو کچی اینٹوں سے پاٹ دیا۔ اور اس راہ میں کانٹے بچھانیوالے پہلوں کے نقش قدم کی پوری پیروی کی۔ اب ہمارے مہمان گاؤں کے گرد چکر لگا کر اور بڑا پھیر کھا کر مسجد مبارک میں آتے ہیں حضرت اقدس کو کل معمولاً درد سر تھا اور ہمنے بھی عادتاً یقین کر لیا تھا کہ تحریک تو ہو ہی گئی ہے۔ اب خدا کا کلام نازل ہوگا۔ ظہر کے وقت آپ مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا سر درد بہت ہے دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھ لیجائیں۔ نماز پڑھکر اندر تشریف لے گئے۔ اور سلسلہ الہام شروع ہؤا۔ اور مغرب تک تار بندھا رہا مغرب کو تشریف لائے اور الہام اور کلام الٰہی پر بہت دیر تک گفتگو کرتے رہے کہ کس طرح خدا کا کلام نازل ہوتا ہے اور ملہم کو اسپر کیسا یقین ہوتا ہے۔ کہ یہ خدا تعالےٰ کے الفاظ ہیں اگرچہ دوسرے لوگ اسکی کیفیت نہ سمجھ سکیں۔ اور پھر ان الہاموں کی قافیہ بندی پر تقریر کرتے رہے۔ اور فرمایا کہ قرآن کی عظمت اس سے سمجھ میں آتی ہے۔ اور اس کی عبارت کا مقفی و مسجع ہونا اور اسکی خوبی اس طریق سے سمجھ میں آسکتی ہے (از خط مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم مندرجہ الحکم جلد ۴ نمبر ۳ صفحہ ۱۰ (۵ رجنوری ۱۹۰۰ء)

(۳۷) (ا) كَلَامٌ اُفْصِحَتْ مِنْ لَّدُنْ رَبٍّ كَرِيْمٍ (ترجمہ) اس کلام میں خدا تعالےٰ کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے (ب) خطبہ الہامیہ کی عربی عبارت الہامی ہے (ج) مبارک (تشریح

عید الضحےٰ مورخہ ۱۱ر اپریل ۱۹۰۰ء کو حضرت خداوند تبارک و تعالےٰ کی طرف سے حکم ہؤا کہ عربی خطبہ پڑھو۔ جس پر حضور نے اللہ تعالےٰ کے ایماء و القا کے موافق قریباً دو گھنٹہ تک ایک فصیح و بلیغ عربی خطبہ پڑھا۔ جب اسے پڑھنے کے لئے حضور تیار ہوئے تو حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم و حضرت مولٰنا مولوی نور الدین صاحبکو حکم دیا۔ کہ وہ قریب تر ہو کر اس خطبہ کو لکھیں۔ اثنائے خطبہ میں حضرت اقدس ؑ نے یہ بھی فرمایا۔ کہ اب لکھ لو پھر یہ لفظ جاتے رہینگے بعد خطبہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے حسب درخواست احباب اسکا ترجمہ سنانا شروع کیا۔ اسی اثنا میں حضرت مسیح موعود فرط جوش کے ساتھ سجدہ شکر میں جا پڑے آپ کے ساتھ تمام احباب نے بھی سجدہ شکر ادا کیا۔ سجدہ سے سر اٹھا کر حضرت اقدس ؑ نے فرمایا کہ ابھی میںنے سرخ الفاظ

میں لکھا دیکھا ہے کہ "مباسالک" یہ گویا قبولیت الہی کا نشان ہے۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے ترجمہ سنانے سے پیشتر حضرت اقدسؑ نے فرمایا تھا۔ کہ اس خطبہ کو کل عرفہ کے دن اور عید کی رات میں جو مینے دعائیں کی ہیں۔ انکی قبولیت کے لئے نشان رکھا گیا تھا۔ کہ اگر میں یہ خطبہ عربی زبان میں ارتجالاً پڑھ گیا۔ تو وہ ساری دعائیں قبول سمجھی جائینگی۔ الحمدللہ کہ وہ ساری دعائیں بھی خداتعالے کے وعدہ کے موافق قبول ہوگئیں (الحکم جلد ۴ نمبر ۱۶ صفحہ ۵

(۱۳ اپریل ۱۹۰۰ء بروز عید اضحی)

(۱۳۸) **مبارک وہ آدمی جو اس دروازہ کی راہ سے داخل ہو** (تشریح از حضرت مسیح موعودؑ) اس خط کے لکھنے کے وقت میں جو ایوب بیگ مرحوم کی طرف توجہ تھی کہ وہ کیونکر ہماری آنکھوں سے ناپدید ہو گیا۔ اور تمام تعلقات کو خواب وخیال کر گیا کہ یکدفعہ یہ الہام ہوا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عزیزی ایوب بیگ کی موت نہایت نیک طور پر ہوئی ہے اور خوش نصیب وہ ہے جس کی ایسی موت ہو (از خط حضرۃ مسیح موعودعو بنام ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب محررہ یکم مئی ۱۹۰۰ء مطبوعہ الحکم جلد ۴ نمبر ۱۶ صفحہ ۴)

(یکم مئی ۱۹۰۰ء)

(۱۳۹) سُبْحَانَ اللّٰہِ اَنْتَ وَقَارُہٗ۔ فَکَیْفَ یَتْرُکُکَ۔ اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ فَاخْتَرْنِیْ قُلْ رَبِّ اِنِّیْ اخْتَرْتُکَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ (ترجمہ) خدا ہر ایک عیب سے پاک ہے۔ اور تو اسکا وقار ہے۔ پس وہ تجھے کیونکر چھوڑ دے۔ میں ہی خدا ہوں تو سراسر میرے لئے ہو جا۔ تو کہہ اے میرے رب مینے تجھے ہر چیز پر اختیار کیا (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۲)

(۱۹۰۰ء سے قبل)

(۱۴۰) سَیَقُوْلُ الْعَدُوُّ لَسْتَ مُرْسَلًا سَنَاْخُذُہٗ مِنْ مَارِنٍ اَوْخُرْطُوْمٍ وَاِنَّا مِنَ الظَّالِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْہِ یَا لَیْتَنِیْ اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا۔ وَقَالُوْا سَیُقْلَبُ الْاَمْرُ وَمَا کَانُوْا عَلَی الْغَیْبِ مُطَّلِعِیْنَ۔ اِنَّا اَنْزَلْنٰکَ وَکَانَ اللّٰہُ قَدِیْرًا۔ (ترجمہ) دشمن کہیگا کہ تو خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ ہم اسکو ناک سے پکڑیں گے (یعنی

دلائل قاطعہ سے اسکا دم بند کر دینگے) اور ہم جزا کے دن ظالموں سے بدلہ لینگے۔ میں اپنی فوجوں کے ساتھ تیرے پاس ناگہانی طور پر آؤنگا (یعنی جس گھڑی تیری مدد کیجائیگی۔ اس گھڑی کا تجھے علم نہیں) اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹیگا۔ کہ کاش میں اس خدا کے بھیجے ہوئے سے مخالفت نہ کرتا اور اسکے ساتھ رہتا۔ اور کہتے ہیں کہ یہ جماعت منتفرق ہو جائے گی۔ اور بات بگڑ جائیگی حالانکہ انکو غیب کا علم نہیں دیا گیا۔ تو ہماری طرف سے ایک برہان ہے۔ اور خدا قادر تھا کہ ضرورت کے وقت میں اپنی برہان ظاہر کرتا (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۲)

قبل از جون ۱۹۰۰ء

(۱۴۱) اَنْتَ قَابِلٌ یَاْتِیْکَ وَابِلٌ اِنِّیْ حَاشِرٌ کُلَّ قَوْمٍ یَاْتُوْنَکَ جُنُبًا۔ وَاِنِّیْ اَنَرْتُ مَکَانَکَ۔ تَنْزِیْلٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ۔ بَلَجَتْ اٰیَاتِیْ اَنْتَ مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ۔ طَیِّبٌ مَّقْبُوْلُ الرَّحْمٰنِ۔ وَاَنْتَ اِسْمِیَ الْاَعْلٰی۔ بُشْرٰی لَکَ فِیْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ اَنْتَ مِنِّیْ یَا اِبْرَاھِیْمُ۔ اَنْتَ الْقَائِمُ عَلٰی نَفْسِہٖ مَظْھَرُ الْحَیِّ۔ وَاَنْتَ مِنِّیْ مَبْدَءُ الْاَمْرِ۔ اَنْتَ مِنْ مَّائِنَا وَھُمْ مِّنْ فَشَلٍ۔ اَمْ یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِیْعٌ مُّنْتَصِرٌ سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الصِّھْرَ وَالنَّسَبَ اَنْذِرْ قَوْمَکَ وَقُلْ اِنِّیْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ..... قَالُوْا لَنُھْلِکَنَّکَ قَالَ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمْ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ وَاِنِّیْ اُمَوِّجُ مَوْجَ الْبَحْرِ۔ اِنَّ فَضْلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ وَّلَیْسَ لِاَحَدٍ اَنْ یَّرُدَّ مَا اَتٰی قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّہٗ لَحَقٌّ لَا یَتَبَدَّلُ وَلَا یَخْفٰی۔ وَیَنْزِلُ مَا تَعْجَبُ مِنْہُ وَحْیٌ مِّنْ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰی۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یَعْلَمُ کُلَّ شَیْءٍ وَّیَرٰی۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ یُحْسِنُوْنَ الْحُسْنٰی۔ تُفَتَّحُ لَھُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَھُمْ بُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا۔ اَنْتَ تُرَبّٰی فِیْ حِجْرِ النَّبِیِّ۔ وَاَنْتَ تَسْکُنُ قُنَنَ الْجِبَالِ وَاِنِّیْ مَعَکَ فِیْ کُلِّ حَالٍ (ترجمہ) تو قابلیّت رکھتا ہے۔ اسلئے تو ایک بزرگ بارش کو پائیگا۔ میں ہر ایک قوم میں سے گروہ کے گروہ تیری طرف بھیجونگا۔ مینے تیرے مکان کو روشن کیا یہ اس خدا کا کلام ہے جو عزیز اور رحیم ہے (اور اگر کوئی کہے کہ کیونکر ہم جانیں۔ کہ یہ خدا کا کلام ہی تو ان کے لئے یہ علامت ہے کہ یہ کلام) نشانوں کے ساتھ اُترا ہے . . . . تو علم کا شہر ہے طیب اور خدا کا مقبول اور تو میرا سب سے بڑا نام ہے تجھے ان دنوں میں خوشخبری ہو اے ابراہیم تو مجھسے ہے اُس امر مقصود کا مبدء ہے۔ اور تو ہمارے پانی سے ہے اور دوسرے لوگ فشل سے کیا یہ

کہتے ہیں۔ کہ ہم ایک بڑی جماعت ہیں انتقام لینے والی یہ سب بھاگ جائینگے اور پیٹھ پھیر لینگے
وہ خدا قابل تعریف ہے جس نے تجھے دامادی و آبائی عزت بخشی۔ اپنی قوم کو ڈرا اور کہہ کہ میں
خدا کی طرف سے ڈرانیوالا ہوں۔ اور لوگوں نے کہا۔ کہ ہم تجھے ہلاک کرینگے۔ مگر خدا نے اپنے بندے
کو کہا کہ کچھ خوف کی جگہ نہیں۔ میں اور میرے رسول غالب ہونگے۔ میں سمندر کی طرح موجزنی کرونگا
خدا کا فضل آنیوالا ہے۔ اور کوئی نہیں جو اسکو رد کر سکے اور کہہ خدا کی قسم یہ بات سچ ہے۔ اس
میں تبدیلی نہیں ہوگی۔ اور نہ وہ چھپی رہیگی۔ اور وہ امر نازل ہوگا۔ جس سے تو تعجب کریگا۔ یہ
خدا کی وحی ہے جو اونچے آسمانوں کے بنانے والا ہے۔ اسکے سوا کوئی خدا نہیں۔ ہر ایک چیز
کو جانتا ہے اور دیکھتا ہے۔ اور وہ خدا انکے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے ہیں۔ اور نیکی کو نیک
طور پر ادا کرتے ہیں۔ اور اپنے نیک عملوں کو خوبصورتی کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ وہی ہیں
جنکے لئے آسمان کے دروازے کھولے جائینگے اور دنیا کی زندگی میں بھی انکو بشارتیں ہیں۔ تو نبی کی کنار
عاطفت میں پرورش پا رہا ہے اور میں ہر حال میں تیرے ساتھ ہوں (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۲)

(قبل از جون ۱۹۰۰ء)

(۱۴۲) وَقَالُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ۔ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ یُجَوِّحُ الدِّیْنَ۔ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ
وَزَھَقَ الْبَاطِلُ۔ قُلْ لَوْ کَانَ الْاَمْرُ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ لَوَجَدْتُمْ فِیْهِ اخْتِلَافًا
کَثِیْرًا ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ وَتَھْذِیْبِ الْاَخْلَاقِ
. . . لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآءُ ھُمْ وَلِتَدْعُوْا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ۔ عَسَی اللّٰهُ اَنْ
یَّجْعَلَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مَّوَدَّةً . . . . اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ فَاعْبُدْنِیْ وَلَا تَنْسَنِیْ
وَاجْتَھِدْ اَنْ تَصِلَنِیْ وَاسْئَلْ رَبَّكَ وَكُنْ سَئُوْلًا۔ اَللّٰهُ وَلِیٌّ حَنَّانٌ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ
فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَهٗ تَحْکُمُوْنَ نَزَّلْنَا عَلٰی ھٰذَا الْعَبْدِ رَحْمَةً . . . . . ذَرْنِیْ وَ
الْمُکَذِّبِیْنَ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔ اِنَّ یَوْمِیْ لَفَصْلٌ عَظِیْمٌ . . . . وَاِنِّیْ رَافِعُكَ
اِلَیَّ۔ وَیَاْتِیْكَ نُصْرَتِیْ۔ اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ ذُو السُّلْطَانِ (ترجمہ) اور کہتے ہیں کہ یہ بناوٹ ہے۔
اور یہ شخص دین کی بیخکنی کرتا ہے کہہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا کہہ اگر یہ امر خدا کی طرف سے نہ
ہوتا۔ تو تم اس میں بہت سا اختلاف پاتے (یعنی خدا تعالےٰ کے کلام سے اسکے لئے کوئی
تائید نہ ملتی۔ اور دلائل حقہ میں سے کوئی دلیل اسپر قائم نہ ہو سکتی۔ اور اس میں ایک نظام اور
ترتیب اور علمی سلسلہ اور دلائل کا ذخیرہ جو پایا جاتا ہے یہ ہرگز نہ ہوتا۔ اور آسمان اور زمین میں سے

جو کچھ اسکے ساتھ نشان جمع ہو رہے ہیں ان میں سے کچھ بھی نہ ہوتا) خدا وہ خدا ہے۔ جس نے اپنے رسول کو (یعنی اس عاجز کو) ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔ تا تو ان لوگونکو ڈراوے۔ جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے۔ اور تا دوسری قوموں کو دعوت دین کرے عنقریب ہے کہ خدا تم میں اور تمہارے دشمنوں میں دوستی کر دیگا . . . . میں خدا ہوں میری پرستش کر اور میرے تک پہنچنے کے لئے کوشش کرتا رہ۔ اپنے خدا سے مانگتا رہ۔ اور بہت مانگنے والا ہو۔ خدا دوست اور مہربان ہے۔ اسنے قرآن سکھلایا۔ پس تم قرآن کو چھوڑ کر کس حدیث پر چلو گے۔ ہمنے اس بندے پر رحمت نازل کی ہے . . . . . مکذبین کے لئے مجھکو چھوڑ دے۔ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا میرا دن بڑے فیصلہ کا دن ہے . . . . . . اور میں تجھے اپنی طرف اٹھاؤنگا (یعنی تیرا رفع الی اللہ دنیا پر ثابت کرونگا) اور میری مدد تجھے پہنچیگی۔ میں ہوں وہ خدا جس کے نشان دلوں پر تسلط کرتے ہیں (اور انکو قبضہ میں لے آتے ہیں) ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۴/۲۵

(قبل از جون ۱۹۰۰ء)

(۱۴۳) آپ کے ساتھ انگریزوں کا نرمی کے ساتھ ہاتھ تھا۔ اسی طرف خدا تعالےٰ تھا۔ جو آپ تھے آسمان پر دیکھنے والوں کو ایک رائی برابر غم نہیں ہوتا۔ یہ طریق اچھا نہیں۔ اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم کو خُذُوا الرِّفْقَ۔ اَلرِّفْقَ فَاِنَّ الرِّفْقَ رَاسُ الْخَیْرَاتِ۔ نرمی کرو نرمی کرو کہ تمام نیکیوں کا سر نرمی ہے (اخویم مولوی عبدالکریم صاحب نے اپنی بیوی سے کسی قدر زبانی سختی کا برتاؤ کیا تھا۔ اسپر حکم ہؤا کہ اسقدر سخت گوئی نہیں چاہیئے۔ حتی المقدور پہلا فرض مومن کا ہر ایک کے ساتھ نرمی اور حسن اخلاق ہے۔ اور بعض اوقات تلخ الفاظ کا استعمال بطور تلخ دوا کے جائز ہے اما بحکم ضرورت و بقدر ضرورت نہ یہ کہ سخت گوئی طبیعت پر غالب آجائے) خدا تیرے سب کام درست کر دیگا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔ رب الافواج اسطرف توجہ کریگا۔ اگر مسیح ناصری کی طرف دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اسجگہ اس سے برکات کم نہیں ہیں۔ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ و روشن شد نشانہائے من بڑا مبارک وہ دن ہوگا (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۵/۲۶)

(۲ جون ۱۹۰۰ء)

(۱۴۴) اقبال ۔ قادر کے کاروبار نمودار ہوگئے + کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہوگئے (تشریح از حضرت مسیح موعودؑ) اسکے یہ معنے مجھے سمجھائے گئے کہ عنقریب کچھ ایسے زبردست نشان ظاہر ہوجائینگے جس سے کافر کہنے والے جو مجھے کافر کہتے تھے الزام میں پھنس جائینگے۔ اور خوب پکڑے جائینگے۔ اور کوئی گریز کی

جگہ انکے لئے باقی نہیں رہیگی۔ یہ پیشگوئی ہے ہر ایک پڑھنے والا اسکو یاد رکھے (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۶ حاشیہ)

(۲؍جون ۱۹۰۰ء بروز شنبہ بعد دوپہر دو بجے)

(۱۴۵) کافر جو کہتے تھے وہ نگونسار ہو گئے۔ جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے

(تشریح از حضرت مسیح موعود) کافر کہنے والوں پر خدا کی حجت ایسی پوری ہو گئی۔ کہ انکے لئے کوئی عذر کی جگہ نہ رہی یہ آیندہ زمانہ کی خبر ہے کہ عنقریب ایسا ہوگا۔ اور کوئی ایسی چمکتی ہوئی دلیل ظاہر ہو جائیگی کہ فیصلہ کر دیگی (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۷ حاشیہ ۳؍جون ۱۹۰۰ء بروز یکشنبہ بوقت ساڑھے گیارہ بجے)

(۱۴۶) اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (ترجمہ) تحقیق ہم اللہ تعالےٰ کے ہی ہیں۔ اور ہمنے اُسی کی طرف جانا ہے (الحکم جلد ۴ نمبر ۲۹ صفحہ ۱۰ کالم ۲ جولائی ۱۹۰۰ء) (تشریح) اس الہام الٰہی سے حضرت مسیح موعودؑ کے کسی مخلص کی وفات کا پتہ لگتا ہے سو اسی الہام کے ماتحت جناب میاں محمد اکبر صاحب ٹھیکیدار بٹالہ ضلع گورداسپور نے جو حضرت مسیح موعودؑ کے سچے عاشق اور مخلص خادم تھے اپنی دلی آرزو کے موافق حضرت اقدسؑ کے مبارک قدموں میں حضورؑ کے مکان پر درد گردہ سے ۲۳؍جولائی ۱۹۰۰ء کو بعد نماز مغرب بروز جمعرات وفات پائی جمعہ کی صبح کو حضرت مسیح موعودؑ نے نماز جنازہ پڑھائی اور دار الامان میں ہی دفن کیا گیا

(۱۴۷) (ا) یَضَعُ الْحَرْبَ وَیُصَالِحُ النَّاسَ (ترجمہ) حرب کو اٹھا دیگا۔ اور لوگوں میں مصالحت کرا دیگا (ب) سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ (ترجمہ) سلمان ہمارے اہلبیت میں سے ہے (ج) عَلٰی مَشْرَبِ الْحَسَنِ (ترجمہ) حسن کے مشرب پر (د) حسن کا دودھ پئیگا (تشریح از حضرت مسیح موعودؑ) ۲۷؍اکتوبر ۱۹۰۰ء کی صبحکو حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ کہ بہت دفعہ ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکبات بتلاتے ہیں میں اسکو سنتا ہوں مگر آپ کی صورت نہیں دیکھتا ہوں۔ غرض یہ ایک حالت ہوتی ہے جو بین الکشف والالہام ہوتی ہے رات کو (۲۷؍اکتوبر سے پہلی رات کو) آپ نے مسیح موعودؑ کے متعلق یہ فرمایا۔ یضع الحرب ویصالح الناس یعنے ایکطرف تو جنگ و جدال اور حرب کو اٹھا دیگا دوسری طرف اندرونی طور پر مصالحت کرا دیگا۔ گویا مسیح موعودؑ کے لئے دو نشان ہونگے اوّل بیرونی نشان کہ حرب نہ ہوگی دوسرا اندرونی نشان کہ باہم مصالحت ہو جاویگی پھر اسکے بعد فرمایا سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ۔ سلمان یعنی دو صلحیں اور پھر فرمایا عَلٰی مَشْرَبِ الْحَسَنِ یعنے حضرت حسنؓ میں بھی دو ہی صلحیں تھیں۔ ایک صلح تو انھوں نے حضرت معاویہؓ کے ساتھ کرلی۔ اور دوسری صحابہؓ کی باہم صلح کرا دی۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ مسیح موعودؑ حسنی المشرب ہے (الحکم جلد ۴ نمبر ۴ صفحہ ۳ کالم ۳)

(۷ ۲ اکتوبر ۱۹۰۶ء سے قبل کی شب)

(۱۴۸) یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّرَوْا طَمْثَکَ ۔ وَاللّٰہُ یُرِیْدُ اَنْ یُّرِیَکَ اِنْعَامَہٗ ۔ اَلْاِنْعَامَاتُ الْمُتَوَاتِرَۃُ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ اَوْلَادِیْ ۔ اَللّٰہُ وَلِیُّکَ وَرَبُّکَ ۔ وَقُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِیْنَ ھُمْ یُحْسِنُوْنَ الْحُسْنٰی (ترجمہ) وہ تیری کمزوری دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ چاہتا ہے کہ تجھے اپنا انعام دکھائے۔ انعامات متواترہ تو مجھ سے بمنزلہ میری اولاد کے ہے اللہ تیرا ولی اور تیرا رب ہے اور ہم نے کہا اے آگ سرد ہو جا تحقیق اللہ انکے ساتھ ہے۔ جو تقوے اختیار کرتے ہیں۔ اور وہ جو نیکی کو سنوار کر ادا کرتے ہیں (تشریح از حضرت مسیح موعودؑ ۲۸ دسمبر ۱۹۰۶ء کی صبحکو حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ کہ رات کو الٰہی بخش اکونٹنٹ کی کتاب کے آنیکا نقشہ میرے سامنے پیش کیا گیا اور پھر یہ الہام ہوا۔ یہ الہام اپنے اندر ایک علمی اور فلسفیانہ پہلو رکھتا ہے جو طمث کے لفظ سے اور اسکے مقابلہ میں اولادی کے لفظ میں رکھا گیا ہے۔ کیا مطلب ہے کہ یہ مخالف لوگ تو ایک ناپاک اور ردی شے سمجھتے ہیں۔ حالانکہ انکو اتنی خبر نہیں ہے کہ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ اَوْلَادِیْ (غرض یہ ہے کہ اس مبشر الہام سے صادق مسیح موعود کا انجام ایک غضب و غصہ کے فرزند کے مقابل صاف معلوم ہوتا ہے (الحکم جلد ۱۰ نمبر ۴۴ صفحہ ۱۰ کالم ۱-۲ و ۳ و ۴ دسمبر ۱۹۰۶ء کی درمیانی رات)

(۱۴۹) کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا (ترجمہ) ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی (تشریح از حضرت مسیح موعودؑ کل رات یعنی ۸ دسمبر ۱۹۰۶ء سے قبل کی رات) میری انگلی کے پوٹے میں درد تھا۔ اور اس شدت کے ساتھ درد تھا۔ کہ مجھے خیال آیا تھا کہ رات کیونکر بسر ہوگی۔ آخر ذرا سی غنودگی ہوئی۔ اور الہام ہوا اور سلامًا کا لفظ ابھی ختم نہ ہونے پایا تھا کہ معًا درد جاتا رہا ایسا کہ کبھی ہوا ہی نہیں تھا۔ یہ خدا تعالےٰ کا فضل و احسان ہے (الحکم جلد ۱۰ نمبر ۴۴ صفحہ ۶ کالم ۲-۷ و ۸ دسمبر ۱۹۰۶ء کی درمیانی شب

(۱۵۰) (ا) برمقام فلک شدہ یارب ❊ گر امیدے وہم مدار عجب

(ب) بعد ۔ ۱۱ ۔ انشاء اللہ

(ج) لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں۔ انکو اطلاع دیجاوے۔ نظیف مٹی کے ہیں۔ وسوسہ نہیں رہیگا مگر مٹی رہیگی۔ سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچا مولوی تھا۔ سب مولوی ننگے ہو جائینگے۔ اِنَّا اللّٰہُ ذُوالْمِنَنِ ۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ (ترجمہ) میں اللہ ہوں بہت احسانوں والا۔ میں رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا ❊

(تشریح از حضرت مسیح موعود) (ا) خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تیری دعائیں اب آسمان پر پہنچ گئی ہے۔ اب میں اگر تجھے کوئی امید اور بشارت دوں تو تعجب مت کر میری سنت اور موہبت کے خلاف نہیں (ب) اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ ۱۱ سے کیا مراد ہے گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا۔ یہی ہندسہ ۱۱ کا دکھایا گیا ہے (ج) کوئی تشریح نہ فرمائی (خط مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم مندرجہ الحکم جلد ۴ نمبر ۴۵ صفحہ ۲ کالم ۲۔ (۱۲ دسمبر ۱۹۰۰ء وقت شب)

(۱۵۱) نَزَلَ الرَّحْمَةُ عَلٰی ثَلٰثٍ۔ اَلْعَیْنِ وَ عَلَی الْاُخْرَیَیْنِ (ترجمہ) تیرے تین عضووں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی ایک آنکھیں اور باقی دو اور (تشریح از حضرت مسیح موعودؑ) خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ میں تمام خبیث مرضوں سے بھی تجھے بچاؤں گا۔ جیسا کہ اندھا ہونا تا اس سے بھی کوئی بد نتیجہ نہ نکالیں الہام الٰہی آنکھ کے بارے میں ہے۔ اربعین نمبر ۳ صفحہ ۹ حاشیہ (۱۵ دسمبر ۱۹۰۰ء)

(۱۵۲) قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى (ترجمہ) کہدے کہ ہدایت وہی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت ہے (تشریح از حضرت مسیح موعودؑ) جس رات میں نے اپنے اس دوست کو یہ باتیں (دربارہ آیت لو تقول علینا الخ) سمجھائیں تو اسی رات مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ حالت ہو کر جو وحی اللہ کے وقت میرے پر وارد ہوتی ہے وہ نظارہ گفتگو کا دوبارہ دکھلایا گیا۔ اور پھر یہ الہام ہوا۔ یعنی خدا نے جو مجھے اس آیت لو تقول علینا کے متعلق سمجھایا ہے وہی معنے صحیح ہیں (اربعین نمبر ۴ صفحہ ۷ (دسمبر ۱۹۰۰ء)

(۱۵۳) اچھا ہو جائیگا (تشریح از حضرت مسیح موعودؑ) ایکدفعہ ڈاکٹر نور محمد صاحب مالک کارخانہ ہمدم صحت کا لڑکا سخت بیمار ہو گیا۔ اسکی والدہ بہت بیتاب تھی اسکی حالت پر رحم آیا اور دعا کی تو یہ الہام ہوا۔ اسی وقت یہ الہام سب کو سنایا گیا جو پاس موجود تھے آخر ایسا ہی ہوا کہ وہ لڑکا خدا کے فضل سے بالکل تندرست ہو گیا (نزول المسیح صفحہ ۲۳۰ ۱۹۰۰ء)

(۱۵۴) وَالْمَوْتِ اِذَا عَسْعَسَ (ترجمہ) قسم ہے موت کی جب کہ ہٹائی جائے (تشریح از حضرت مسیح موعودؑ) ایکدفعہ مجھے مرض ذیابیطس کے سبب بہت تکلیف ہو گئی دفعہ سو سو مرتبہ دن میں پیشاب آتا تھا۔ دونوں شانوں میں ایسے آثار نمودار ہو گئے جن سے کاربنکل کا اندیشہ تھا۔ تب میں دعا میں مصروف ہوا تو یہ الہام ہوا چنانچہ یہ الہام بھی ایسا پورا ہوا۔ کہ اسوقت سے لیکر ہمیشہ ہماری زندگی کا ہر ایک سکینڈ ایک نشان ہے (نزول المسیح صفحہ ۲۳۵ ۱۹۰۰ء)

الہامات ۱۹۰۱ء

(۱۵۵) اَصْلِحْ زَوْجَتِیْ (ترجمہ) میری بیوی کو تندرست کر (تشریح از حضرت مسیح موعودؑ) چند روز

ہوئے مینے اپنے گھر میں کہا کہ مینے کشف میں دیکھا کہ کوئی عورت آئی ہے۔ اور اسنے آکر کہا ہے۔ کہ تمہیں یعنی حضرت ام المومنین کو کچھ ہوگیا ہے اور پھر یہ الہام ہؤا چنانچہ ۲ رجنوری ۱۹۰۱ء کو یہ کشف اور الہام پورا ہوگیا۔ یکایک بیہوشی ہوگئی۔ اور جس طرح پر مجھے دکھایا گیا تھا۔ اسی طرح ایک عورت نے آکر بتایا (الحکم جلد ۵ نمبر ۳ صفحہ ۵ کالم ۳) (۲ رجنوری ۱۹۰۱ء سے چند یوم قبل)

(۱۵۶) مَنَعَهُ مَانِعٌ مِّنَ السَّمَاءِ (ترجمہ) اُسے آسمان سے ایک عظیم الشان روکنے والے نے روک دیا (تشریح) حضرت مسیح موعود نے کتاب اعجاز المسیح کی تصنیف کے وقت دعا کی کہ یا الٰہی اس کتاب کو بطور ایک معجزہ کے بنادے تاکہ کوئی شخص اسکی مثل لانے پر قادر نہ ہوسکے جس پر حضور کو یہ الہام ہؤا۔ (اعجاز المسیح صفحہ ۶۶ کشف نمبر ۶۷) ۱۴ رجنوری ۱۹۰۱ء عشرہ آخر ماہ رمضان ۱۳۱۸ھ)

(۱۵۷) قَالُوْا اِنَّ التَّفْسِیْرَ لَیْسَ بِشَیْءٍ (ترجمہ) انہوں نے کہا کہ تفسیر (مراد تفسیر سورہ فاتحہ مندرجہ اعجاز المسیح) کچھ چیز نہیں (الحکم جلد ۵ نمبر ۳ صفحہ ۸ کالم ۳) (تشریح) اس الہام میں خدا تعالےٰ نے کفار مولویوں کا مقولہ بیان فرمایا ہے (جنوری ۱۹۰۱ء)

(۱۵۸) اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ دَافِعُ الْاَذٰی۔ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ (ترجمہ) میں رحمان ہوں تکلیف کو دور کرنیوالا۔ یقیناً میرے حضور مرسل نہیں ڈرتے (الحکم جلد ۵ نمبر ۸ صفحہ ۹ کالم ۲۔ از جیٹھی مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم) ۲۳ رفروری ۱۹۰۱ء سے ماقبل کی رات۔ (تشریح) ۲۳ رفروری ۱۹۰۱ء کی شام کو مغرب کی نماز کے بعد حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ کہ رات ایک پھنسی نے جو کئی دن سے نکلی ہوئی ہے۔ اور ساتھ ہی خارش نے تنگ کیا بشریت کی وجہ سے دھیان آیا کہ کہیں یہ ذیابیطس کا اثر اور نتیجہ نہ ہو اتنے میں اللہ تعالےٰ نے یہ الہامات کئے

(۱۵۹) کَفَیْنَاكَ الْمُسْتَهْزِءِیْنَ (ترجمہ) ہمنے تجھے تحقیر کرنیوالوں سے کفایت کی (الحکم جلد ۵ نمبر ۸ صفحہ ۱۱ کالم ۱) ۲۳ رفروری ۱۹۰۱ء)

(۱۶۰) رَبِّ زِدْ فِیْ عُمُرِیْ وَفِیْ عُمُرِ زَوْجِیْ زِیَادَۃً خَارِقَ الْعَادَۃِ (ترجمہ) اے میرے رب میری عمر میں اور میرے ساتھی کی عمر میں خارق عادت زیادت فرما (الحکم جلد ۵ نمبر ۱۴ صفحہ ۱۳۔ شروع اپریل ۱۹۰۱ء) (تشریح) حضرت اقدس نے ایکدن اپنے اور اپنے سلسلے کے خاص دوستوں کی زیادتی عمر کیلئے دعا کی تو یہ مبشر الہام ہؤا تھا۔

(۱۶۱) سال دیگر را کہ میداند حساب ۔ تا کجا رفت آنکہ با ما بود یار (الحکم جلد ۵ نمبر ۱۸ صفحہ ۱۲) ۱۸ اپریل ۱۹۰۱ء)

(۱۶۲) آج سے یہ شرف دکھائینگے ہم (الحکم جلد ۵ نمبر ۱۸ صفحہ ۱۲ (۹ر مئی ۱۹۰۱ء)

(۱۶۳) سلامت بر تو اے مرد سلامت (الحکم جلد ۵ نمبر ۱۲ صفحہ ۹ حاشیہ (قبل از مئی ۱۹۰۱ء)

(۱۶۴) السلام علیکم (ترجمہ) تم پر سلام (الحکم جلد ۵ نمبر ۱۲ صفحہ ۹ حاشیہ (قبل از مئی ۱۹۰۱ء) (تشریح) حضرت اقدسؑ کو ایک دفعہ بخار آیا تھا۔ تو اسپر یہ الہام ہؤا۔ جس کے بعد حضور بہت جلد صحتیاب ہو گئے

(۱۶۵) سلطان القلم (الحکم جلد ۵ نمبر ۲۲ صفحہ ۲ کالم ۲) قبل از مئی ۱۹۰۱ء

(۱۶۶) اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً (ترجمہ) میں اپنی فوجوں کے ساتھ اچانک آؤنگا (الحکم جلد ۵ نمبر ۲۶ صفحہ ۹ کالم ۳) ۱۲ر جولائی ۱۹۰۱ء (تشریح) مقدمہ دیوار کے متعلق ہؤا۔ کہ گو مخالف بھی بڑے بڑے منصوبے کریگا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے ملائکہ کی فوجیں تیری نصرت کے لئے نازل ہونگی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو اس مقدمہ میں کامل فتح نصیب فرمائی۔ اور دشمن سخت ذلیل و خوار ہؤا۔

(۱۶۷) اَیَّامَ غَضَبِ اللّٰہِ (ترجمہ) خدا کے غضب کے دن۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ جب یہ وحی ہوئی تو میں غضب الٰہی سے ڈر گیا۔ اور مینے دعا کی تب یہ وحی ہوئی۔ غَضِبْتُ غَضَبًا شَدِیْدًا (ترجمہ) میں سخت غضبناک ہؤا (پھر دعا کی تو یہ وحی نازل ہوئی)۔ اِنَّہٗ یُنْجِیْ اَھْلَ السَّعَادَۃِ (ترجمہ) اہل سعادت کو نجات دیجائیگی (اسکے بعد یہ وحی ہوئی)۔ اِنِّیْ اُنْجِ الصَّادِقِیْنَ (ترجمہ) میں صادقوں کو نجات دونگا (الحکم جلد ۵ نمبر ۳۰ صفحہ ۱۴ کالم اول) (ہفتہ مختتمہ ۱۷ر اگست ۱۹۰۱ء)

(۱۶۸) اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے (الحکم جلد ۵ نمبر ۳۲ صفحہ ۱۳ کالم ۲۔ وسط اگست ۱۹۰۱ء) (تشریح) حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ تقوے کے مضمون پر ہم کچھ شعر لکھ رہے تھے۔ اس میں یہ ایک مصرعہ الہامی صبح ہؤا۔

(۱۶۹) سب سے بہتر اور تیز تر وہ تلوار ہے جو تیری تلوار میرے پاس ہے (الحکم جلد ۵ نمبر ۳۳ صفحہ ۹ کالم ۳) ۲ر ستمبر ۱۹۰۱ء۔ کشف نمبر ۶۱) (تشریح) حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ کہ تلوار سے مراد یہی حربہ ہے۔ جو کہ ہم اسوقت اپنے مخالفوں پر چلا رہے ہیں۔ جو آسمانی حربہ ہے

(۱۷۰) حقیقت میں ہزار سالہ موت کے بعد جواب احیا ہؤا ہے۔ اس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہیں ہے (الحکم جلد ۵ نمبر ۳۷ صفحہ ۷ کشف نمبر ۶۲) (۳۰ر ستمبر ۱۹۰۱ء) (تشریح) یعنے جیسے خدا نے مسیح کو بن باپ پیدا کیا تھا۔ یہاں مسیح موعود کو بلا واسطہ کسی استاد یا مرشد روحانی زندگی عطا فرمائی۔ استاد بھی حقیقت میں باپ ہی ہوتا ہے۔ غرض تو جیسے مسیح بن باپ پیدا ہؤا۔ اور اسکی اس حیات میں کسی انسان کا دخل نہ تھا۔ ویسے ہی یہاں بدوں کسی استاد یا مرشد کے خدا تعالیٰ

نے محض اپنے فضل اور فیض سے روحانی زندگی عطا کی۔ پھر جب موت کے متعلق توجہ کی۔ تو ذرا سی غنودگی کے بعد الہام ہوا۔

(۱۷۱) **فری میسن مسلط نہیں کئے جائینگے۔ کہ اسکو ہلاک کریں** (تشریح) فری میسن کے متعلق میرے دل میں گزرا کہ جنکے ارادے مخفی ہوں۔ **پوڑی** کے متعلق یہ تفہیم ہوئی۔ کہ ارواح کا نزول آسمان سے ہی ہوتا ہے۔ اور صعود بھی آسمان ہی پر ہوتا ہے (نوٹ) یہ الہامات کشف نمبر ۶۲ کیساتھ ملا کر پڑھے جاویں۔

(۱۷۲) **ھٰذَا عِلَاجُ الْوَقْتِ وَ الزِّنْبِیْ** (ترجمہ) یہ (جو) علاج آپ نے کیا۔ یہ ایسے ہی آ رڑے) وقت کا علاج ہے۔ اور زنبی (جو زہروں کو دور کرنیوالی ہے) اسکا استعمال کریں) (الحکم جلد ۵ نمبر ۳۹ صفحہ ۱۶) ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۱ء (تشریح) یہ الہام قاضی یوسف علی صاحب نعمانی احمدی سر رشتہ دار اگزیکٹو کمیٹی انتظامی کونسل سنگرور ریاست جیند کی سخت بیماری کی حالت میں ہوا۔ جنکو اللہ تعالٰے نے اس علاج سے شفا دیدی

(۱۷۳) **محموم** (ترجمہ) ایک بخار والا آیا۔ **نَظَرْتُ اِلَی الْمَحْمُوْمِ** (ترجمہ) اور مینے اس بخار والے کی طرف نظر کی (الحکم جلد ۵ نمبر ۴۲ صفحہ ۴ کالم ۲) ۱۶ نومبر ۱۹۰۱ء

(۱۷۴) **عدالت عالیہ نے اسے بری کیا ہے** (الحکم جلد ۵ نمبر ۴۴ صفحہ ۲ کالم ۳ کشف نمبر ۶۴) ۱۷/۱۸ نومبر ۱۹۰۱ء کی درمیانی رات)

(۱۷۵) **سَرْشَنَ الْخَبَرِ** (ترجمہ) ناخواندہ مہمان کی خبر (الحکم جلد ۵ نمبر ۴۴ صفحہ ۲ کالم ۳ (نومبر ۱۹۰۱ء) (تشریح) رشن ناخواندہ مہمان کو کہتے ہیں۔

(۱۷۶) **نواب مبارکہ بیگم** (الحکم جلد ۵ نمبر ۴۴ صفحہ ۲ کالم ۳) ۹ نومبر ۱۹۰۱ء (**نوٹ**) یہ الہام حضرت مسیح موعود نے صبح کی سیر میں راستہ میں اپنی صاحبزادی بلند اقبال حضرت مبارکہ بیگم کے بارے میں سنایا جسے اللہ تعالٰے نے لفظ بلفظ پورا کر دکھایا۔ کہ صاحبزادی صاحبہ کو اللہ تعالٰے نے نوابی گھر دیا۔ اور بڑے بڑے دینی اور دنیاوی انعامات سے حصہ دیا۔ اللّٰھم زد فزد

(۱۷۷) **کَانَ مِنْ اَھْلِ الْبَیْتِ عَلٰی مَشْرَبِ الْحَسَنِ یُصَالِحُ بَیْنَ النَّاسِ** (ترجمہ) اہلبیت سے ایک شخص حسنی المشرب ہے۔ جو لوگوں کے درمیان صلح قائم کریگا (الحکم جلد ۹ نمبر ۴۲ صفحہ ۲ کالم ۱) ۱۹۰۵ء (نوٹ) یہ الہام حضرت مسیح موعود کی شان میں نازل ہوا۔

(۱۷۸) **لَا تَنْقَطِعُ الْاَعْدَاءُ اِلَّا بِمَوْتِ اَحَدٍ مِّنْھُمْ** (ترجمہ) دشمن نہیں منقطع ہونگے مگر

ان میں سے ایک کی موت کے ساتھ (الحکم جلد ۵ نمبر ۲۸ صفحہ ۵ کالم ۱) ۱۹۰۱ء

الہامات ۱۹۰۲ء

(۱۷۹) (ا) قَدْ جَرَتْ عَادَةُ اللّٰهِ اَنَّهٗ لَا يَنْفَعُ الْاَمْوَاتَ اِلَّا الدُّعَآءُ (ب) فَكَلَّمَهٗ مِنْ كُلِّ بَابٍ وَلَنْ يَنْفَعَهٗ اِلَّا هٰذَا الدَّوَاءُ (اى الدّعاء) (ج) فَيَتَّبِعُ الْقُرْاٰنَ اِنَّ الْقُرْاٰنَ كِتٰبُ اللّٰهِ كِتٰبُ الصَّادِقِ (ترجمہ) تحقیق عادت اللہ اسی طرح جاری ہے۔ کہ مُردوں کو سوائے دعا کے کوئی چیز نفع نہیں دیتی۔ پس میں نے اس سے ہر طریق سے گفتگو کی۔ مگر سوائے اس دوا (یعنی دعا) کے اُسے کسی چیز نے نفع نہ دیا۔ پس پیروی کرنے لگا قرآن کی تحقیق قرآن کتاب اللہ ہے۔ اور سچی کتاب ہے (الحکم جلد ۷ نمبر ۱۲ صفحہ ۳ کالم ۳) (۹ جنوری ۱۹۰۲ء) (تشریح) شروع جنوری ۱۹۰۲ء میں ایک عرب صاحب آئے ہوئے تھے بعض لوگ ان کے متعلق مختلف رائیں رکھتے تھے حضرت اقدسؑ کو اسکے متعلق یہ الہام ہوا۔ (الہام نمبر الف) اسوقت رات کے تین بجے ہونگے حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ کہ اسوقت میں نے دعا کی تو الہام (ب) ہوا۔ اور پھر اسی کے متعلق الہام (ج) ہوا چنانچہ دوسری صبح یعنی ۹ جنوری کو حضرت اقدسؑ نے دورانِ سیر میں ایک عربی تقریر فرمائی جس میں اپنی صداقت کے دلائل واضح طور پر قرآن شریف سے بیان فرمائے جسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ عرب جو قبل ازیں نہایت جوش سے مخالفت کرتا تھا۔ بالکل صاف ہوگیا۔ اور بیعت کرلی۔ اور تابہد سلسلہ میں ایک اشتہار بھی شایع کیا۔ اور اسی جوش سے بھرا ہوا اپنے ملک کو تبلیغ کی غرض سے چلا گیا۔ منہ

(۱۸۰) اِنِّیْ اُفِرُّ مَعَ اَهْلِیْ اِلَیْكَ (ترجمہ) میں اپنے اہل کے ہمراہ تیری طرف دوڑتا ہوں (نزول المسیح صفحہ ۲۱۱۔ فروری ۱۹۰۲ء) (تشریح از حضرت مسیح موعود) ایک رات مجھے اس طرح الہام ہوا۔ کہ جیسے اخبار عن الغائب ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ چنانچہ اُسی دن خلیفہ نور الدّین صاحب کا جموں سے خط آیا۔ کہ اس شہر میں طاعون کا زور پڑ گیا ہے۔ اور میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔ کہ اپنے سب بال بچے کو لیکر قادیان چلا آؤں

(۱۸۱) اس کُتّے کا آخری دم ہے (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۹ صفحہ ۵ کالم ۳) ۶ اپریل ۱۹۰۲ء۔ تشریح کے لئے کشف نمبر ۶۸ دیکھو)

(۱۸۲) دلم می بلرزد چو یاد آورم * مناجات شوریدہ اندر حرم (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۷ صفحہ ۶ کالم ۲) (۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء) (تشریح از حضرت مسیح موعود) شوریدہ سے مراد دعا کرنیوالا ہے۔ اور حرم سے مراد جس پر خدا نے تباہی کو حرام کردیا ہو۔ اور دلم می بلرزد بظاہر ایک غیر محل سا محاورہ ہو سکتا ہے۔ مگر یہ اسی کے مشابہ ہے جو بخاری میں ہے۔ کہ مومن کی جان نکالنے میں مجھے تردّد ہوتا ہے۔ توریت میں جو

پہچاننا وغیرہ کے الفاظ آئے ہیں۔ در اصل وہ اسی قسم کے محاورہ ہیں جو اس سلسلہ کی ناواقفی کی وجہ سے لوگوں نے نہیں سمجھے۔ اس الہام میں خدا تعالےٰ کی اعلیٰ درجہ کی محبت اور رحمت کا اظہار ہے اور حرم کے لفظ میں گویا حفاظت کی طرف اشارہ ہے۔ منہ

(۱۸۳) افسوس صد افسوس (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۷ صفحہ ۷ کالم اول) ۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء

(۱۸۴) راہگیر اے عالم جاودانی شد (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۷ صفحہ ۷ کالم اول) ۱۷ اپریل ۱۹۰۲ء

(۱۸۵) اَنْتَ مَعِیْ وَاِنِّیْ مَعَکَ اِنِّیْ بَایَعْتُکَ بَایَعَنِیْ رَبِّیْ (ترجمہ) تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں۔ مینے تیری بیعت کی ہے اے میرے رب تو میری بیعت قبول کر (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۵ صفحہ ۸ کالم ۳) ۱۷ اپریل ۱۹۰۲ء

(۱۸۶) اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَمَنْ یَّلُوْمُہٗ اَلُوْمُ اُفْطِرُ وَاَصُوْمُ (ترجمہ) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا۔ اسکی مدد کرونگا۔ اور جو اسکو ملامت کریگا۔ اسکو ملامت کرونگا۔ روزہ افطار کرونگا۔ اور روزہ رکھونگا (یعنی کبھی طاعون بند ہو جائیگی۔ اور کبھی زور کریگی (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۶ صفحہ ۶ کالم ۳) ۱۸ اپریل ۱۹۰۲ء

(۱۸۷) یَا مَسِیْحَ الْخَلْقِ عَدْوَانَا۔ لَنْ تَرٰی مِنْ بَعْدِ مَوَادِنَا وَفَسَادِنَا (ترجمہ) اے خدا کے مسیح جو مخلوق کی طرف بھیجا گیا۔ ہماری جلد خبر لے۔ اور ہمیں اپنی شفاعت سے بچا۔ تو اسکے بعد ہمارے خبیث مادوں کو نہیں دیکھیگا۔ اور نہ ہمارا فساد کچھ باقی رہیگا۔ یعنی ہم سیدھے ہو جائینگے۔ اور گندہ دہانی اور بدزبانی چھوڑ دینگے (دافع البلاء صفحہ ۸ حاشیہ) ۲۱ اپریل ۱۹۰۲ء

(۱۸۸) یَا وَلِیَّ اللّٰہِ کُنْتُ لَا اَعْرِفُکَ (ترجمہ) اے خدا کے ولی میں اس سے پہلے تجھے نہیں پہچانتی تھی (دافع البلاء صفحہ ۸ حاشیہ) ۲۱ اپریل ۱۹۰۲ء (تشریح) اسکی تفصیل یہ ہے کہ کشفی طور پر زمین میرے سامنے کی گئی۔ اور اُسنے یہ کلام کیا کہ میں ابتک تجھے نہیں پہچانتی تھی کہ تو ولی الرحمٰن ہے۔ منہ

(۱۸۹) تَنَزَّلَ بِہٖ جَبِیْزٌ (ترجمہ) اسپر جبیز نازل ہوا (تشریح) چراغدین جمونی کی نسبت میں یہ مضمون (متعلقہ دافع البلاء) لکھ رہا تھا۔ کہ تھوڑی سی غنودگی ہو کر مجھکو خدائے عزوجل کی طرف سے یہ الہام ہوا..... اور اسی کو اسنے الہام یا رویا سمجھ لیا۔ جبیز در اصل خشک یا بے مزہ روٹی کو کہتے ہیں۔ جس میں کوئی حلاوت نہ ہو۔ اور مشکل سے حلق میں اتر سکے۔ اور مرد بخیل اور لئیم کو بھی کہتے ہیں۔ جس کی طبیعت میں کمینگی اور فرومائگی اور بخل کا حصہ زیادہ ہو۔ اور اسجگہ لفظ جبیز سے مراد وہ حدیث النفس اور اضغاث الاحلام ہیں جنکے ساتھ آسمانی روشنی نہیں۔ اور بخل کے آثار موجود ہیں۔ اور ایسے خیالات خشک مجاہدات کا نتیجہ یا تمنا اور آرزو کے وقت القاء شیطان ہوتا ہے۔ اور یا خشکی اور سوداوی مواد کی وجہ سے کبھی الہامی

آرزو کے وقت ایسے خیالات کا دل پر القاء ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ انکے نیچے کوئی روحانیت نہیں ہوتی۔ اسلئے الہی اصطلاح میں ایسے خیالات کا نام جبیز ہے۔ اور علاج توبہ اور استغفار اور ایسے خیالات سے اعراض کلی ہے۔ ورنہ جبیز کی کثرت سے دیوانگی کا اندیشہ ہے۔ خدا ہر ایک کو اس بلا سے محفوظ رکھے (دافع البلاء صفحہ ۲۳ حاشیہ نمبر۱) ۲۳ر اپریل ۱۹۰۲ء

(۱۹۰) اِنِّیْ اُذِیْبُ۔ مَنْ یُّرِیْبُ۔ (ترجمہ) میں فنا کر دونگا۔ میں غارت کر دونگا۔ میں غضب نازل کرونگا اگر اسنے شک کیا۔ اور اسپر ایمان نہ لایا۔ اور رسالت اور مامور ہونیکے دعوے سے توبہ کی (تشریح) رات کو عین خسوف قمر کے وقت میں چراغدین کی نسبت مجھے یہ الہام ہوا (دافع البلاء صفحہ ۲۳ حاشیہ نمبر۲) (۲۳ر اپریل ۱۹۰۲ء)

(۱۹۱) اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ (ترجمہ) میں اس دار کے کل رہنے والونکا محافظ ہوں (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۶ صفحہ ۷ کالم ۳) ۲۸ر اپریل ۱۹۰۲ء (تشریح از حضرت مسیح موعودؑ) فرمایا دار کے معنے نہیں کھلے کہ اس سے مراد صرف یہ گھر ہے۔ یا قادیان میں جتنے ہمارے سلسلہ کے متعلق گھر ہیں۔ مثلاً مدرسہ اور مولوی صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح) کا گھر وغیرہ۔ منہ

(۱۹۲) لَوْلَا الْاَمْرُ لَھَلَکَ الْعُمُرُ (ترجمہ) اگر امر الہی اس طرح پر نہ ہوتا کہ ائمۃ الکفر اخیر میں ہلاک ہوا کریں) تو اب بھی (درندگی دکھانے والے) بڑے بڑے مخالف جلد تباہ ہو جاتے (لیکن چونکہ بڑے مخالف جو ہوتے ہیں۔ ان میں ایک خوبی عزم اور ہمت اور لوگوں پر حکمرانی اور اثر ڈالنے کی ہوتی ہے۔ اسواسطے انکے متعلق یہ امید بھی ہوتی ہے۔ کہ شاید لوگوں کے حالات سے عبرت پکڑ کر توبہ کریں۔ اور دین کی خدمت میں اپنی قوتوں کو کام میں لاویں (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۶ صفحہ ۸ کالم ۱) ۳۰ر اپریل ۱۹۰۲ء

(۱۹۳) اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ اِلَّا الَّذِیْنَ عَلَوْا بِاسْتِکْبَارٍ (ترجمہ) میں دار کے اندر رہنے والوں کی حفاظت کرونگا۔ سوائے ان لوگوں کے جنھوں نے تکبر کے ساتھ علو کیا (تشریح) فرمایا۔ علو دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک جائز ہوتا ہے۔ دوسرا ناجائز۔ جائز کی مثال وہ علو ہے۔ جو حضرت موسیٰ میں تھا۔ اور ناجائز کی مثال وہ علو ہے جو فرعون میں تھا (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۷ صفحہ ۱۰ کالم ۳) ۵ر مئی ۱۹۰۲ء رات کے ۳ بجے

(۱۹۴) اِنِّیْ اَرَی الْمَلٰٓئِکَۃَ الشِّدَادَ (ترجمہ) میں سخت فرشتوں کو دیکھتا ہوں (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۷ صفحہ ۱ کالم ۳) ۵ر مئی ۱۹۰۲ء بعد نماز صبح

(۱۹۵) اَلْیَوْمَ یَوْمُ عِیْدٍ۔ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَانٍ۔ اے میرے قادر خدا اس پیالہ کو ٹال دے۔ خدا غمگین ہے یُعِظُکَ الْمَلٰٓئِکَۃُ (ترجمہ عربی الہامات) آج عید کا دن ہے۔ ہر دن وہ ایک نئی شان میں ہے ۔ ۔ ۔ ۔

فرشتے تیری تعظیم کرتے ہیں (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۹ صفحہ ۱ کالم ۲-۳) وسط مئی ۱۹۰۲ء۔ یہ الہامات دوران ایّام دورہ مرض میں ہوئے

(۱۹۶) اَللّٰھُمَّ اِنْ اَھْلَکْتَ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا (ترجمہ) اے خدا اگر تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا۔ تو پھر اسکے بعد اس زمین میں تیری پرستش کبھی نہ ہوگی (الحکم جلد ۶ نمبر ۲۰ صفحہ ۵ کالم ۳) وسط مئی ۱۹۰۲ء۔ بیماری کی شدت کے ایام میں نازل ہُوا۔

(۱۹۷) اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ الْقَدِیْرُ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِیْ (ترجمہ) میں تیرا رب قادر ہوں۔ میری باتیں اٹل ہُوا کرتی ہیں (الحکم جلد ۶ نمبر ۲۸ صفحہ ۴ کالم ۲) اگست ۱۹۰۲ء (تشریح) نزول المسیح کی تصنیف کے دوران میں جبکہ گولڑوی پیر کی کتاب سیف چشتیائی بھی زیر نظر تھی۔ اسپر کسی قدر توجہ کرنے سے یہ الہام ہُوا

(۱۹۸) مَاتَ ضَالٌّ ھَائِمًا (ترجمہ) گمراہ سرگردان ہو کر مر گیا (الحکم جلد ۶ نمبر ۳۹ صفحہ ۷ کالم اول) ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۲ء بوقت شام (تشریح) مکفر مولوی نذیر حسین دہلوی کے مرنیکی خبر سن کر آپ کی زبان پر یہ جاری ہُوا۔ منہ

(۱۹۹) اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ اِلَّا الَّذِیْنَ عَلَوْا مِنِ اسْتِکْبَارٍ (ترجمہ) میں ان تمام کی جو دار میں ہیں۔ حفاظت کرونگا۔ سوائے ان لوگوں کے جو تکبّر سے بڑے بنتے ہیں (البدر نمبر ۱ جلد ۱ صفحہ ۴ کالم ۲) ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء (تشریح) فرمایا۔ آج میری زبان پر پھر یہ الہام جاری تھا۔ اِلَّا الَّذِیْنَ عَلَوْا ہمیشہ ساتھ ہی ہوتا ہے۔ خدا معلوم اسکے کیا معنے ہیں اسلئے بھی کہا جاتا ہے کہ لوگ متنبہ رہیں۔ تقوےٰ پر قائم رہیں۔ ایک علو تو اس رنگ میں ہوتا ہے جیسے کہ اَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ۔ اور ایک علو شیطان کا ہوتا ہے جیسے اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ اور اسکے بارے میں ہے اَمْ کُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ۔ یہ اس سے سوال ہے۔ کہ تیرا علو تکبر کے رنگ میں ہے یا واقعی ہے خدا تعالےٰ کے بندوں کے واسطے بھی اعلیٰ کا لفظ آیا۔ اور ہمیشہ آتا ہے جیسے اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی۔ مگر یہ تو انکسار سے ہوتا ہے۔ اور وہ تکبّر سے ملا ہُوا ہوتا ہے۔ منہ

(۲۰۰) اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ وَلِنَجْعَلَہٗ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَۃً مِّنَّا وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا عِنْدِیْ مَعَالِجَاتٌ (اور یہ بھی الہام ہُوا۔ مگر اصل لفظ یاد نہیں کہ) ایمان کے ساتھ نجات ہے (ترجمہ) میں ہر ایک کی جو دار میں ہے۔ حفاظت کرونگا۔ اور اسے لوگوں کے لئے آیت بناؤنگا۔ اور ہماری طرف سے رحمت (کی جگہ) ہوگی۔ اور یہ بات اٹل ہے۔ تمام معالجات میرے پاس ہیں (البدر جلد ۱ نمبر ۱ صفحہ ۵ کالم ۳) (۱۸ اکتوبر شنبہ ۱۹۰۲ء سے قبل کی رات جبکہ پہر رات باقی تھی) (تشریح) یعنی انی احافظ کو ایک آیت بنا دینگے۔ اور کہ علاج ہمارے ہی پاس ہے مجھے اس سے بڑی خوشی ہوئی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب

اللہ تعالےٰ کچھ کھلا کھلا دکھلانا چاہتا ہے۔ اب گویا بڑا معاملہ ہے ایک قوم تمنا سے ٹیکہ (طاعون) کراتی ہے دوسری طرف ہم ہیں جو بالکل خدا پر چھوڑتے ہیں۔ جس وقت مجھے یہ الہام ہوا۔ اسوقت میںنے گھر میں (حضرت ام المومنین سے) پوچھا۔ کہ تم کو بھی کوئی خواب آیا ہے۔ کیونکہ دیکھا ہے۔ کہ میرے الہام کے ساتھ انکو بھی کوئی مصدق خواب آجایا کرتا ہے۔ انہوں نے کہا میںنے خواب دیکھا کہ ایک بڑا بکس ادویہ کا جو چراغ لایا ہے۔ اور یہ شیخ رحمت اللہ صاحب نے روانہ کیا ہے۔ جب کھولا گیا تو دیکھا کہ ہزار شیشیاں اس میں دوائی ہیں۔ کوئی بڑی کوئی چھوٹی تب گھر میں تعجب کیا۔ کہ کبھی کدائیں (کبھی کبھی) دس بارہ شیشیاں منگوائی جاتی تھیں۔ مگر یہ ہزارہا شیشیاں کیوں منگوائی گئیں۔ یہ خواب بھی عندی معالجات کی تصدیق کرتا ہے مجھے بتلایا گیا۔ انکو دکھلایا گیا۔ منہ

(۲۰۱) اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْآ اَنْ یَّقُوْلُوْآ اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ (ترجمہ) کیا لوگوں نے گمان کرلیا۔ کہ اس کہنے پر چھوڑ دئے جائیں کہ ہم ایمان لائے اور وہ آزمائے نہ جائیں (البدر جلد ۱ نمبر ۱ صفحہ ۷ کالم ۱) ۱۸ اکتوبر شنبہ ۱۹۰۲ء پہر رات رہے

(۲۰۲) یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَکَ۔ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَخَطَّفُوْا عِرْضَکَ۔ اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ (ترجمہ) چاہتے ہیں کہ تیرے نور کو بجھا دیں۔ چاہتے ہیں کہ تیرے متاع کو اچک لیں۔ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں (البدر جلد ۱ نمبر ۲ صفحہ ۱۰ کالم ۲) ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۲ء بروز یکشنبہ

(۲۰۳) وَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ لِلسِّلْسِلَۃِ السَّمَاوِیَۃِ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ جف القلم بما ھُوَ کَائِنٌ۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ۔ اِنَّمَآ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ وَّالْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ (ترجمہ) اور یا تو ہم تجھے وہ بعض وعدے دکھادیں۔ جو ہمنے سلسلہ سماویہ کے لئے کئے ہیں اور یا تجھے وفات دیدیں۔ ...... تو کہدے کہ میں تمہاری مثل ایک بشر ہوں۔ جسپر وحی کی گئی ہے۔ بتحقیق ہمارا معبود ایک اللہ ہے۔ اور تمام خیر قرآن میں ہے۔ پس اس آگ سے ڈرو۔ جسکا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ اور جو کفار کے لئے تیار کی گئی ہے (البدر جلد ۱ نمبر ۲ صفحہ ۱۱ کالم ۱) ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء دوشنبہ سے قبل کی رات ۲ بجے کے قریب (تشریح) معلوم ہوتا ہے کہ آدمی دو قسم ہیں۔ ایک وہ کہ جانتے تو نہیں مگر ان میں ابھی انسانیت ہے۔ دوسرے وہ جنکے آنکھ کان فہم وغیرہ سب جاتے رہتے ہیں۔ اور حجارہ میں داخل ہیں۔ وہ بھی جہنم میں داخل ہونگے۔ جو کہ سمجھے ہوئے تو ہیں۔ مگر بعض تعلقات دنیاوی کی وجہ سے وہ قبول نہیں کرتے منہ

(۲۰۴) نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا (آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں۔ اور یہ بھی پختہ پتہ نہیں کہ یہ

الہام کس امر کے متعلق ہے (البدر جلد ۱ نمبر ۲ صفحہ ۱۶ کالم ۱) ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء

(۲۰۵) تسبیح۔ تسبیح۔ تسبیح۔ وَاللّٰہُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ۔ اِنَّھُمْ لَا یُحْسِنُوْنَ (ترجمہ عربی) اور اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے۔ اسلئے کہ وہ احسان نہیں کرتے (البدر جلد ۱ نمبر ۴ صفحہ ۲۵ کالم ۳) ۲۰ نومبر ۱۹۰۲ء (تشریح) پگٹ مدعی الوہیت کے متعلق دعا اور توجہ کرنے سے حضرت مسیح موعود نے رؤیا دیکھا کہ کچھ کتابیں ہیں جن پر تین بار تسبیح تسبیح تسبیح لکھا ہوا تھا۔ پھر یہ الہام ہوا۔ منہ

(۲۰۶) خُسِفَ الْقَمَرُ وَالشَّمْسُ فِیْ رَمَضَانَ۔ فَبِاَیِّ اٰلَاۗءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ۔ (ترجمہ) رمضان میں چاند اور سورج کو گرہن ہوگیا۔ پس وہ خدا کی کس کس نعمت کو جھٹلا ئینگے (البدر جلد ۱ نمبر ۴ صفحہ ۲ کالم ۳) ہفتہ مختتمہ ۲۱ نومبر ۱۹۰۲ء (تشریح) حضرت مسیح موعود نے رویا ہی میں مولوی عبدالکریم صاحب سے جو کہ پاس بیٹھے تھے فرمایا کہ آلاء سے مراد میں ہوں۔ منہ (نیز دیکھو ریویو حضرت اقدس برمباحثہ محمد حسین بٹالوی و عبداللہ چکڑالوی صفحہ ۳ حاشیہ)

(۲۰۷) مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ نَبْتَلِہٖ بِذُرِّیَّۃٍ مُّلْحِدَۃٍ یَمِیْلُوْنَ اِلَی الدُّنْیَا وَلَا یَعْبُدُوْنَنِیْ شَیْئًا (ترجمہ) جو شخص قرآن سے کنارہ کریگا۔ ہم اسکو ایک خبیث اولاد کے ساتھ مبتلا کرینگے جنکی ملحدانہ زندگی ہوگی۔ وہ دنیا پر گرینگے۔ اور میری پرستش سے انکو کچھ بھی حصہ نہ ہوگا (یعنی ایسی اولاد کا انجام بد ہوگا اور توبہ اور تقوے نصیب نہیں ہوگا) ریویو مسیح موعود برمباحثہ محمد حسین بٹالوی و عبداللہ چکڑالوی صفحہ ۶۔ ۲۷ نومبر ۱۹۰۲ء ۲ بجکر ۲ منٹ اوپر رات کے وقت

(۲۰۸) یَمُوْتُ قَبْلَ یَوْمِیْ ھٰذَا (ترجمہ) یہ میرے اسدن سے پیشتر مریگا (البدر جلد ۱ نمبر ۷ صفحہ ۵۵ کالم ۳) ۵ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ (تشریح) فرمایا کہ جمعہ کے دن جب میں بیمار تھا تو مجھے یہ الہام ہوا تھا یوم سے مراد جمعہ کا دن ہے جو کہ اصل میں خدا کا دن ہے۔ یہ الہام امرتسری مکذب ملا رسل بابا کے بارے میں تھا۔ جو کہ اس الہام کے مطابق طاعون سے مرگیا

(۲۰۹) رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ (ترجمہ) اے رب ہر ایک چیز تیری خادم ہے اے رب میری حفاظت کر اور میری مدد کر۔ اور مجھ پر رحم فرما (البدر جلد ۱ نمبر ۷ صفحہ ۵۴ کالم ۲) ۷ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز یکشنبہ۔ تفصیل کے لئے دیکھو کشف نمبر ۸۷) نوٹ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے۔ اور یہ وہ کلمات ہیں۔ کہ جو اسے پڑھیگا ہر ایک آفت سے اسے نجات ہوگی منہ

(۲۱۰) سَلَامٌ عَلَیْکَ یَا اِبْرَاھِیْمُ (پھر اسکے بعد الہام ہوا) سَلَامٌ عَلٰی اَمْرِکَ صِرْتَ فَائِزًا (ترجمہ)

اے ابراہیم تجھ پر سلام تیرے کاروبار پر سلامتی ہو۔ اور تو بامراد ہو گیا (البدر جلد ۱ نمبر ۷ صفحہ ۵۵ کالم ۲)

۹ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز شنبہ سے قبل کی رات

(۲۱۱) یُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ (ترجمہ) آسمان سے ایک پکارنے والے نے پکارا (البدر جلد ۱ نمبر ۸ صفحہ ۵۸ کالم ۲) ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء جمعہ قبل از عصر (نوٹ) حضرت اقدس نے فرمایا کہ اسکے ساتھ ایک اور عجیب اور مبشر فقرہ تھا۔ وہ یاد نہیں رہا۔ منہ

(۲۱۲) ۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْ (ترجمہ) میں اپنی فوجوں کے ساتھ آیا (البدر جلد ۱ نمبر ۹ صفحہ ۶۸ کالم ۳)

(۲۱۳) ۱۹ دسمبر ۱۹۰۲ء بروز جمعہ۔ عَلٰی شُکْرِ الْمَصَائِبِ (ترجمہ) ھٰذِہٖ صِلَۃٌ عَلٰی شکر المصائب یعنی مصائب پر شکر کرنے کا یہ صلہ ہے (البدر جلد ۱ نمبر ۹ صفحہ ۶۹ کالم اول) تفصیل کے لئے کشف نمبر ۸۰ دیکھو)

(۲۱۴) ۲۱ و ۲۲ دسمبر ۱۹۰۲ء کی درمیانی شب دو اور تین بجے کے درمیان۔ یَأْتِیْ عَلَیْکَ زَمَنٌ کَمِثْلِ زَمَنِ مُوْسٰی۔ (ترجمہ) تیرے پر ایسا زمانہ آنیوالا ہے جیسے موسیٰ پر آیا تھا (البدر جلد ۱ نمبر ۹ صفحہ ۷۱ کالم ۱)

(۲۱۵) ۲۳ دسمبر ۱۹۰۲ء۔ اَللّٰہُ کَرِیْمٌ تَمَشّٰی اَمَامَکَ وَعَادَ مَنْ عَادَ (ترجمہ) وہ کریم ہے تیرے آگے آگے چلتا ہے جسنے تیری عداوت کی گویا اسکی عداوت کی (البدر جلد ۱ نمبر ۹ صفحہ ۷۱ کالم ۱)

(۲۱۶) ۲۵ دسمبر ۱۹۰۲ء۔ اِنِّیْ صَادِقٌ صَادِقٌ وَسَیَشْھَدُ اللّٰہُ لِیْ (ترجمہ) میں صادق ہوں صادق ہوں عنقریب اللہ تعالیٰ میری شہادت دیویگا۔ (البدر جلد ۱ نمبر ۱۰ صفحہ ۷۷ کالم ۳)

(۲۱۷) دسمبر ۱۹۰۲ء اِنِّیْ اَنَا الصَّاعِقَۃُ (ترجمہ) میں ہی صاعقہ ہوں (نوٹ) یہ اللہ تعالیٰ کا نیا نام ہے (البدر جلد ۱ نمبر ۱۱ صفحہ ۸۶ کالم ۱)

(۲۱۸) سنہ ۱۹۰۲ء اِنِّیْ اُجَھِّزُ الْجَیْشَ (ترجمہ) میں اپنے لشکر تیار کر رہا ہوں (الحکم جلد ۶ نمبر ۴ صفحہ ۲ کالم ۳)

(۲۱۹) غالباً ۱۹۰۲ء۔ سر انجام جاہل جہنم بود کہ جاہل نکو عاقبت کم بود (ترجمہ) جاہل کا انجام جہنم ہوتا ہے۔ اسلئے کہ جاہل کی عاقبت کم ہی نیک ہوتی ہے (بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ صفحہ ۳ کالم ۲)

(۲۲۰) سنہ ۱۹۰۲ء۔ ہے رودر گوپال تیری استت گیتا میں لکھی ہے (تحفہ گولڑویہ

صفحہ ۱۳۰ کشف نمبر ۸۳)

(۲۲۱) ۱۹۰۲ء إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ۔ اِنَّهٗ اٰوَى الْقَرْيَةَ (ترجمہ) اللہ تعالےٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا۔ جبتک وہ قوم اپنے دلوں کے خیالات کو تبدیل ڈالے۔ ہم اس قریہ کو طاعون کی خوفناک بربادی سے پناہ میں لے لینگے (دافع البلاء صفحہ ۵ حاشیہ)

(۲۲۲) ۱۹۰۲ء۔ لَوْلَا الْاِكْرَامُ لَهَلَكَ الْمُقَامُ (ترجمہ) اگر مجھے اس سلسلہ کی عزت ملحوظ نہ ہوتی تو اس مقام کو بالکل ہلاک کر دیتا (دافع البلاء صفحہ ۵ حاشیہ)

الہامات ۱۹۰۳ء

(۲۲۳) یکم جنوری ۱۹۰۳ء پنجشنبہ۔ يُبْدِيْ لَكَ الرَّحْمٰنُ شَيْئًا۔ اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ بِشَارَةٌ تَلَقَّاهَا النَّبِيُّوْنَ (ترجمہ) خدا ایک کرشمہ قدرت تیرے لئے ظاہر کریگا۔ اللہ تعالےٰ کا امر آگیا۔ پس تم جلدی نہ کرو۔ یہ وہ بشارت ہے جو نبیوں کو ملی تھی (البدر جلد نمبر ۱ صفحہ ۸۵ کالم ۲ کشف نمبر ۸۶)

(۲۲۴) یکم جنوری ۱۹۰۳ء۔ عودِ صحت (نوٹ) درد گردہ کی شکایت تھی۔ کہ یہ الہام حضرت اقدسؑ کو ہوا۔ فرمایا۔ کہ صحت تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ جب تک وہ ارادہ نہ کرے کیا ہو سکتا ہے (البدر جلد ا نمبر ۱۱ صفحہ ۸۵ کالم ۳)

(۲۲۵) ۲ جنوری ۱۹۰۳ء۔ جَاءَنِيْ اٰئِلُ وَاخْتَارَ۔ وَاَدَارَ اَصْبَعَهٗ وَاَشَارَ يَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنَ الْعِدَا وَيَسْطُوْ بِكُلِّ مَنْ سَطَا (ترجمہ) آئل جبریل ہے فرشتہ بشارت دینے والا آیا میرے پاس آئل اور اسنے اختیار کیا اور اسنے گھمایا اپنی انگلی کو اور اشارہ کیا۔ بچاویگا۔ تجھے اللہ دشمنوں سے اور اچھل کر پڑیگا اس شخص پر جو اچھل کر پڑا (البدر جلد ا نمبر ۱ صفحہ ۸۸ کالم ۱)

(۲۲۶) ۹ جنوری ۱۹۰۳ء بروز جمعہ ۶ بجے صبح کے قریب۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ اَتٰى۔ كَلَّ فَطُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ وَرَاٰى۔ قُتِلَ خَيْبَةً وَزِيْدَ هَيْبَةً (ترجمہ) خدا کا وعدہ آیا۔ اور زمین پر ایک پاؤں مارا۔ اور خلل کی اصلاح کی پس مبارک وہ جسنے پایا اور دیکھا (ایک شخص جو مخالفانہ کچھ امید رکھتا تھا۔ وہ (نا امیدی سے ہلاک ہوگیا۔ اور اسکا مرنا ہیبت ناک ہوگا (البدر جلد ۱ نمبر ۱۲ صفحہ ۹۶ کالم ۲)

(۲۲۷) ۱۱ جنوری ۱۹۰۳ء۔ بَقِيَّةُ الطَّاعُوْنِ (ترجمہ) طاعون کا بقیہ (البدر جلد ا نمبر ۱۲ صفحہ ۹۴ کالم ۱ کشف نمبر ۸۸)

(۲۲۸) ۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء بمقام لاہور۔ اُرِيْكَ بَرَكَاتٍ مِّنْ كُلِّ طَرَفٍ (ترجمہ) ہر ایک طرف سے تجھے برکتیں دکھاؤنگا (البدر جلد ۲ نمبر ۱ صفحہ ۷ کالم ۱) یہ الہام لاہور میں بکثرت بار بار ہوا

(۲۲۹) ۱۸ر جنوری ۱۹۰۳ء جہلم سے واپسی پر کاموںکے اور مریدکے سٹیشنوں کے مابین ریل میں ۔ اَنْتَ عَلَی اللّٰہِ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ (ترجمہ) خدانے تجھے ہر ایک چیز میں سے چن لیا (البدر جلد ۲ نمبر ۲ صفحہ ۷ کالم ۱)

(۲۳۰) ۱۹ر جنوری ۱۹۰۳ء کَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ (ترجمہ) مگر میرے ساتھ میرا رب ہے۔ جو عنقریب ہدایت کا رستہ دکھائیگا (البدر جلد ۲ نمبر ۲ صفحہ ۷ کالم ۲ کشف نمبر ۸۹)

(۲۳۱) ۱۹ر جنوری ۱۹۰۳ء۔ افانین ایات (ترجمہ) گوناگوں نشانات (البدر جلد ۲ نمبر ۲ صفحہ ۷ کالم ۱)

(۲۳۲) ۲۴ر جنوری ۱۹۰۳ء۔ تَفْصِیْلُ مَا صَنَعَ اللّٰہُ فِیْ ھٰذَا الْبَاْسِ بَعْدَ مَا اَشَعْتُہٗ فِی النَّاسِ (ترجمہ) تفصیل کارناموں کی جو خدا نے اس جنگ میں کئے اور بعد اسکے کہ مینے اس پیشگوئی کو لوگوں میں شایع کیا (البدر جلد ۲ نمبر ۲ صفحہ ۷ کالم ۲) نوٹ۔ یہ الہام کشفی حالت میں لکھا ہوا دکھایا گیا۔ منہ

(۲۳۳) ۲۶ر جنوری ۱۹۰۳ء۔ اِصْبِرْ سَنَفْرُغُ یَا مِرْزَا (ترجمہ) اے مرزا صبر کر ہم عنقریب فارغ ہوتے ہیں (البدر جلد ۲ نمبر ۶ صفحہ ۴۲ کالم ۱ کشف نمبر ۹۵)

(۲۳۴) ۲۷ ر و ۲۸ر جنوری کی درمیانی شب۔ فَاسِقُ اللّٰہِ (ترجمہ) خدا کے نزدیک فاسق (البدر جلد ۲ نمبر ۲ صفحہ ۷ کالم ۱ کشف نمبر ۹۷)

(۲۳۵) ۲۸ر جنوری ۱۹۰۳ء۔ سَاُکْرِمُکَ اِکْرَامًا عَجَبًا (ترجمہ) میں عنقریب تیرا عجیب اکرام ظاہر کرونگا (البدر جلد ۲ نمبر ۲ صفحہ ۸ کالم ۲)

(۲۳۶) ۳۰ر جنوری ۱۹۰۳ء۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ عِبَادِہٖ یُوَاسِیْکَ (ترجمہ) خدا اپنے بندوں کے ساتھ ہے۔ وہ تیری غمخواری کریگا (البدر جلد ۲ نمبر ۳ صفحہ ۲۴ کالم ۱)

(۲۳۷) ۳۱ر جنوری ۱۹۰۳ء لَا یَمُوْتُ اَحَدٌ مِّنْ رِّجَالِکُمْ (ترجمہ) تمہارے رجال (مردوں) میں سے کوئی نہیں مریگا (البدر جلد ۲ نمبر ۳ صفحہ ۲۴ کالم ۱) (تشریح) فرمایا کہ اسکے حقیقی معنے کہ تمہارے رجال میں کوئی نہ مریگا۔ تو ہو نہیں سکتے۔ کیونکہ موت تو انبیاء تک کو آتی ہے۔ اور نہ قیامت تک کسی نے زندہ رہنا ہے۔ مگر اس کے مفہوم کا پتہ نہیں ہے۔ شاید کوئی اور معنے ہوں۔ منہ

(۲۳۸) ۲ر فروری ۱۹۰۳ء۔ سَنُنَجِّیْکَ۔ سَنُعْلِیْکَ۔ اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ۔ سَاُکْرِمُکَ اِکْرَامًا عَجَبًا۔ سَمِعَ اللّٰہُ الدُّعَاءَ۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً۔ دُعَاءُکَ مُسْتَجَابٌ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ۔ اَقُوْمُ وَاُصَلِّیْ وَاَصُوْمُ وَاُعْطِیْکَ مَا یَدُوْمُ (ترجمہ) ہم تجھے نجات دینگے ہم تجھے غالب کرینگے میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تیرے اہل کے ساتھ۔ اور میں تجھے ایسی بزرگی دونگا۔ جس سے لوگ تعجب میں پڑینگے۔ خدانے دعا سن لی۔ میں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤنگا۔ تیری دعا

قبول کی گئی۔ میں اپنے رسول کیساتھ کھڑا ہونگا۔ اور نماز پڑھونگا۔ اور روزہ رکھونگا۔ اور وہ چیز تجھے دونگا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہیگی (الحکم جلد ۷ نمبر ۵ صفحہ ۱۶)

(۲۳۹) ۳ فروری ۱۹۰۳ء۔ اُصَلِّیْ وَ اَصُوْمُ اَسْھَرُ وَ اَنَامُ وَ اَجْعَلُ لَکَ اَنْوَارَ الْقُدُوْمِ وَ اُعْطِیْکَ مَا یَدُوْمُ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا (ترجمہ) میں نماز پڑھونگا۔ اور روزہ رکھونگا۔ جاگتا ہوں۔ اور سوتا ہوں۔ اور تیرے لئے اپنے آنیکے نور عطا کرونگا۔ اور وہ چیز تجھے دونگا۔ جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہیگی خدا انکے ساتھ ہے۔ جو تقوے اختیار کرتے ہیں (الحکم جلد ۷ نمبر ۵ صفحہ ۱۶ کالم ۱)

(۲۴۰) ۳ فروری ۱۹۰۳ء۔ بَدَرَ مَا عِنْدَھُمْ مِنَ الرِّمَاحِ (ترجمہ) انہوں نے جو کچھ انکے پاس ہتھیار تھے سب ظاہر کر دیئے (البدر جلد ۲ نمبر ۴ صفحہ ۱ کالم ۱)

(۲۴۱) ۴ فروری ۱۹۰۳ء ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّ کَانُوْا یَعْتَدُوْنَ (ترجمہ) کیونکہ وہ نافرمانی میں حد سے گزر گئے تھے (الحکم جلد ۷ نمبر ۵ صفحہ ۱۶ کالم ۱)

(۲۴۲) ۸ فروری ۱۹۰۳ء صبح حَرْبٌ یُّھَیَّجُ (ترجمہ) جوش سے بھری ہوئی لڑائی (النوٹ) اس الہام کے مطابق اُسی دن شام دیانتدی آریوں کی طرف سے ایک گندی گالیوں سے بھرا ہوا اشتہار بجواب اشتہار نومسلمان شائع ہوا۔ چنانچہ حضرت اقدس نے اس الہام کو اس واقعہ پر چسپاں فرمایا (البدر جلد ۲ نمبر ۴ صفحہ ۱ کالم ۲)

(۲۴۳) ۹ فروری ۱۹۰۳ء۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَسْبَابِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اُجِیْبُ اُخْطِیْ وَ اُصِیْبُ۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ مُحِیْطٌ (ترجمہ) میں اسباب کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤنگا خطا کرونگا۔ اور بھلائی کرونگا میں اپنے رسول کے ساتھ محیط ہوں (البدر جلد ۲ نمبر ۴ صفحہ ۱ کالم ۱)

(۲۴۴) ۱۰ فروری ۱۹۰۳ء۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ اِلَی الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ (ترجمہ) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا۔ اور ایک وقت مقرر تک میں اس زمین سے علیحدہ نہیں ہونگا (البدر جلد ۲ نمبر ۴ صفحہ ۱ کالم ۲)

(۲۴۵) ۱۳ فروری ۱۹۰۳ء۔ اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ (مفہوم از حضرت اقدس) اے ازلی ابدی خدا میری مدد کے لئے آ (البدر جلد ۲ نمبر ۵ صفحہ ۳۹ کالم ۳)

(۲۴۶) ۱۷ فروری ۱۹۰۳ء۔ یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ وَ فَتْحُ الْحُنَیْنِ (البدر جلد ۲ نمبر ۵ صفحہ ۳۹ کالم ۳)

(۲۴۷) ۱۸ر فروری ۱۹۰۳ء وَ يُبْقِيكَ (ترجمہ الہامی) تا بدیر ترا خواہد داشت (تشریح) حضرت اقدس ؑ نے فرمایا کہ ۱۸ر فروری ۱۹۰۳ء کو یکایک مرض کا دورہ ہوگیا۔ اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوگئے اسی حالت میں ایک الہام ہؤا۔ جسکا صرف ایک حصّہ یاد رہا۔ چونکہ بہت تیزی کے ساتھ ہؤا تھا۔ جیسے بجلی کوندتی ہے اسلئے باقی حصہ محفوظ نہ رہا۔ اور وہ یہ ہے۔ اسکا ترجمہ بھی ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے بتایا (البدر جلد ۲ نمبر ۶ صفحہ ۴۷ کالم ۲)

(۲۴۸) یکم مارچ ۱۹۰۳ء حُجَّةُ اللّٰهِ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کی حُجّت (تشریح) نواب محمد علیخان صاحب سے مخاطب ہوکر حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ کہ یکم مارچ سے قبل کی رات ایک کشف میں آپکی تصویر ہمارے سامنے آئی اور اتنا لفظ الہام ہؤا۔ یہ امر کوئی ذاتی معاملات سے تعلق نہیں رکھتا۔ اسکے متعلق یوں تفہیم ہوئی تھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ چونکہ آپ اپنی برادری اور قوم میں سے اور سوسائٹی میں سے الگ ہوکر آئے ہیں تو اللہ تعالےٰ نے آپکا نام حجة اللہ رکھا۔ یعنی آپ ان پر حجت ہونگے۔ قیامت کے دن انکو کہا جائیگا کہ فلاں شخص نے تم سے نکلکر اس صداقت کو پرکھا۔ اور مانا تم نے ایسا کیوں نہیں کیا۔ یہ بھی تم میں سے ہی تھا۔ اور تمہاری طرح کا ہی انسان تھا۔ چونکہ خدا تعالےٰ نے آپکا نام حجۃ اللہ رکھا۔ آپکو بھی چاہیئے کہ آپ ان لوگوں پر تحریر سے تقریر سے ہر طرح سے حجت پوری کردیں (الحکم جلد ۷ نمبر ۹ صفحہ ۱۱ کالم ۳)

(۲۴۹) ۱۶ر مارچ ۱۹۰۳ء۔ استقامت میں فرق آگیا (تفصیل کے لئے دیکھو کشف ۱۰۵ البدر جلد ۲ نمبر ۱۰ صفحہ ۷۵ کالم ۱)

(۲۵۰) ۱۶ر مارچ ۱۹۰۳ء دُعَاءُكَ مُسْتَجَابٌ (ترجمہ) تیری دعا قبول کی گئی ہے (تشریح) فرمایا مجھے کئی دفعہ بیماریوں میں آزمایا ہے۔ کہ پیشاب بار بار آرہا ہے دست بھی لگے ہیں آخر خدا سے دعا کی صبح کو یہ الہام ہؤا۔ اسکے بعد ہی وہ کثرت جاتی رہی۔ اور کمزوری کی جگہ طاقت آگئی (البدر جلد ۲ نمبر ۱۰ صفحہ ۷۵ کالم ۲)

(۲۵۱) ۲۶ر مارچ ۱۹۰۳ء جس کا تھا اسکے پاس آگیا (۲) لَنَفَخْنَا فِيهِمْ مِنْ صِدْقِنَا (ترجمہ) ہمنے ان میں اپنی طرف سے صدق پھونک دیا ہے (مفصّل کے لئے کشف نمبر ۱۱۰ دیکھو البدر جلد ۲ نمبر ۱۱ صفحہ ۸۵ کالم ۳)

(۲۵۲) ۲۶ر مارچ ۱۹۰۳ء۔ طاعون کا دروازہ کھولا گیا (تشریح) فرمایا آج میری طبیعت علیل تھی اسلئے میری آنکھ لگ گئی جب اٹھا تو یہ الفاظ زبان پر جاری تھے یا سنائی دیئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ طاعون اب پیچھا نہیں چھوڑتی (البدر جلد ۲ نمبر ۱۰ صفحہ ۸۰ کالم ۳)

(۲۵۳) ۱۸؍ اپریل ۱۹۰۳ء ساخبرہٗ فی اٰخر الوقت انک لست علی الحق (ترجمہ) تجھے آخری وقت خبر دی جاوے گی کہ بلا شک تو حق پر نہیں تھا (تشریح) فرمایا کہ میں لیٹا ہوا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نظر کے آگے سے پھر گئے پھر یہ لفظ الہام ہوئے (البدر جلد ۲ نمبر ۱۴ صفحہ ۱۰۹ کالم ۳)

(۲۵۴) ۱۲؍ اپریل ۱۹۰۳ء ماکان اللّٰہ لیعذبھم وانت فیھم (ترجمہ) اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ انپر عذاب نازل کرے۔ ایسی صورت میں کہ تو انکے درمیان ہے (البدر جلد ۲ نمبر ۱۵ صفحہ ۱۱۵ کالم ۱)

(۲۵۵) ۱۲؍ اپریل ۱۹۰۳ء۔ یہ بات آسمان پر قرار پاچکی ہے۔ تبدیل ہونیوالی نہیں (تشریح) فرمایا۔ آج صبح جب میں نماز کے بعد ذرا لیٹ گیا۔ تو الہام ہوا۔ مگر افسوس ہے کہ ایک حصّہ اسکا یاد نہیں رہا۔ ایک پہلے عربی کا فقرہ تھا۔ اور اس کے بعد اسکا ترجمہ اردو میں تھا۔ وہ اردو فقرہ یاد ہے اور عربی فقرہ کچھ اس سے مشابہ تھا تعھد و تمکن فی السّمآء مگر وہ اصل فقرہ بھول گیا۔ اور اس نسیان میں بھی کچھ منشاء الٰہی ہوتا ہے۔ گویا اسکا یہ مطلب ہے کہ یہ اب تقدیر مبرم ہے۔ اس میں اب تبدیلی نہیں ہوگی۔ (الحکم جلد ۷ نمبر ۱۵ صفحہ ۱۲ کالم ۲)

(۲۵۶) ۲۷؍ اپریل ۱۹۰۳ء۔ ربّ انّی مظلوم فانتصر (ترجمہ) اے رب میں مظلوم ہوں۔ پس تو میری مدد فرما (البدر جلد ۲ نمبر ۱۵ صفحہ ۱۱۷ حاشیہ)

(۲۵۷) ۲۹؍ اپریل ۱۹۰۳ء انّا نرث الارض ناکلھا من اطرافھا (ترجمہ) ہم ہی زمین کے وارث ہیں۔ اور ہم ہی زمین کو سب اطراف سے کھانیوالے ہیں (البدر جلد ۲ نمبر ۱۵ صفحہ ۱۱۷ حاشیہ)

(۲۵۸) ۳۰؍ اپریل ۱۹۰۳ء۔ قلنا یا ارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی (ترجمہ) اور ہمنے کہا اے زمین اپنا پانی نگل جا۔ اور اے آسمان ٹھہر جا (تشریح) فرمایا۔ اس الہام کے متعلق جہاں تک میری رائے ہے وہ یہ ہے کہ یہ عام شہروں اور دیہات کے متعلق نہیں۔ اور نہ اس سے دوام منع ثابت ہوتا ہے غالباً یہی ہے کہ بعض دیہات اور شہروں میں جن کی نسبت خدا کا ارادہ ہے۔ چند مہینوں تک طاعون بند ہے۔ اور پھر جہاں خداوند قدیر چاہے پھر پھوٹ پڑے۔ اور یہ بکلی بند نہیں ہوگی جب وہ ارادہ بکمال و تمام پورا نہ ہوجائے جو آسمان پر قرار پایا ہے۔ . . . . . اور ضرور ہے۔ کہ زمین اپنے مواد نکالتی رہے جب تک کہ خدا کا ارادہ اپنے کمال کو نہ پہنچے (البدر جلد ۲ نمبر ۱۵ صفحہ ۱۱۷ کالم ۲)

(۲۵۹) ۳۰؍ اپریل ۱۹۰۳ء فیہ خیر و برکۃ (ترجمہ الہامی) اس میں تمام دنیا کی بھلائی ہے (تشریح) فرمایا مجھے الہام ہوا۔ مگر اسکا آخری حصہ یاد ہے۔ دوسرے الفاظ یاد نہیں ہے۔ جو الفاظ یاد ہیں

وہ یہ ہیں اسکا ترجمہ بھی بتلایا گیا (البدر جلد ۲ نمبر ۱۶ صفحہ ۱۳۲ کالم ۱)

(۲۶۰) ۲ ر مئی ۱۹۰۳ء - آثار صحت (تشریح) فرمایا کہ کچھ دن ہوئے کہ میں بیماروں کے لئے دعا کرتا تھا۔ ایک شخص کے لئے خاص طور سے دعا کی دیکھا کہ وہ اٹھکر کھڑا ہو گیا۔ اور پھر یہ الہام ہوا مگر تصریح بالکل نہیں کہ یہ الہام کس کی نسبت ہے۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۱۶ صفحہ ۱۲۳ کالم ۲)

(۲۶۱) ۱۹ ر مئی ۱۹۰۳ء سے قبل کی رات ۱۲ بجے۔ **مجموعہ فتوحات** (مفصل کے لئے کشف نمبر ۱۵ دیکھو البدر جلد ۲ نمبر ۱۹ صفحہ ۱۴۷ کالم ۱)

(۲۶۲) ۲۷ ر مئی ۱۹۰۳ء - بلا نازل یا حادث یا ۰۰۰ (تشریح) فرمایا کہ یہ الفاظ الہام ہوئے ہیں مگر معلوم نہیں کہ کس کی طرف اشارہ ہے۔ یاد نہیں رہا کہ یا کے آگے کیا تھا (البدر جلد ۲ نمبر ۲۰ صفحہ ۱۵۴ کالم ۲)

(۲۶۳) ۴ ر جون ۱۹۰۳ء رات کے ۲ یا ۳ بجے۔ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ حَامِدًا مُتَبَشِّرًا (ترجمہ) سلامتی والا حمد کرنیوالا بشارت دیا گیا (تشریح) کچھ حصہ الہام کا یاد نہیں رہا۔ مفصل کے لئے کشف نمبر ۱۶ دیکھو البدر جلد ۲ نمبر ۲۱ صفحہ ۱۶۲ کالم ۱-۲)

(۲۶۴) ۲۸ ر ۲۹ ر جون کی درمیانی رات ۱۹۰۳ء دوشنبہ سے پہلی رات۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ فِيْهِ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ (ترجمہ معہ تشریح) میرے حال پر یہ کشش غالب ہوئی کہ یہ مقدمات جو کرم الدین کی طرف سے میرے پر ہیں یا بعض میری جماعت کے لوگوں کی طرف سے کرم دین پر ہیں۔ انکا انجام کیا ہوگا۔ سو اس غلبہ کشش کیوقت میری حالت وحی الہی کی طرف منتقل کی گئی اور خدا کا یہ کلام میرے پر نازل ہوا۔ اسکے معنے یہ مجھے سمجھائے گئے۔ کہ ان دونوں فریقوں میں سے خدا اسکے ساتھ ہوگا۔ اور اسکو فتح و نصرت نصیب کریگا۔ جو پرہیز گار ہیں یعنی جھوٹ نہیں بولتے۔ ظلم نہیں کرتے تہمت نہیں لگاتے۔ اور دغا اور فریب اور خیانت سے ناحق خدا کے بندوں کو نہیں ستاتے۔ اور ہر ایک بدی سے بچتے اور راستبازی اور انصاف کو اختیار کرتے ہیں۔ اور خدا سے ڈر کر اسکے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی اور نیکی کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ اور بنی نوع کے وہ سچے خیر خواہ ہیں۔ ان میں درندگی اور ظلم اور بدی کا جوش نہیں۔ بلکہ عام طور پر ہر ایک کے ساتھ وہ نیکی کرنے کے لئے تیار ہیں سو انجام یہ ہے کہ انکے حق میں فیصلہ ہوگا۔ تب وہ لوگ جو پوچھا کرتے ہیں۔ جو ان دونوں گروہوں میں سے حق پر کون ہے انکے لئے نہ ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہونگے۔ منہ (البدر جلد ۲ نمبر ۲۴ صفحہ ۱۸۹)

(۲۶۵) ۴ ر جولائی ۱۹۰۳ء - عنقریب ایسا ہوگا۔ کہ شریر لوگ جو رعب و داب

رکھتے ہیں۔ وہ کم ہوتے جاوینگے (پیشگوئی) (البدر جلد ۲ نمبر ۲۸ صفحہ ۲۱۸ کالم ۱)

(۲۶۶) ۲۴ جولائی ۱۹۰۳ء اَلْفِتْنَۃُ وَالصَّدَقَاتُ (ترجمہ) فتنے اور صدقات (البدر جلد ۲ نمبر ۲۹ صفحہ ۲۲۶ کالم ۲)

(۲۶۷) ۲۷ جولائی ۱۹۰۳ء ربیع الثانی ۱۳۲۱ھ - اور میرے رب نے عرب کی نسبت مجھے بشارت دی۔ اور الہام کیا ہے کہ میں انکی خبر گیری کروں اور ٹھیک راہ بتاؤں۔ اور انکا حال درست کروں (حمامۃ البشریٰ صفحہ ۱۹)

(۲۶۸) ۱۵ اگست ۱۹۰۳ء لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ (ترجمہ) جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہو (البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ صفحہ ۲۵۳ کالم ۳)

(۲۶۹) ۱۸ اگست ۱۹۰۳ء بوقت صبح بمقام گورداسپور دوران مقدمہ میں۔ یٰسٓ ۔ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ۔ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۔ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۔ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ (ترجمہ) یٰسٓ حکمت والے قرآن کی قسم بیشک تو رسولوں میں سے ہے راہ مستقیم پر جو عزیز اور رحیم خدا کا نازل کیا ہوا ہے۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ صفحہ ۲۵۳ کالم ۲)

(۲۷۰) ۱۸ اگست ۱۹۰۳ء صبح مقام گورداسپور اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ (ترجمہ) بیشک اللہ تعالےٰ متقیوں کے ساتھ ہے اور ان لوگوں کے ساتھ جو محسن ہیں (البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ صفحہ ۲۵۳ کالم ۱)

(۲۷۱) ۱۸ اگست ۱۹۰۳ء صبح گورداسپور لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّخِذْنِیْ وَکِیْلًا (ترجمہ) میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس مجھے ہی اپنا کارساز پکڑ و (البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ صفحہ ۲۵۳ کالم ۳)

(۲۷۲) ۱۸ اگست ۱۹۰۳ء صبح - سَاُکْرِمُکَ بَعْدَ تَوْھِیْنِکَ (ترجمہ) تیری توہین کے بعد میں بہت جلد تیرا اکرام ظاہر کرونگا (البدر ایضاً)

(۲۷۳) ۱۸ اگست ۱۹۰۳ء بعد دوپہر مقام گورداسپور (۱) سَاُکْرِمُکَ اِکْرَامًا حَسَنًا (ترجمہ) میں عنقریب تیرا بہت اچھی سے اکرام کرونگا (۲) سَاُکْرِمُکَ اِکْرَامًا عَجَبًا (ترجمہ) میں عنقریب تیرا بہت عجیب طرح سے اکرام کرونگا (۳) اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰھُمَا (ترجمہ) آسمان اور زمین دونوں ملے ہوئے تھے۔ پھر ہمنے انہیں جدا کیا (۴) قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ (ترجمہ) تو کہہ اللہ نے پھر انہیں چھوڑ دے۔ کہ اپنی بک بک میں کھیلا کریں (۵) یَسْئَلُوْنَکَ عَنْ شَاْنِکَ ۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ (ترجمہ) تیری شان کی نسبت سوال کرتے ہیں انہیں کہدے اللہ ہی

جانتا ہے پھر انہیں چھوڑ دے۔ کہ اپنی بک بک میں کھیلا کریں (۲) مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ (ترجمہ) تو رحمان کی پیدائش میں کچھ بے ضابطگی نہیں پائیگا۔ (البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ صفحہ ۲۵۳)

(۲۷۴) ۱۹ اگست ۱۹۰۳ء گورداسپور اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ٥ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَ ھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ (ترجمہ) کیا تو نے نہیں دیکھا۔ کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔ کیا اسنے انکو اپنے مکر و حیلہ میں ناکام نہیں کردیا (۲) نزول در قادیان۔ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ حَلَّ غَضَبُہٗ عَلَی الْاَرْضِ (ترجمہ) میں رحمان کو دیکھتا ہوں (یعنی اگرچہ خدا رحمان ہے۔ مگر گناہ حد سے بڑھ گیا ہے جس سے اسکا غضب نازل ہو گیا ہے (البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ صفحہ ۲۵۳ کالم ۳)

(۲۷۵) ۲۰ اگست ۱۹۰۳ء کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ لکھ چکا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہینگے (البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ صفحہ ۲۵۳ کالم ۳)

(۲۷۶) ۲۲ اگست ۱۹۰۳ء۔ خدا کی پناہ میں عمر گزارو (البدر جلد ۲ نمبر ۳۲ صفحہ ۲۵۳ کالم ۳)

(۲۷۷) یکم ستمبر ۱۹۰۳ء۔ فیئر مین Fair man (ترجمہ) معقول آدمی (البدر جلد ۲ نمبر ۳۴ صفحہ ۲۶۶ کالم ۳)

(۲۷۸) ۳ ستمبر ۱۹۰۳ء فِیْ حِفَاظَۃِ اللّٰہِ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں (البدر جلد ۲ نمبر ۳۵ صفحہ ۲۸۰ کالم ۲ کشف نمبر)

(۲۷۹) ۹ ستمبر ۱۹۰۳ء۔ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ (ترجمہ) تم پر سلامتی ہو تم خوشحال ہو گئے (۲) یَا حَفِیْظُ یَا عَزِیْزُ یَا رَفِیْقُ (ترجمہ) اے حفاظت کرنیوالے اے غالب اے رفاقت کرنے والے (البدر جلد ۲ نمبر ۳۵ صفحہ ۲۸۰ کالم ۲) (تشریح از مسیح موعودؑ) رفیق خدا تعالےٰ کا نیا نام ہے کہ جو اس سے پیشتر اسمائے باریتعالےٰ میں کبھی نہیں آیا۔ وبائی امراض سے حفاظت کے لئے اللہ تعالےٰ نے ان اسماء کا ورد کرنا علاج بتایا۔ منہ

(۲۸۰) ۲۳ ستمبر ۱۹۰۳ء وقت شام مقام گورداسپور۔ خوش و خرم باش (البدر جلد ۲ نمبر ۳ صفحہ ۲۹ کالم ۲) دوران مقدمہ مسمی کرمدین ہوا۔ جس کا نتیجہ مسمی مذکور کی ذلت و اہانت کی شکل میں ظاہر ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالےٰ نے ہر طرح خوشی اور خورمی بخشی

(۲۸۱) ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۳ء۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (ترجمہ) سلامتی اور عافیت ہے یہ خدائے رحیم کا کلام ہے (تشریح مسیح موعودؑ) جب مینے اس کتاب کو لکھنا شروع کیا۔ تو میرا ارادہ تھا کہ قبل اسکے جو ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو بمقام گورداسپور ایک مقدمہ پر جاؤں۔ جو ایک مخالف کی طرف سے

فوجداری میں میرے پروائر ہے۔ یہ رسالہ تالیف کروں اور اسکو ساتھ لیجاؤں۔ تو ایسا اتفاق ہوا۔ کہ مجھے درد گردہ سخت پیدا ہوا میں نے خیال کیا کہ یہ کام ناتمام رہ گیا۔ صرف دو چار دن ہیں۔ اگر میں اسی طرح درد گردہ میں مبتلا رہا۔ جو ایک مہلک بیماری ہے تو یہ تالیف نہیں ہو سکے گا۔ تب خدا تعالےٰ نے مجھے دعا کی طرف توجہ دلائی میں نے رات کے وقت میں جبکہ تین گھنٹے کے قریب بارہ بجے کے بعد رات گزر چکی تھی اپنے گھر کے لوگوں سے کہا کہ اب میں دعا کرتا ہوں تم آمین کہو۔ سو میں نے اُسی دردناک حالت میں صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کے تصور سے دعا کی کہ یا الٰہی اس مرحوم کے لئے میں اسکو لکھنا چاہتا تھا۔ تو ساتھ ہی مجھے غنودگی ہوئی اور (یہ) الہام ہوا۔ یعنی سلامتی اور عافیت ہے۔ یہ خدائے رحیم کا کلام ہے پس قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ابھی صبح کے چھ نہیں بجے تھے کہ میں بالکل تندرست ہوگیا۔ اور اسی روز نصف کے قریب کتاب کو لکھ لیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۵۷)

(۲۸۲) ۱۲ر اکتوبر ۱۹۰۳ء۔ قُتِلَ خَیْبَةً وَّ زِیْدَ ھَیْبَةً (ترجمہ معہ تشریح از حضرت مسیح موعودؑ) ایسی حالت میں مارا گیا کہ اسکی بات کو کسی نے نہیں سنا۔ اور اسکا مارا جانا ایک ہیبت ناک امر تھا یعنی لوگوں کو بہت ہیبت ناک معلوم ہوا۔ اور اسکا بڑا اثر دلوں پر ہوا (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۷۳ حاشیہ)

(۲۸۳) ۱۶ر اکتوبر ۱۹۰۳ء۔ کابل سے کاٹا گیا اور سیدھا ہماری طرف آیا (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۵۵ کشف نمبر ۱۲۲)

اسلام کے مستقبل کی نسبت پیشگوئی

(۲۸۴) اکتوبر ۱۹۰۳ء (پیشگوئی) اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اسکی پیشگوئی ہے۔ جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دیگا۔ اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر انکو غلبہ بخشیگا وہ دن آتے ہیں۔ بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا۔ جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالیگا۔ اور ہر ایک کو جو اسکے معدوم کرنیکا فکر رکھتا ہے۔ نامراد رکھیگا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہیگا۔ یہانتک کہ قیامت آجائیگی . . . .

نزول مسیح کی نسبت پیشگوئی

یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اتریگا۔ ہمارے سب مخالف جواب زندہ موجود ہیں۔ وہ تمام مرینگے اور کوئی ان میں سے عیسےٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھیگا۔ اور پھر انکی اولاد جو باقی رہیگی۔ وہ بھی مریگی

اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسےٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھیگا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مریگی اور بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا انکے دلوں میں گھبراہٹ ڈالیگا۔ کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا۔ اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی۔ مگر مریم کا بیٹا عیسےٰ ابتک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائینگے۔ اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی۔ کہ عیسےٰ کا انتظار کرنیوالے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑینگے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھیگا اور پھولیگا۔ اور کوئی نہیں جو اسکو روک سکے

آریہ (دیانندی) مت کی نسبت پیشگوئی

اور یہ خیال مت کرو کہ آریہ یعنی ہندو دیانندی مذہب والے کچھ چیز ہیں۔ وہ صرف اُس زنبور کی طرح ہیں جس میں بجز نیش زنی کے اور کچھ نہیں۔ وہ نہیں جانتے۔ کہ توحید کیا چیز ہے۔ اور روحانیت سے سراسر بے نصیب ہیں۔ عیب چینی کرنا اور خدا کے پاک رسولوں کو گالیاں دینا انکا کام ہے۔ اور بڑا کمال انکا یہی ہے کہ شیطانی وساوس سے اعتراضات کے ذخیرے جمع کر رہے ہیں۔ اور تقوےٰ و طہارت کی روح ان میں نہیں۔ یاد رکھو کہ بغیر روحانیت کے کوئی مذہب چل نہیں سکتا۔ اور مذہب بغیر روحانیت کے کچھ بھی چیز نہیں۔ جس مذہب میں روحانیت نہیں۔ اور جس مذہب میں خدا کے ساتھ مکالمہ کا تعلق نہیں۔ اور صدق و صفا کی روح نہیں اور آسمانی کشش اسکے ساتھ نہیں۔ اور فوق العادت تبدیلی کا نمونہ اسکے پاس نہیں وہ مذہب مردہ ہے اس سے مت ڈرو۔ ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہونگے کہ اس مذہب کو نابود ہوتے دیکھ لوگے۔ کیونکہ یہ مذہب آریہ کا زمین سے ہے نہ آسمان سے۔ اور زمین کی باتیں پیش کرتا ہے نہ آسمان کی پس تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دینگے۔ اور آسمانی سکینت تم پر اتریگی۔ اور روح القدس سے مدد دئے جاؤ گے۔ اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔ خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔ گالیاں سنو اور چپ رہو مار یں کھاؤ اور صبر کرو۔ اور حتی المقدور بدی کے مقابلہ سے پرہیز کرو تا آسمان پر تمہاری مقبولیت لکھی جاوے (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵ تا ۶۶)

سلطنت کابل کے بارہ میں پیشگوئی

اور کابل کی زمین دیکھ لیگی کہ یہ خون (صاحبزادہ عبداللطیف مرحوم ومغفور کا) کیسے کیسے پھل لائیگا یہ خون کبھی ضائع نہیں جائیگا پہلے اس سے غریب عبدالرحمن میری جماعت کا ظلم سے مارا گیا۔ اور خدا چپ رہا مگر اس خون پر اب وہ چپ نہیں رہیگا۔ اور بڑے بڑے نتائج ظاہر ہونگے ...... مگر ابھی کیا ہے۔ یہ خون بڑی بیرحمی کے ساتھ کیا گیا ہے اور آسمان کے نیچے ایسے خون کی اس زمانہ میں نظیر نہیں ملے گی۔ ہائے اس نادان امیر نے کیا کیا۔ کہ ایسے معصوم شخص کو کمال بیدردی سے قتل کر کے اپنے تئیں تباہ کر لیا۔ اے کابل کی زمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے بدقسمت زمین تو خدا کی نظر سے گر گئی کہ تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۷۲)

(۲۸۵) ۲۵؍ اکتوبر ۱۹۰۳ء (ا) تقدیر مبرم ہے اور ہلاکت مقدر (ب) یُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ (ترجمہ) جو کچھ زمین و آسمان میں ہے۔ سب اسکی پاکی بیان کر رہے ہیں۔ کون ہے جو اسکے حکم کے بغیر اسکے حضور شفاعت کر سکے (ج) اِنَّكَ اَنْتَ الْمُجَازُ (ترجمہ) تجھے اجازت ہے (تشریح از مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم) ہمارے مکرم خانصاحب نواب محمد علیخان کا چھوٹا لڑکا عبدالرحیم سخت بیمار ہو گیا۔ چودہ روز ایک ہی تپ لازم حال اور اُسپر حواس میں فتور اور سخت بیہوشی رہی۔ آخر نوبت احتراق تک پہنچ گئی میرے مخدوم مکرم مولوی نورالدین صاحب (خلیفۃ المسیح) فرماتے ہیں کہ عبدالرحیم کے علاج میں غیر مترقب توجہ انہیں پیدا ہوئی۔ اور انکے علم نے اپنی پوری اور وسیع طاقت سے کام لیا مگر ضعف او عجز کا اعتراف کر کے بجز سپر انداز ہو جانے کے کوئی راہ نظر نہ آتی تھی حضرت خلیفۃ اللہ علیہ السلام کو ہر روز دعا کے لئے توجہ دلائی جاتی تھی۔ اور وہ کرتے تھے ۲۵؍ اکتوبر کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بڑی بیتابی سے عرض کی گئی کہ عبدالرحیم کی زندگی کے آثار اچھے نظر نہیں آتے۔ حضرت رؤف الرحیم تہجد میں اسکے لئے دعا کر رہے تھے۔ کہ اتنے میں خدا کی وحی سے آپ پر کھلا کہ "تقدیر مبرم ہے اور ہلاکت مقدر" میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بالمواجہ مجھے فرمایا۔ کہ جب خدا تعالےٰ کی یہ قہری وحی نازل ہوئی۔ تو مجھ پر حد سے زیادہ حزن طاری ہوا۔ اسوقت بے اختیار میرے منہ سے نکل گیا کہ یا الٰہی اگر یہ دعا کا موقعہ نہیں۔ تو میں شفاعت کرتا ہوں۔ اسکا موقعہ تو ہے۔ اسپر معاً وحی (ب) نازل ہوئی۔ اس جلالی وحی سے میرا بدن کانپ گیا۔ اور مجھ پر سخت خوف اور ہیبت وارد ہوئی۔ کہ میں نے بلا اذن

شفاعت کی ایک دومنٹ کے بعد پھر وحی ہوئی (ج) اسکے بعد حالاً بعد حال عبدالرحیم کی صحت ترقی کرنے لگی۔ اور اب ہر ایک جو دیکھتا اور پہچانتا تھا اسے دیکھکر خدا تعالےٰ کے شکر سے بھر جاتا۔ اور اعتراف کرتا ہے کہ لاریب مردہ زندہ ہُوا ہے الخ (البدر جلد ۲ نمبر ۱۴-۲۰ ۱۳ صفحہ ۳۲)

(۲۸۶) **۵ ر نومبر ۱۹۰۳ء**۔ موضع مد کی نسبت پیشگوئی۔ اَرٰی اَرْضَ مُدٍّ قَدْ اُرِیْدَ تَبَارُهَا دَعْوَاهُمْ دَرْهُمْ رَبِّیْ کَغُصْنٍ تَجِدْ سُرُوْ۔ وَلَیْسَ عِلَاجُ الْوَقْتِ اِلَّا طَاعَتِیْ۔ اَطِیْعُوْنِ فَالطَّاعُوْنُ یُفْنِیْ وَیُدْحِرُوْا۔ لِقَوْمٍ هٰذَا لَا بَارَكَ اللّٰهُ مُدَّهُمْ۔ جَهُوْلٌ نَادٰی حَقَّ کِذْبٍ فَالْبِشَاسُ فَا (ترجمہ) میں مُد کی زمین کو دیکھتا ہوں کہ اسکی تباہی نزدیک آگئی۔ اور میرے رب نے انکو کٹی اونٹنی کی طرح کر دیا۔ علاج وقت میری اطاعت ہے پس وہ یہی طاعون ہے کہ انکے ملک میں پہنچگئی ہے۔ تا انکی آنکھیں کھلیں۔ اس شخص نے ایک قوم کی خاطر کے لئے بکواس کی خدا انکے مدکو برکت نہ دے یہ شخص جاہل ہے اسنے دروغگوئی کا حق ادا کر دیا۔ اسلئے وہ لوگ خوش ہوگئے (۶۳-۶۲-۵۶ ۲ھ اعجاز احمدی)

(تشریح) اس پیشگوئی کے بعد اس گاؤں میں اس کثرت سے طاعون پڑی۔ کہ نصف سے زیادہ آبادی طاعون سے تباہ ہوگئی۔ منہ

(۲۸۷) **نومبر ۱۹۰۳ء کا آخری نصف** (ا) ہماری فتح ہمارا غلبہ (ب) ظَفَرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ مُّبِیْنٌ (ج) ظَفَرٌ وَّ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ (د) **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ گزیں ہوئے قلعہ ہند میں** (ترجمہ الہام ج و ب) اللہ تعالےٰ کی طرف سے ظفر اور کھلی کھلی فتح ظفر اور فتح اللہ تعالےٰ کی طرف سے (الحکم جلد ۷ نمبر ۴۴ صفحہ ۱۵ کالم ۳)

(۲۸۸) **۵ ر دسمبر ۱۹۰۳ء** (ا) وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا کُنْتُمْ تَکْتُمُوْنَ (ب) بَلَاءٌ وَّ اَنْوَارٌ (ج) **بستر عیش** (د) **خوش باش۔ کہ عاقبت نکو خواہد بود** (ترجمہ ا-ب) اور اللہ تعالےٰ نکالنے والا ہے (یعنی ظاہر کرنیوالا ہے) جو کچھ کہ تم چھپاتے ہو۔ بلائیں اور نور (البدر جلد ۳ نمبر ۱ صفحہ ۶ کالم ۳)

(۲۸۹) **۵ ر دسمبر ۱۹۰۳ء** فَبُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ (ترجمہ) پس مومنوں کے لئے بشارت ہے (تشریح) رمضان شریف کی ۲۷ ر کی شب کو جسپر لیلۃ القدر کا گمان کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے بمقام گورداسپور اپنی جماعت کے موجود اور غیر موجود خدام کے لئے عام طور پر دعائیں کیں۔ جو موجود تھے یا جنکے نام یاد آئے انکا نام لیکر اور کل جماعت کے لئے عام طور سے دعا کی جسپر یہ الہام ہُوا۔ (البدر جلد ۳ نمبر اول صفحہ ۶ کالم ۳ حاشیہ)

(۲۹۰) **۹ ر دسمبر ۱۹۰۳ء سے قبل۔ آگ سے ہمیں مت ڈرا۔ آگ ہماری غلام**

بلکہ غلاموں کی غلام ہے (البدر جلد ۲ نمبر ۴۸ صفحہ ۳۷۳ کالم ۲)

(۲۹۱) ۹ر دسمبر ۱۹۰۳ء۔ خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد بود (ترجمہ) خوش ہو کہ تیرا انجام نیک ہوگا (البدر جلد ۲ نمبر ۴۸ صفحہ ۳۷۳ کالم ۳)

(۲۹۲) ۱۲ر دسمبر ۱۹۰۳ء بروز شنبہ۔ اِنِّیْ حِمَی الرَّحْمٰن (ترجمہ) میں خدا کی باڑ ہوں (البدر جلد ۲ نمبر ۴۸ صفحہ ۳۸۳ کالم ۱)

(۲۹۳) ۱۸ر دسمبر ۱۹۰۳ء بمقام گورداسپور (ا) کُلٌّ لَّکُمْ ذَاھِبٌ (ترجمہ) سب جانے والے ہیں (ب) ضرور کامیابی (ج) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کُلُّ مَقْصَدِیْ (ترجمہ) اللہ تعالےٰ نے میرے تمام مقاصد پورے کر دیئے (د) کُلُّ اَمْرِیْ کَمُلَ (ترجمہ) میرے تمام کام تکمیل کو پہنچ گئے (ھ) اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَ اَقْصِدُکَ وَ اَرُوْمُ (ترجمہ) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا۔ اور اسکا قصد کرونگا۔ اور اسکی مدد کرونگا (و) اَنْتَ مَعِیْ وَ اَنَا مَعَکَ (ترجمہ) تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں (ز) اُرِیْحُکَ وَلَا اُجِیْحُکَ (ترجمہ) میں تجھے آرام دونگا۔ اور تیرا نام نہیں مٹاؤنگا (البدر جلد ۳ نمبر ۱ صفحہ ۶ کالم ۳)

(۲۹۴) ۱۹ر دسمبر ۱۹۰۳ء (ا) کَبُرَ عِنْدَ اللّٰہِ مَوْتُ ھٰذَا الرَّجُلِ (ترجمہ) اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس شخص کی موت کا واقعہ بڑا بھاری ہے (ب) اِنَّ اللّٰہَ لَا یَضُرُّ (ترجمہ) اللہ تعالےٰ ضرر نہیں دیتا (ج) اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ (ترجمہ) خدا انکے ساتھ ہوتا ہے جو تقوےٰ اختیار کرتے ہیں۔ اور انکے ساتھ جو نیک کاموں میں مشغول ہیں (د) تَرٰی نَصْرًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَھُمْ یَعْمَھُوْنَ (ترجمہ) اللہ تعالےٰ کی طرف سے تو نصرت دیکھیگا۔ اور وہ سرگردان ہونگے (البدر جلد ۳ نمبر ۱ صفحہ ۶ کالم ۳)

الہامات ۱۹۰۴ء

(۲۹۵) ۴ر جنوری ۱۹۰۴ء۔ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ (ترجمہ) رومی نزدیک کی زمین میں مغلوب کئے جائینگے۔ اور وہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غلبہ پائینگے (ریویو آف ریلیجنز اردو صفحہ ۴ ماہ جنوری ۱۹۰۴ء)

(۲۹۶) ۱۳ر ۱۴ر جنوری ۱۹۰۴ء کی درمیانی شب مقام گورداسپور (ا) اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَفْتِحَ (ترجمہ) میں نے ارادہ کیا۔ کہ تجھے فتح دیجاوے (ب) اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ ذُوانْتِقَامٍ (ترجمہ) بیشک اللہ تعالےٰ عزیز اور انتقام لینے والا ہے (الحکم جلد ۸ نمبر ۲ صفحہ ۲ کالم ۲)

(۲۹۷) ۸ر فروری ۱۹۰۴ء۔ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَیْتَ النَّاسَ

یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا (ترجمہ) جب اللہ تعالیٰ کی نصرت آئیگی اور فتح اور تو لوگوں کو فوج در فوج اللہ کے دین میں شامل ہوتے دیکھیگا (تشریح مسیح موعودؑ فرمایا کہ کھانسی کی شدت بہت ہوتی تھی۔ اور بعض وقت حالت جان کندنی کی سی ہوجاتی تھی۔ اور کوئی امید زندگی کی باقی نہ رہتی تھی کہ مجھے یہ الہام ہوا۔ اسکی تفہیم یہ ہوئی کہ موت کا جو خیال کرتے ہو۔ وہ غلط ہے۔ یہ اسوقت ہوگی جب خدا کی فتح اور نصرت ہوگی۔ اور لوگ فوج در فوج اس سلسلہ میں داخل ہونگے (البدر جلد ۳ نمبر ۸ صفحہ ۲ کالم ۱)

(۲۹۷) ۱۴/۱۵ فروری ۱۹۰۴ء۔ لَعَلِّیْٓ اٰتِیْکُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَی النَّارِ هُدًی (ترجمہ) شائد میں اس میں سے تمہارے پاس انگارا لاؤں۔ یا آگ کے پاس رستے کا پتہ پاؤں (البدر جلد ۳ نمبر ۱ صفحہ کالم ۱ حاشیہ کشف ۲۹)

(۲۹۸) ۲۵ مارچ ۱۹۰۴ء کے بعد۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ (ترجمہ) بیشک جو تیرا دشمن ہے وہی بے نسل ہے (البدر جلد ۳ نمبر ۱۵ صفحہ ۴ حاشیہ)

(۲۹۹) ۱۲ اپریل ۱۹۰۴ء (الف) بساخانۂ دشمن کہ تو ویران کردی (ب) اُجْرِتَ مِنَ النَّارِ (ترجمہ) آگ سے بچایا گیا (ج) جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے (البدر جلد ۳ نمبر ۱۵ صفحہ ۴ حاشیہ)

(۳۰۰) ۱۹ اپریل ۱۹۰۴ء مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (ترجمہ) جو اس میں داخل ہوا امن پاگیا (البدر جلد ۳ نمبر ۱۶/۱۷ صفحہ ۶ کالم ۳)

(۳۰۱) ۲۰ اپریل ۱۹۰۴ء قریب ۱۰ بجے (ا) زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں (ب) فَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا (ترجمہ) پس انکو پیس ڈال (تشریح حضرت مسیح موعودؑ حضور نے انکی تفسیر میں فرمایا کہ عنقریب سنا جاویگا۔ کہ بہت سے مفسد اور جو مخالفانِ اسلام ہیں۔ انکا خاتمہ ہوگا (البدر جلد ۳ نمبر ۱۶/۱۷ صفحہ ۶ کالم ۳)

(۳۰۲) ۲۰ اپریل ۱۹۰۴ء۔ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ (ترجمہ) مغفرت کرنیوالا رحیم (البدر جلد ۳ نمبر ۱۶/۱۷ صفحہ ۶ کالم ۳ کشف نمبر ۴۸)

(۳۰۳) ۲۰ اپریل ۱۹۰۴ء (ا) اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةٍ لَا يَعْلَمُهَا الْخَلْقُ۔ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ عَرْشِیْ (ترجمہ) تیری منزلت میرے نزدیک ایسی ہے جسے خلقت نہیں جانتی تو مجھ سے بمنزلہ میرے عرش کے ہے (البدر جلد ۳ نمبر ۱۶/۱۷ صفحہ ۸ کالم ۱) (ب) فضل الرحمٰن نے دروازہ کھول دیا (کشف نمبر ا الحکم جلد ۸ نمبر ۱۳ صفحہ ۱ کالم ۳)

(۳۰۴) ۲۸ اپریل ۱۹۰۴ء۔ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ۔ اِنِّیْ غَفَرْتُ لَکُمْ۔ اِنْشَاءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنِّیْ اَمَرْتُ لَکُمْ (ای امرت الملئکۃ) زَادَ اللّٰہُ عُمْرَکَ (ب) اَدُّ نِعْمَتِیْ غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَقُدْرَتِیْ (ترجمہ) جو عمل جاہو چاہے کرو میں نے تجھے بخش دیا۔ انشاء اللہ امن میں داخل ہے جو چاہے کرو جسکا میں نے تجھے حکم دیا ہے (یعنی ملائکہ نے تجھے حکم دیا ہے) اللہ تعالےٰ نے تیری عمر زیادہ کی (ب) میری نعمت زیادہ ہو گی تیرے لئے میں نے اپنی رحمت اور قدرت کو اپنے ہاتھ سے لگایا (البدر جلد ۳ نمبر ۱۶/۱۷ صفحہ ۸ کالم ۱/۲)

(۳۰۵) ۲۹ اپریل ۱۹۰۴ء۔ امن است در مکانِ محبت سرائے ما (ترجمہ) وہ مکان (یا دل) جو خدا تعالیٰ کی محبت سرائے ہو جاتا ہے۔ اس میں ہر طرح سے امن رہتا ہے (ب) طاعون تو گئی مگر بخار رہ گیا (البدر جلد ۳ نمبر ۱۶/۱۷ صفحہ کالم ۳)

(۳۰۶) ۱۹۰۴ء۔ ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت (الحکم جلد ۹ نمبر ۳۱ صفحہ ۱۰ کالم ۲)

(۳۰۷) یکم مئی ۱۹۰۴ء عَفَتِ الدِّیَارُ مَحَلُّهَا وَمَقَامُهَا (ترجمہ تشریحی) اس ملک کا ایک حصہ مٹ جائیگا۔ اسکی وہ عمارتیں جو عارضی سکونت کی جگہ ہیں۔ اور وہ عمارتیں جو مستقل سکونت کی جگہ ہیں۔ دونو نابود ہو جائینگی انکا نام و نشان نہیں رہیگا (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۳)

(۳۰۸) ۸ تا ۱۶ مئی ۱۹۰۴ء۔ سَنَزِیْدُکَ حُسْنًا مَّعَ حُسْنِکَ (ترجمہ) ہم عنقریب تیرے حسن کے ذریعہ سے حسن کو زیادہ کرینگے (البدر جلد ۳ نمبر ۸ صفحہ ۱۰ حاشیہ)

(۳۰۹) ۸ تا ۱۶ مئی ۱۹۰۴ء وخت کرام (۲) اَنْتَ مَعِیْ وَاَنَا مَعَکَ (ترجمہ) تو میرے ساتھ ہے۔ اور میں تیرے ساتھ ہوں (۳) اِنِّیْ مَعَکَ یَا اِمَامَ الرَّشِیْعِ الْقَدِیْرِ (ترجمہ) لے عالی قدر امام میں تیرے ساتھ ہوں (۴) رَبِّ اَجِذْہٗ جَزَاءً اَوْفٰی (ترجمہ) اے رب اسے پوری پوری جزا دے (۵) شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہوگا (۶) اِنَّہٗ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ (ترجمہ) بیشک جو وہ چاہتا ہے کر ڈالتا ہے (۷) اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَهْلِکَ (ترجمہ) بیشک میں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں (۸) کَمِثْلِکَ دُرٌّ لَا یُضَاعُ (ترجمہ) تیرے جیسا موتی کبھی ضائع نہیں کیا جائیگا (البدر جلد ۳ نمبر ۱۸ صفحہ ۱ حاشیہ)

(۳۱۰) ۲۱ مئی ۱۹۰۴ء (۱) اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا (ترجمہ) ہم تجھے ایک کھلی کھلی فتح دینگے (البدر جلد ۳ نمبر ۲۰-۲۱ صفحہ ۵ کالم ۲) (۲) معنی دیگر نہ پسندیم ما (ترجمہ) ہمیں دوسرے معنے پسند نہیں (۳) سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِہِمُ الرُّعْبَ (ترجمہ) ہم انکے دلوں میں رعب ڈالینگے (البدر جلد ۳ نمبر ۲۹ صفحہ ۱ کالم ۲)

(۳۱۱) یکم جون ۱۹۰۴ء (۱) اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ سَاَجْعَلُ لَکَ سُھُوْلَۃً فِیْ اَمْرِکَ (ترجمہ) میں ہی رحمٰن ہوں۔ عنقریب تیرے لئے تیرے ہر ایک کام میں آسانی کر دونگا (۲) اِنِّیْ اَنَا التَّوَّابُ مَنْ جَاءَکَ جَاءَنِیْ (ترجمہ) میں ہی تواب ہوں جو تیرے پاس آیا وہ گویا میرے پاس آیا (۳) وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ (ترجمہ) اور اللہ تعالٰے بدر کے موقعہ پر جب تم ذلیل تھے تمہاری مدد کر چکا ہے (۴) سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ (ترجمہ) تم پر سلام ہو تم خوشحال ہوئے (۵) عَفَتِ الدِّیَارُ مَحَلُّھَا وَمُقَامُھَا (ترجمہ) مٹ جائینگے رہائش اور عارضی مکان (۶) اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ (ترجمہ) تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں (۷) عَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ (ترجمہ) شاید کہ تم کسی شے کو برا سمجھو۔ اور تمہارے لئے بہتری کا موجب ہو (البدر جلد ۳ نمبر ۲۰-۲۱ صفحہ ۱۵ کالم ۲)

(۳۱۲) ۸ جون ۱۹۰۴ء بمقام گورداسپور (ایک الہام کا خلاصہ) (۱) خدا تیرا دوست ہے۔ اسی کی صلاح و مشورہ پر چل (۲) عَفَتِ الدِّیَارُ مَحَلُّھَا وَمُقَامُھَا اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ اَعْطَیْتُکَ کُلَّ النَّعِیْمِ (ترجمہ) زلزلہ سے ناپدید ہو جائینگے۔ رہائشی اور عارضی مکان میں ان تمام کی حفاظت کرونگا۔ جو اس دار میں ہیں۔ ہمنے تجھے سب قسم کی نعمت عطا کی (الحکم جلد ۹ نمبر ۱۹/۲ صفحہ ۱ کالم ۳)

(۳۱۳) ۳۰ جون ۱۹۰۴ء بوقت صبح۔ خدا تیری ساری مرادیں پوری کر دیگا (البدر جلد ۳ نمبر ۲۷ صفحہ ۴ کالم ۱)

(۳۱۴) جولائی ۱۹۰۴ء (۱) میں تمہیں بھی ایک معجزہ دکھاؤنگا (۲) اَلَنَّا لَکَ الْحَدِیْدَ (ترجمہ) اور ہمنے تیرے لئے لوہے کو نرم کر دیا (۳) اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ (ترجمہ) ہمنے اسے لیلۃ القدر میں نازل کیا (۴) اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ لِلْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ (ترجمہ) ہم نے اسے مسیح موعود کے لئے نازل کیا (۵) مبارک سو مبارک (۶) آسمانی تائیدیں ہمارے ساتھ ہیں۔ (۷) اَجْرُکَ قَائِمٌ وَّذِکْرُکَ دَائِمٌ (ترجمہ) تیرا اجر قائم رہنے والا ہے۔ اور تیرا ذکر ہمیشہ رہنے والا ہے (البدر جلد ۳ نمبر ۲۹ صفحہ ۷ کالم ۳)

(۳۱۵) اگست ۱۹۰۴ء یٰجِبَالُ اسْجُدِیْ مَعَہٗ وَالطَّیْرُ (ترجمہ) اے پہاڑو اسکے ساتھ سجدہ کرو۔ اور اے پرندو تم بھی (البدر جلد ۳ نمبر ۲۹ صفحہ ۸ کالم ۳)

(۳۱۶) ستمبر ۱۹۰۴ء درمیان ۵ و ۷ (۱) یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا (ترجمہ) وابرار لوگ کھانا کھلاتے ہیں۔ اسکی محبت پر مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو (۲) ہماری قسمت۔ آہت وار‌م (الحکم جلد ۸ نمبر ۳۱ صفحہ ۵)

(۳۱۷) ہفتہ مختتمہ ۳۰ ستمبر ۱۹۱۳ء مقام گورداسپور اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ فَقَطْ (ترجمہ) میں صرف رسول

کے ساتھ ہوں (الحکم جلد ۸ نمبر ۴۳ صفحہ ۷ کالم ۳)

(۳۱۸) ۲۴ر نومبر ۱۹۰۴ء (۱) اَلْفَارِقُ وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْفَارِقُ (ترجمہ) فرق کرنیوالا اور تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہوتا ہے فرق کرنیوالا (۲) روز نقصان برتو نیاید (ترجمہ) تجھ پر کوئی خسارہ کا دن نہ آوے (البدر جلد ۳ نمبر ۴۵-۴۶ صفحہ ۳ کالم اکشف صفحہ ۱۳۶) (۳) غلام قادر آئے گھر نور اور برکت سے بھر گیا۔ رَدَّ اللّٰهُ اِلَیَّ (ترجمہ) اللہ نے اسے میری طرف پھیر دیا (الحکم جلد ۸ نمبر ۴۰ کالم ۴)

(۳۱۹) ۸ر دسمبر ۱۹۰۴ء۔ رسید مژدہ کہ ایام نوبہار آمد (ترجمہ) مجھے خوشخبری ملی کہ نئی بہار کے ایام نزدیک آگئے ہیں (البدر جلد ۳ نمبر ۴۵-۴۶ صفحہ ب کالم ۳)

(۳۲۰) آخر ۱۹۰۴ء۔ بہت سے حادثات اور عجائب کاموں کے بعد تیرا حادثہ ہوگا (بدر جلد ۸ نمبر ۳۹ صفحہ ۲ پر انا الہام ہے۔

الہامات ۱۹۰۵ء

(۳۲۱) ۶ر جنوری ۱۹۰۵ء۔ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِشِفَاءٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ (ترجمہ) اور جو کلام ہمنے اپنے بندہ (مسیح موعود) پر نازل کیا ہے۔ اگر تمہیں اس میں کچھ شک ہو تو تم اسکی مانند شفا لے آؤ۔

(شان نزول) حضرت حکیم (خلیفۃ المسیح) مولوی نورالدین صاحب کی طبیعت بہت علیل تھی چنانچہ اسی وجہ سے آپکو درس قرآن ملتوی رکھنا پڑا۔ آپ کی طبیعت کی ناسازی دیکھکر حضرت مسیح موعود نے آپ کی صحت کے لئے کثرت سے دعا شروع کی۔ تو ۶ر جنوری کو حضور ع نے تشریف لاکر فرمایا۔ کہ میں دعا کر رہا تھا کہ یہ الہام ہوا۔ یہ الہام پہلے بھی ایک بار ہوا تھا۔ (البدر جلد ۴ نمبر ۲ صفحہ ۵ کالم ۲)

(۳۲۲) ۱۵ر جنوری ۱۹۰۵ء (۱) اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ (ترجمہ) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا (۲) ایک چونکا دینے والی خبر (کشف نمبر ۱۴۸ دیکھو) (البدر جلد ۴ نمبر ۴ صفحہ ۳ کالم ۲)

(۳۲۳) ۲۷ر جنوری ۱۹۰۵ء۔ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الْغَفُوْرِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الْبَرِّ الْكَرِیْمِ۔ یَا حَفِیْظُ۔ یَا عَزِیْزُ یَا رَفِیْقُ یَا وَلِیُّ اشْفِنِیْ (ترجمہ) ساتھ نام اللہ کے جو کافی ہے۔ ساتھ نام اللہ کے جو شافی ہے۔ ساتھ نام اللہ کے جو غفور رحیم ہے۔ ساتھ نام اللہ کے جو احسان کرنیوالا کریم ہے۔ اے حفاظت کرنیوالے اے غالب اے رفیق اے ولی مجھے شفا دے (شان نزول) ۲۷ر جنوری ۱۹۰۵ کو حضرت مسیح موعود ع کے دائیں رخسارہ مبارک پر ایک اماس سا نمودار ہوا۔ جس سے بہت تکلیف ہوئی

حضور نے دعا فرمائی۔ تو مندرجہ بالا الہام ہوا دم کرنے سے فوراً صحت حاصل ہوگئی۔

(۳۲۴) یکم فروری ۱۹۰۵ء (۱) اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنَ (ترجمہ) مجھے یوسف کی بو آتی ہے۔ اگر تم مجھے بہکا ہوا نہ بتلاؤ (۲) اِنِّیْ مَعَ الرُّوْحِ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ (ترجمہ) میں روح کے ساتھ تیرے اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں (البدر جلد ۴ نمبر ۵ صفحہ ۲ کالم ۱)

(۳۲۵) ۱۵/۱۲ فروری ۱۹۰۵ء اِنَّمَا اَمْرُكَ اِذَا اَرَدْتَ شَیْئًا اَنْ تَقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنَ (ترجمہ) تحقیق تیرا ہی حکم ہے جب تو کسی شے کا ارادہ کرے۔ تو اسے کہدیتا ہے پس وہ ہو جاتی ہے (البدر جلد ۴ نمبر ۷ صفحہ ۲ کالم ۳)

(۳۲۶) ہفتہ مختتمہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء (۱) خاکسار پیپر منٹ (کشف نمبر ۱۵) (الحکم جلد ۹ نمبر ۷ ص۱۲ کالم ۴)

(۳۲۷) فروری ۱۹۰۵ء۔ موتا موتی لگ رہی ہے (اشتہار الوصیۃ مطبوعہ ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء والحکم جلد ۱ نمبر ۱ ص۲) کشف ۱۵/۱

(۳۲۸) ۱۸ مارچ ۱۹۰۵ء۔ وہ سنتا ہے اور دیکھتا ہے (الحکم جلد ۹ نمبر ۱۰ ص۲ کالم ۲)

(۳۲۹) ۱۹ مارچ ۱۹۰۵ء (۱) لَا تَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ (ترجمہ) اللہ کی رحمت سے نا امید مت ہو (۲) ایک عربی الہام تھا۔ الفاظ مجھے یاد نہیں رہے۔ حاصل مطلب یہ ہے (مکذبوں کو نشان دکھایا جائیگا) (الحکم جلد ۹ نمبر ۱۰ صفحہ ۲ کالم ۲)

(۳۳۰) ۲۰ مارچ ۱۹۰۵ء۔ شکار مرگ (تشریح) یہ الہام ظہر اور عصر کے درمیان ہوا تھا۔ جو بابو محمد افضل صاحب ایڈیٹر البدر کی وفات کے متعلق معلوم ہوتا ہے (الحکم جلد ۹ نمبر ۱۰ ص۲ کالم ۲)

(۳۳۱) ۲۳ مارچ ۱۹۰۵ء۔ سَلَامًا۔ سَلَامًا (ترجمہ) سلامتی سلامتی (تشریح) حضرت مسیح موعود جناب باری میں دعا کر رہے تھے۔ کہ نزول وحی ہوا۔ (البدر سلسلہ جدید نمبر ۱ جلد ۱ ص۳ کالم ۳)

(۳۳۲) ۲۶ مارچ ۱۹۰۵ء۔ چودھری رستم علی (الحکم جلد ۹ نمبر ۱۲ ص۱۲ کالم ۲)

(۳۳۳) یکم اپریل ۱۹۰۵ء بوقت شب۔ مَحَوْنَا نَارَ جَهَنَّمَ (ترجمہ) ہمنے جہنم کی آگ کو محو کیا (تشریح) حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ کہ اجتہادی طور پر ایسا خیال آتا ہے۔ کہ شاید اللہ تعالےٰ اب قریباً طاعون کو دنیا سے اٹھانیوالا ہے واللہ اعلم یا یہ کہ اس گاؤں سے اٹھانیوالا ہے (البدر سلسلہ جدید نمبر ۱ ص۲)

(۳۳۴) ۳ اپریل ۱۹۰۵ء۔ موت دروازے پر کھڑی ہے (البدر سلسلہ جدید جلد ۱ ص۳ کالم ۳)

(۳۳۵) ۵ر اپریل ۱۹۰۵ء كَفَفْتُ عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ (ترجمہ) مینے بنی اسرائیل سے روک دیا (مفسرکو) (تشریح) حضرت مسیح موعود ؑ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل سے مراد وہ قوم ہے۔ جس پر اس قسم کے واقعات تکلیف وارد ہوئے ہوں جیسے کہ بنی اسرائیل پر فرعون کے زمانہ میں ہوئے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت بنی اسرائیل سے مشابہ ہے۔ وہ لوگ جو انپر بیجا ظالمانہ حملہ کرتے ہیں۔ انکو خدا تعالےٰ نے فرعون سے مشابہت دی ہے۔ اور پیشگوئی کا حاصل مطلب یہ ہے کہ ایسے بیجا حملہ کرنیوالے لوگ روک دئے جائینگے اور ایسے نشان ظاہر ہونگے۔ کہ انکی باتوں کا لوگوں کے دلوں پر کچھ اثر نہیں ہوگا (البدر سلسلہ جدید جلد ا نمبر ا صٓ کالم ۳)

(۳۳۶) ۶ر اپریل ۱۹۰۵ء۔ ہم نے وہ جہان چھوڑ دیا ہے۔ (تشریح) فرمایا کوئی روح کہتی ہے . . . اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی آدمی ہم سے تعلق دوستی یا دشمنی رکھنے والا اس جہان سے گزر جائیگا (البدر سلسلہ جدید جلد ا نمبر ا صٓ کالم ۳)

(۳۳۷) ۸ر اپریل ۱۹۰۵ء گذشتہ شب ۳ بجے (۱) تازہ نشان۔ تازہ نشان کا دھکہ۔ زَلْزَلَةُ السَّاعَةِ قُوْا اَنْفُسَكُمْ۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْاَبْرَارِ دَنٰى مِنْكَ الْفَضْلُ۔ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ (ترجمہ) خدا ایک تازہ نشان دکھائیگا۔ مخلوق کو ایک نشان کا ایک دھکا لگے گا۔ وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا (مجھے علم نہیں دیا گیا۔ کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اور آفت ہے۔ جو دنیا پر آئیگی جس کو قیامت کہہ سکیں گے اور مجھے علم نہیں دیا گیا۔ کہ ایسا حادثہ کب آئیگا) نیکی کرکے اپنے تئیں بچاؤ۔ خدا انکے ساتھ ہے جو نیکی کرتے ہیں۔ اور بدی سے بچتے ہیں۔ میرا فضل تیرے نزدیک آگیا۔ حق آگیا۔ اور باطل بھاگ گیا (البدر سلسلہ جدید نمبر ۲ جلد ا صا اشتہار الانذار۔ ۸ر اپریل ۱۹۰۵ء) (۲) اس وحی کے بعد ایک ناپاک روح کی آواز آئی "میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا" منہ

(۳۳۸) ۹ر اپریل ۱۹۰۵ء بروز یوم نازل ہوئی۔ بخور آنچہ ترا بخورانم۔ لَكَ دَرَجَةٌ فِی السَّمَآءِ وَفِی الَّذِیْنَ هُمْ یُبْصِرُوْنَ۔ نَزَلْتُ لَكَ۔ لَكَ نُرِیْ اٰیٰتٍ وَنَهْدِمُ مَا یَعْمُرُوْنَ۔ قُلْ عِنْدِیْ شَهَادَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ۔ كَفَفْتُ عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ۔ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خَاطِئِیْنَ (ترجمہ) کھا جو کچھ میں تجھے کھلاتا ہوں۔ تیرے لئے آسمان میں درجہ ہے۔ اور ان لوگوں میں جو صاحبان بصیرت ہیں۔ مَیں تیرے لئے نازل ہوا۔ تیرے واسطے ہم نشان دکھائینگے۔ اور جو کچھ وہ بنانے جائینگے۔ اسکو ہم گراتے جائینگے۔ کہو میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم اس گواہی کو مانو گے یا نہیں۔ مینے شر کو بنی اسرائیل سے رد کدیا۔ فرعون اور ہامان اور

ان کے لشکر خطا پر تھے (البدر سلسلہ جدید جلد ۱ نمبر ۲ صا کالم ۳)

(۳۳۹) ۱۵ اپریل ۱۹۰۵ء بوقت دوپہر۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً (ترجمہ) میں فوجیں لیکر اچانک تیرے پاس آؤنگا (البدر سلسلہ جدید جلد ۱ نمبر ۳ صفحہ ۱)

(۳۴۰) ۱۸ اپریل ۱۹۰۵ء۔ ہے سرِ راہ پر تمہارے وہ جو ہے مولا کریم (بدر جلد ۱ نمبر ۳ صا) کشف ۱۵۸۔

(۳۴۱) ۲۱ اپریل ۱۹۰۵ء۔ امن است در مکان محبّت سرائے ما (ترجمہ) ہماری محبت سرائے کے مکان میں امن ہی امن ہے۔ (بدر جلد ۱ نمبر ۳ صفحہ ۱)

(۳۴۲) ۲۲ اپریل ۱۹۰۵ء جَآءَكَ الْفَتْحُ (ترجمہ) تیرے پاس فتح آئی (بدر جلد ۱ نمبر ۴ صا)

(۳۴۳) ۲۳ اپریل ۱۹۰۵ء۔ بھونچال آیا اور بڑی شدّت سے آیا (بدر جلد ۱ نمبر ۴ صا)

(۳۴۴) ۲۵ اپریل ۱۹۰۵ء۔ قُلْ مَالَكَ حِیْلَۃٌ (ترجمہ) کہہ اب تیرے لئے کونسا حیلہ ہے (بدر جلد ۱ نمبر ۴ صا)

(۳۴۵) ۲۸ اپریل ۱۹۰۵ء (۱) فتح نمایاں۔ ہماری فتح (تشریح) یعنی واقعات آئندہ کے واسطے جو پیشگوئیاں کی ہوئی ہیں۔ اور جن پر دشمن ہنسی کرتا ہے۔ انکو اللہ تعالےٰ پورا کرکے ہماری صداقت دنیا پر ظاہر کردیگا۔ اور لوگ نیک چلنی اختیار کرینگے۔ اور خدا پر ایمان لائینگے (۲) صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا (ترجمہ) سچا کیا تو نے خواب کو (۳) اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً (ترجمہ) میں اپنے فرشتوں کی فوجوں کے ساتھ اسوقت آؤنگا۔ کہ کسی کو گمان بھی نہیں ہوگا۔ کہ ایسا حادثہ ہونیوالا ہے (تشریح) خدا تعالےٰ ہمیشہ انبیاء کی امداد فرشتوں کے ذریعہ کرتا ہے۔ جو لوگوں کے دلوں میں نیکی کی ترغیب پیدا کرتے ہیں۔ اور حق کی طرف راہ دکھلاتے ہیں۔ اسی شب صاحبزادہ میاں محمود احمدؐ صاحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت صاحبؑ کو انی مع الافواج اٰتیك بغتۃً الہام ہُوا ہے۔ صبح اٹھکر ذکر کیا تو معلوم ہُوا کہ بیشک یہ الہام ہُوا ہے (بدر جلد ۱ نمبر ۴ صا)

(۳۴۶) اپریل ۱۹۰۵ء۔ بادشاہِ وقت پر جو تیر چلاوے۔ اسی تیر سے وہ آپ مارا جاوے (بدر جلد ۱ نمبر ۱۱ صا)

(۳۴۷) یکم مئی ۱۹۰۵ء (۱) المبارك (ترجمہ) برکت والا (۲) بَرَكَۃٌ نَّزِیْدَہٗ عَلٰی ھٰذَا الرَّجُلِ (ترجمہ) ایک سے زیادہ برکت ہے اس مرد پر (۳) اس کے آگے فرشتے پہرہ دے رہے ہیں۔ (کشف نمبر ۱۶۱ بدر جلد ۱ نمبر ۴ صا)

(۳۴۸) ۸ مئی ۱۹۰۵ء۔ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی (ترجمہ) تونے مٹھی خاک نہیں پھینکی تھی جب پھینکی تھی۔ مگر اللہ نے پھینکی تھی (تشریح) حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ اس سے اشارہ ان اشتہارات کیطرف معلوم ہوتا ہے۔ جو حال میں شائع ہو رہے ہیں (۲) آہ نادر شاہ کہاں گیا (کشف نمبر ۲۳) (بدر جلد ۱ نمبر ۴ صلہ)

(۳۴۹) ۹ مئی ۱۹۰۵ء۔ پھر بہار آئی۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ یَسْتَنْبِئُوْنَکَ اَحَقٌّ ھُوَ۔ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْٓ اِنَّہٗ لَحَقٌّ (ترجمہ) اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ سچ ہے تو کہہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم یہ سچ ہے۔ (بدر جلد ۱ نمبر ۵ صلہ)

(۳۵۰) ۱۰ مئی ۱۹۰۵ء۔ کیا عذاب کا معاملہ درست ہے اگر درست ہے تو کس حد تک (بدر جلد ۱ نمبر ۶ صلہ)

(۳۵۱) ۱۷ مئی ۱۹۰۵ء۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ۔ پر خدا کا رحم ہے کوئی بھی اس سے ڈر نہیں (ترجمہ عربی الہام) رب رحیم کی طرف سے سلام کہا جائیگا (بدر جلد ۱ نمبر ۶ صلہ)

(۳۵۲) ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء صَدَّقْنَا الرُّؤْیَا اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُتَصَدِّقِیْنَ (ترجمہ) یعنی زلزلہ کی نسبت تیرے دیکھے ہوئے کو سچا کرکے دکھلا دیا۔ اور اسی طرح ہم صدقہ دینے والوں کو جزا دیتے ہیں (بدر جلد ۱ صلہ)

(۳۵۳) ۲۳ مئی ۱۹۰۵ء بوقت دوپہر (۱) زمین تہ و بالا کردی (۲) اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً (ترجمہ) ہم تیرے پاس اپنی فوجوں کیساتھ اچانک آئینگے (۳) لنگر اٹھا دو (بدر جلد ۱ نمبر ۷ صلہ)

(۳۵۴) ۲۵ مئی ۱۹۰۵ء۔ ۱۔

(۳۵۵) اُرِیْدُ مَا تُرِیْدُوْنَ (ترجمہ) میں ارادہ کرتا ہوں۔ جیسا تم ارادہ کرتے ہو (بدر جلد ۱ نمبر ۸ صلہ)

(۳۵۶) ۲۶ مئی ۱۹۰۵ء (۱) شَرَّ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ (ترجمہ) شرارت ان لوگوں کی جن پر انعام کیا تونے (۲) میں ان کو سزا دونگا (۳) میں اس عورت کو سزا دونگا (تشریح) حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ گھر میں طبیعت علیل تھی۔ بہت سردرد بخار اور کھانسی بھی تھی۔ لوگوں کے لئے ابتلاء کا خوف ہوتا ہے میں نے رات بہت دعا کی (شیخ رحمت اللہ کو مخاطب کرکے) آپ کے لئے بھی دعا کی تھی پہلے تو ایک مشتبہ سا الہام ہوا۔ معلوم نہیں کس کے متعلق ہے اور وہ (۱) ہے ۲ و ۳ معلوم نہیں یہ کس کے متعلق ہے اسکے بعد گھر والوں کے متعلق یہ الہام ہوا۔ (۴) رَدَّ اِلَیْھَا رُوْحُھَا وَرَیْحَانُھَا (ترجمہ) اسکی طرف خوشی اور خوشبو لوٹائی گئی۔ میں نے اسکی طرف خوشی اور خوشبو لوٹائی (بدر جلد ۱ نمبر ۸ صلہ) (۵) انی انا رد الیھا روحھا وریحانھا

(۳۵۷) عبد القادر رضی اللہ عنہ اری رضوانہ اللہ اکبر (ترجمہ) عبد القادر اللہ تعالےٰ اس پر راضی ہو میں اسکی رضامندی دیکھتا ہوں۔ اللہ بہت بڑا ہے (بدر جلد ۱ نمبر ۸ صلہ)

(۳۵۸) یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ (ترجمہ) تیرے پاس بہت دور کے راستوں سے آئینگے۔ اور تیرے لئے دور دور سے (تحفے) لائینگے۔ نوٹ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ یہ الہام کوئی ۲۵ سال کے بعد پھر ہُوا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسکے کسی زبردست اظہار کا پھر کوئی وقت قریب ہے (بدر جلد ۱ نمبر ۹ صفحہ ۲)

(۳۵۹) ۳۰ مئی ۱۹۰۵ء (۱) صَلٰوۃُ الْعَرْشِ اِلَی الْفَرْشِ (ترجمہ) یعنی رحمت الٰہی جو تم پر ہے۔ اسکی کیفیت یہ ہے کہ وہ عرش سے لیکر فرش تک ہے (تشریح) فرمایا۔ اس میں کمی کیفی مبالغہ ہے۔ گویا اللہ تعالےٰ کی رحمت نے فضا کو بھر دیا۔ یہ الہام آیندہ بشارت پر دلالت کرتا ہے۔ یہ لفظی ہی نہیں۔ بلکہ عملی رنگ میں ظاہر ہونیوالا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب وہ کسی پر خوش ہوتا ہے تو عملی رنگ میں اسکا اظہار دنیا پر کرتا ہے (۲) اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَھْدِیْنِ (ترجمہ) تحقیق میرے ساتھ میرا رب ہے مجھے راہ دکھائے گا اور کامیاب کریگا (تشریح) حضرت ع کے گھر بیمار تھے اور سخت تکلیف تھی۔ کئی دوائیاں کیں کچھ فائدہ نہ ہُوا۔ آخر آپ دعا میں مشغول ہوئے۔ تو یہ الہام ہُوا۔ چنانچہ دو منٹ ابھی گزرے تھے۔ کہ خدا نے مرض کی حقیقت کھولدی مرض نہایت تکلیف دہ تپ تھا۔ ساتھ اسکے اور عوارض تھے۔ صبح کے وقت خواب میں کسی نے بلند آواز سے کہا کہ " (۳) تپ ٹوٹ گیا۔ اور آثار صحت ظاہر ہوئے" فالحمدللہ

(۳۶۰) ۲ یا ۳ جون ۱۹۰۵ء یُنَجِّی النَّاسَ مِنَ الْاَمْرَاضِ (ترجمہ) امراض سے لوگوں کو بچاتا ہے۔ اور دیگا (تشریح) فرمایا۔ یہ میری طرف اشارہ تھا۔ کہ بہتوں کو میرے ذریعے سے امراض خطرناک سے نجات ہوگی (بدر جلد ۱ نمبر ۹ صفحہ ۲)

(۳۶۱) ۹ جون ۱۹۰۵ء اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ وَمَعَ کُلِّ مَنْ اَحَبَّکَ (ترجمہ) میں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ اور ان تمام کے ساتھ جو تجھ سے محبت رکھتے ہیں۔ یار کھینگے (بدر جلد ۱ نمبر ۹ صفحہ ۲)

(۳۶۲) ۱۳ جون ۱۹۰۵ء صبح۔ تو در منزل ما چو بار بار آئی۔ خدا ابر رحمت ببارید یا نے (کشف نمبر ۱۶۹) (تشریح و معنی) اسکے معنے دونوں طرح ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ کیا خدا نے ابر رحمت برسایا۔ یا نہ برسایا یعنی ضرور برسایا اور دوسرا یہ لفظ ابر رحمت خدا کا بدل ہو۔ اور اس طرح یہ معنے ہونگے کہ خدا خود ہی ابر رحمت ہے۔ کیا وہ برسایا نہ برسا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو انسان بار بار دعا کرتا ہے۔ گویا خدا کے گھر میں جاتا ہے اور آخر کار خدا اسکی سنتا ہے۔ (بدر جلد ۱ نمبر ۱۰ صفحہ ۲)

(۳۶۳) ۱۶ جون ۱۹۰۵ء قبل از نماز صبح (۱) لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ (ترجمہ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہو (۲) اس پر آفت پڑی آفت پڑی (کشف نمبر ۱۷۰ بدر جلد ۱ نمبر ۱۰ صفحہ ۲)

(۳۶۴) ۱۷؍جون ۱۹۰۵ء ۲۰؍جون قبل ظہر حضرت اقدسؑ نے بیان فرمایا۔ کہ دو تین دن ہوئے الہام ہوا تھا۔ **مضر صحت** (الحکم جلد ۹ نمبر ۲۱ صٖ)

(۳۶۵) **۱۹؍جون ۱۹۰۵ء۔ خدا نے اسکو اچھا کرنا ہی نہیں تھا۔ بے نیازی کے کام ہیں۔ اعجاز المسیح** (تشریح) ہماری جماعت کے چار آدمیوں میں سے جو سخت بیمار ہوئے تھے اسی جگہ باغ میں ان میں سے ایک کے متعلق یہ الہام ہوا یعنی اسکی موت تقدیر مبرم کی طرح تھی۔ گویا مبرم تھی۔ مگر یہ معجزہ مسیح موعودؑ ہے کہ اسکو خدا نے اچھا کر دیا۔ مبرم تقدیر قابل تبدیل نہیں ہوتی۔ مگر بعض تقدیریں مبرم سے سخت مشابہ رکھتی ہیں۔ اور بنظر کشفی مبرم معلوم ہوتی ہیں۔ ایسی تقدیر ایک صاحب برکت اور صاحب حال کی توجہ اور اقبال علی اللہ سے دور ہو سکتی ہے (بدر جلد ا نمبر ۱۱ صٖ)

(۳۶۶) **۱۲؍جولائی ۱۹۰۵ء۔ روحانی عالم کا دروازہ تیرے پر کھولا گیا۔ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ** (ترجمہ) پس آج تیری نگاہ تیز ہے (بدر جلد ا نمبر ۱۵ صٖ)

(۳۶۷) **۲۹؍جولائی ۱۹۰۵ء۔ محمد مفلح** (تشریح) حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ آج اللہ تعالیٰ نے میرا ایک اور نام رکھا ہے۔ جو پہلے کبھی سنا بھی نہیں۔ تھوڑی سی غنودگی ہوئی۔ اور یہ الہام ہوا (الحکم جلد ۹ نمبر ۲۷ صٗ)

(۳۶۸) **۳؍اگست ۱۹۰۵ء۔ تیرے لئے میرا نام چمکا** (کشف ۱۷؍۲) بدر جلد ا نمبر ۱۸ صٖ

(۳۶۹) **۲۰؍اگست ۱۹۰۵ء فَزِعَ عِيْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ** (ترجمہ) عیسیٰ اور اسکے ساتھی گھبرا گئے (بدر جلد ا نمبر ۲۰ صٖ)

(۳۷۰) **۲۳؍اگست ۱۹۰۵ء (۱) پہاڑ گرا اور زلزلہ آیا (۲) تو جانتا ہے میں کون ہوں میں خدا ہوں جس کو چاہتا ہوں عزت دیتا ہوں جسکو چاہتا ہوں ذلت دیتا ہوں** (کشف ۱۷؍۲)

(۳۷۱) **۲۶؍اگست ۱۹۰۵ء شاهت الوجوه** (ترجمہ) حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا اسکے معنے ہیں دشمنوں کے منہ کالے ہو گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی عظیم الشان نشان کے ذریعے سے دشمنوں کو روسیاہ کرنا چاہتا ہے (بدر جلد ا نمبر ۲۱ صٖ)

(۳۷۲) **۳۰؍اگست ۱۹۰۵ء اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ** (ترجمہ) جب اللہ کی مدد اور فتح آگئی (نوٹ) نماز پڑھ رہے تھے اور فاتحہ کے بعد سورہ والعصر پڑھنا تھا اتنے میں غنودگی ہو کر سورہ والعصر کی جگہ بڑے زور سے زبان پر یہ سورہ بطور الہام جاری ہوئی (بدر جلد ا نمبر ۲۲ صٖ)

(۳۷۳) ۳۱ر اگست ۱۹۰۵ء بعد ظہر اُرِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ (ترجمہ) مجھے اس ساعت کا زلزلہ دکھا (الحکم جلد ۹ نمبر ۳۱ صفحہ ۱)

(۳۷۴) تخمیناً سینتالیس سال کی عمر۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (ترجمہ عربی) ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہمارا اُسی کی طرف رجوع ہوتا ہے (بدر جلد ۱ نمبر ۲۳ صفحہ ۲)

(۳۷۵) ۴ر ستمبر ۱۹۰۵ء۔ مَا کَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ (ترجمہ) کوئی نفس بغیر حکم خدا مر نہیں سکتا (بدر جلد ۱ نمبر ۲۳ صفحہ ۲)

(۳۷۶) ۷ر ستمبر ۱۹۰۵ء (۱) آتش فشاں۔ مَصَالِحُ الْعَرَبِ۔ مَسِیْرُ الْعَرَبِ (ترجمہ) عرب کے مصالح عرب میں چلنا (۲) بامراد (۳) رد بلا (۴) قبل ظہر الہام ہوا۔ وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ (ترجمہ) اور جو تیرے رب کا احسان ہے اسکو بیان کر (بدر جلد ۱ نمبر ۲۳ صفحہ ۲)

(۳۷۷) ۴ر ستمبر ۱۹۰۵ء یا اسکے قریب۔ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا (ترجمہ) دنیا کی زندگی کو تم اختیار کرتے ہو (بدر جلد ۱ نمبر ۲۴ صفحہ ۲)

(۳۷۸) ۸ر ستمبر ۱۹۰۵ء (۱) اِذَا جَآءَ اَفْوَاجٌ وَّسُمٌّ مِّنَ السَّمَآءِ (ترجمہ) جب آسمان سے فوجیں اور زہر آئینگے (۲) کفن میں لپیٹا گیا (بدر جلد ۱ نمبر ۲۳ صفحہ ۲)

(۳۷۹) ۹ر ستمبر ۱۹۰۵ء۔ اِنَّ الْمَنَایَا لَا تَطِیْشُ سِھَامُھَا (ترجمہ) بیشک موتوں کے تیر خطا نہیں جاتے (الحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ صفحہ ۳ کالم ۲)

(۳۸۰) ۱۰ر ستمبر ۱۹۰۵ء۔ السّلام علیکم (ترجمہ) تم پر سلامتی ہو (نوٹ) حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ دورہ پیشاب کی بڑی تکلیف تھی دعا کی تھی تو یہ الہام ہوا۔ (بدر جلد ۱ نمبر ۲۴ صفحہ ۲)

(۳۸۱) ۱۲ر ستمبر ۱۹۰۵ء۔ دو شہتیر ٹوٹ گئے۔ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ (ترجمہ عربی) میں اسکی اہانت کرونگا جو تیری اہانت کا ارادہ کریگا (بدر جلد ۱ نمبر ۲۴ صفحہ ۲)

(۳۸۲) ۱۳ر ستمبر ۱۹۰۵ء عَفَتِ الدِّیَارُ کَذِکْرِیْ (ترجمہ) میرے ذکر کی طرح دیار مٹ گئے (بدر جلد ۱ نمبر ۲۴ صفحہ ۲)

(۳۸۳) ۲۰ر ستمبر ۱۹۰۵ء اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ (ترجمہ) تحقیق میں رحمان خدا ہوں۔ مرسل میرے پاس نہیں ڈرا کرتے۔ کہہ یہ خدا کے کام ہیں۔ پھر ان کو چھوڑ دے۔ جن کاموں میں لگے ہوئے ہیں۔ ان میں لہو و لعب کریں (بدر جلد ۱ نمبر ۲۵ صفحہ ۲ کشف صفحہ ۱۸۹)

(۳۸۴) ۲۲ ستمبر ۱۹۰۵ء - طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ (ترجمہ) ہم پر بدر وداع کی وادیوں سے طلوع ہوا۔ (بدر جلد ۱ نمبر ۲۶ صفحہ ۲)

(۳۸۵) ۲۵ ستمبر ۱۹۰۵ء لَا تَخَفْ اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ (ترجمہ) مت ڈر مجھ سے مُرسل میرے پاس نہیں ڈرا کرتے (۲) وَقَالُوْا مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ (ترجمہ) اور کہتے ہیں کون ہے جو اسکے پاس شفاعت کرے دور ہے دور ہے یہ بات جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا ہے (۳) قُلْ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ ذُو الْاِقْتِدَارِ اَفَلَا تُؤْمِنُوْنَ (ترجمہ) کہہ اللہ تعالےٰ غالب ہے قدرت والا کیا تم ایمان نہیں لائے۔ (۴) قُلْ عِنْدِیْ شَهَادَۃٌ مِّنَ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ (ترجمہ) کہہ میرے پاس اللہ کی طرف سے ایک گواہی ہے۔ پس کیا تم ایمان نہیں لاتے (۵) قُلْ مَا اَنَا یُدْ نَکُمْ مِنْ اَمْرِیْ - وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (ترجمہ) کہہ میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا۔ اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے پروردگار جہانوں کا (۶) اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ اِنَّا کُنَّا مُنْزِلِیْنَ (ترجمہ) اسکو ہمنے لیلۃ القدر میں اتارا۔ تحقیق تھے ہم اتارنے والے (بدر جلد ۱ نمبر ۲۷ صفحہ ۲)

(۳۸۶) ۲۷ ستمبر ۱۹۰۵ء (۱) یَاْتِیْکَ نُصْرَتِیْ (ترجمہ) میری مدد تیرے پاس آئیگی (۲) یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ (ترجمہ) ہر ایک دور کی راہ سے تیرے پاس لائینگے (بدر جلد ۱ نمبر ۲۸ صفحہ ۲)

(۳۸۷) ۲۸ ستمبر ۱۹۰۵ء - حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا (ترجمہ) خوب ہوا از روئے جگہ قرار پکڑنے کے اور از روئے جگہ ٹھہرنے کے (بدر جلد ۱ نمبر ۲۸ صفحہ ۲)

(۳۸۸) ۵ اکتوبر ۱۹۰۵ء - رہا گوسفندان عالی جناب (بدر جلد ۱ نمبر ۲۸ صفحہ ۲)

(۳۸۹) ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء اِذْ کَفَفْتُ عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ (ترجمہ) جب میںنے بنی اسرائیل کو دشمنوں کے شر سے بچا لیا۔ (بدر جلد ۱ نمبر ۲۸ صفحہ ۲ کشف نمبر ۱۹۳)

(۳۹۰) ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء (۱) اُرِیْدُ الْخَیْرَ (ترجمہ) میں خیر کا ارادہ کرتا ہوں (بدر ا نمبر ۲۸ صفحہ ۲) (۲) یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ (ترجمہ) اے لوگو اپنے رب کی جس نے تمہیں پیدا کیا بندگی کرو (نوٹ) یہ الہام حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات سے پہلے ہوا تھا (بدر جلد ۱ نمبر ۲۸ صفحہ ۲)

(۳۹۱) ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۵ء - اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَکَ (ترجمہ) میں اس کی اہانت کرونگا جو تیری اہانت کا ارادہ کریگا (بدر جلد ۱ نمبر ۲۸ صفحہ ۲)

(۳۹۲) ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۵ء - رسید مژدہ کہ آں یار دلپسند آمد - رسید مژدہ کہ دیوار از میاں برخاست (ترجمہ) خوشخبری ملی کہ وہ دلپسند یار آیا - خوشخبری ملی کہ پردہ درمیان سے اٹھ

گیا (بدر جلد ۱ نمبر ۹ صفحہ ۳)

(۳۹۳) ۱۸؍ اکتوبر ۱۹۰۵ء اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَاَلُوْمُ مَنْ یَّلُوْمُ وَاُعْطِیْکَ مَا یَدُوْمُ (ترجمہ) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا۔ اور جو ملامت کریگا اسے ملامت کرونگا۔ اور تجھے وہ کچھ عطا کرونگا جو ہمیشہ رہنے والا ہے (بدر جلد ۱ نمبر ۲۹ صفحہ ۳) (۲) آپ نزندگی (۳) قَلَّ مِیْعَادُ رَبِّکَ (ترجمہ) تیرے رب کی مقرر کردہ میعاد تھوڑی رہ گئی (۴) خدا کی طرف سے سب پر اُداسی چھا گئی (کشف ۱۹۰۵) (بدر جلد ۱ نمبر ۲۹ صفحہ ۳)

(۳۹۴) لَا تَقُوْمُوْا وَلَا تَقْعُدُوْا اِلَّا مَعَہٗ۔ لَا تَرُدُّوْا مَوْرِدًا اِلَّا مَعِیْ اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ (ترجمہ) نہ کھڑے ہو۔ اور نہ بیٹھو مگر اسکے ساتھ نہ کسی کو ہٹاؤ مگر ساتھ اسکے میں تیرے اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں (بدر جلد ۱ نمبر ۲۹ صفحہ ۳)

(۳۹۵) ۲۰؍ اکتوبر ۱۹۰۵ء یہ خدا کا کام ہے۔ اللہ اکبر (بدر جلد ۱ نمبر ۳۰ صفحہ ۲)

(۳۹۶) ۲۱؍ اکتوبر ۱۹۰۵ء اِنِّیْ اَلُوْمُ مَنْ یَّلُوْمُ وَاُعْطِیْکَ مَا یَدُوْمُ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَاَرُوْمُ مَا یَرُوْمُ (ترجمہ) میں ملامت کرنیوالے کی ملامت کرونگا۔ اور تجھے وہ چیز عطا کرونگا۔ جو ہمیشہ کے لئے ہوگی۔ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا۔ اور بہتان باندھنے والے پر بہتان باندھونگا۔ (بدر جلد ۱ نمبر ۳۰ صفحہ ۲)

(۳۹۷) یکم نومبر ۱۹۰۵ء مقام دہلی۔ دستِ تو دعائے تو ترحّم ز خدا (ترجمہ) تیرا ہاتھ اور تیری دعا اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے رحم (بدر جلد ۱ نمبر ۳۱ صفحہ ۳) قطب صاحب سے واپس آتے ہوئے راستے میں یہ الہام نازل ہوا۔

(۳۹۸) ۹؍ نومبر ۱۹۰۵ء اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ (ترجمہ) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا (مدد کے لئے) (کشف ۱۹۰۵ بدر جلد ۱ نمبر ۳۵ صفحہ ۲)

(۳۹۹) ۱۱؍ نومبر ۱۹۰۵ء (۱) اِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ تَمُوْتُ وَاَنَا رَاضٍ مِّنْکَ (ترجمہ) یا تو بعض وہ باتیں ہم تجھے دکھا دینگے جنکا انکو ہم نے وعدہ دیا ہے یا تجھ وفات دینگے۔ تو اس حالت میں مریگا۔ کہ میں تجھ سے راضی ہونگا (۲) لَا یُقْبَلُ عَمَلٌ مِّثْقَالَ ذَرَّۃٍ مِّنْ غَیْرِ التَّقْوٰی (ترجمہ) تقوے کے بغیر کوئی عمل ذرہ برابر بھی قبول نہیں کیا جاتا (بدر جلد ۱ نمبر ۳۵ صفحہ ۱)

(۴۰۰) ۱۳؍ نومبر ۱۹۰۵ء اِنَّکَ (جا عیناً) سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ (ترجمہ) تو ہمنے تیرا نام متوکل رکھا (بدر جلد ۱ نمبر ۳۶ صفحہ ۲)

(۴۰۱) ۱۵ر نومبر ۱۹۰۵ء۔ زندگیوں کا خاتمہ (بدر جلد ۱ نمبر ۳۶ صفحہ ۲)

(۴۰۲) ۱۹ر نومبر ۱۹۰۵ء۔ کمبل میں لپیٹ کر صبح قبر میں رکھدو (الحکم جلد ۹ نمبر ۱۱ صفحہ ۱ کالم ۳)

(۴۰۳) ۲۰ر نومبر ۱۹۰۵ء (۱) اِنِّیْ مَعَكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (ترجمہ) میں تیرے ساتھ ہوں اے رسول اللہ کے بیٹے (۲) سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو۔ عَلٰی دِیْنٍ وَّاحِدٍ (بدر جلد ۱ نمبر ۳۰ صفحہ ۲)

(۴۰۴) ۲۹ر نومبر ۱۹۰۵ء (۱) قل میعاد ربك (ترجمہ تیرے رب کی میعاد تھوڑی رہ گئی ہے۔ (۲) بہت دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔ (۳) اس دن سب پر اُداسی چھاجائیگی (۴) قرب اجلك المقدر ولا نبقی لك من المخزیات ذکراً (ترجمہ) قریب ہے تیری اجل مقدر اور تیرے ذلیل کرنے والے امور میں سے کسی کا ذکر ہم باقی نہ رکھینگے (بدر جلد ۱ نمبر ۳۸ صفحہ ۲)

(۴۰۵) ۲ر دسمبر ۱۹۰۵ء اِنْ کُنْتُمْ مُسْلِمِیْنَ۔ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِنْ کُنْتُمْ مُسْلِمِیْنَ (ترجمہ) اگر تم مسلمان ہو۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرو اگر تم مسلمان ہو (کشف نمبر ۲۰۴ بدر جلد ۱ نمبر ۳۸ صفحہ ۲)

(۴۰۶) ۸ر دسمبر ۱۹۰۵ء (۱) قَرُبَ اَجَلُكَ الْمُقَدَّرُ وَلَا نُبْقِیْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا (ترجمہ) تیری اجل مقدر ہے۔ اور تیرے ذلیل کرنے والے امور میں سے کسی کا ذکر ہم باقی نہ رکھینگے (۲) قَلَّ مِیْعَادُ رَبِّكَ وَلَا نُبْقِیْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ شَیْئًا (ترجمہ) تیرے رب کی میعاد تھوڑی رہ گئی ہے اور تیرے ذلیل کرنے والی چیزوں میں سے ہم کسی شئے کو باقی نہ چھوڑینگے (بدر جلد ۱ نمبر ۳۸ صفحہ ۲)

(۴۰۷) ۷ر دسمبر ۱۹۰۵ء۔ مندرجہ بالا الہامات جو ۶ر دسمبر ۱۹۰۵ء کو ہوئے تھے پھر ہوئے اور ساتھ یہ الہام زیادہ تھا۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (ترجمہ) اور آخری دعا ہماری الحمد للہ رب العالمین ہے (بدر جلد ۱ نمبر ۳۶ صفحہ ۲)

(۴۰۸) ۹ر دسمبر ۱۹۰۵ء۔ اُنْزِلَ فِیْهَا کُلُّ رَحْمَةٍ (ترجمہ) اس میں ہر قسم کی رحمتیں نازل ہونگی۔ (نوٹ) یہ الہام نئے قبرستان کے بارے میں ہوا (بدر جلد ۱ نمبر ۳۸ صفحہ ۲)

(۴۰۹) ۱۳ر دسمبر ۱۹۰۵ء۔ کَبُرَتْ فِتْنَةٌ (ترجمہ) فتنہ بڑا ہوگیا (بدر جلد ۱ نمبر ۳۹ صفحہ ۲)

(۴۱۰) ۱۴ر دسمبر ۱۹۰۵ء (۱) جَآءَ وَقْتُكَ وَنُبْقِیْ لَكَ الْاٰیٰتِ بَاهِرَاتٍ (ترجمہ) تیرا وقت قریب آگیا۔ اور ہم تیرے واسطے روشن نشان باقی رکھینگے (۲) قَرُبَ وَقْتُكَ وَنُبْقِیْ لَكَ الْاٰیٰتِ بَیِّنٰتٍ (ترجمہ) تیرا وقت قریب آگیا۔ اور ہم تیرے واسطے کھلے نشان باقی رکھینگے (نوٹ) حضرت مسیح موعود نے

فرمایا کہ ان الہامات میں الفاظ باہرات بینات صفت کے طور پر نہیں آئے بلکہ حال کے طور پر آئے ہیں اور دوام کا فائدہ دیتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہے کہ چمکتے ہوئے اور کھلے نشانات اس سلسلہ کی صداقت کے واسطے ہمیشہ قائم رہینگے۔ یہ خدا تعالیٰ کے لطف مدارات اور احسان کا ایک بڑا نمونہ ہے۔ اور اس میں بڑی خوشی ہے اللہ تعالیٰ کے الفاظ شوکت کے ساتھ تسلی دیتے ہیں۔ کہ تم تردد نہ کرو۔ اس سلسلہ کے قیام کے اصل مقصد کو ہم پورا کر دینگے۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ باہرات اور بینات کیا ہیں مگر ایک بڑے شکر اور سجدے کا مقام ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی ایک عظیم الشان بشارت نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس سلسلہ کی تائید میں ایسے کام کریگا۔ جن سے بہت تبدیلی ہوگی اور دنیا پر ایک عظیم اثر پڑیگا (بدر جلد ا نمبر ۳۹ صفحہ ۲)

(۴۱۱) ۱۶ ردسمبر ۱۹۰۵ء (۱) قَالَ رَبُّكَ إِنَّهٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا يُرْضِيكَ۔ رَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔ قَرُبَ مَا تُوْعَدُوْنَ (ترجمہ) کہا تیرے رب نے تحقیق وہ نازل کرنے والا ہے آسمان سے وہ امر جس سے تو خوش ہو جائیگا یہ رحمت ہے ہماری طرف سے اور یہی ابتدا سے مقرر اور فیصلہ شدہ امر ہے قریب ہے وہ شے جس کا تم وعدہ دئے گئے ہو (۲) اَمْرٌتُ نَافِذًا (ترجمہ) مینے یہ حکم نافذ کر دیا ہے یعنی اٹل ہے (بدر جلد ا نمبر ۳۹ صفحہ ۲)

(۴۱۲) ۲۳ ردسمبر ۱۹۰۵ء (۱) وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (ترجمہ) اور اپنے رب کی نعمت کا ذکر کر (بدر جلد ا نمبر ۴۰ صفحہ ۵) (۲) اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ وَيَصْبِرْ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ (ترجمہ) جو شخص تقوےٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو خدا ایسے نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا

(۴۱۳) ۲۶ ردسمبر ۱۹۰۵ء (۱) یَا قَمَرُ یَا شَمْسُ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ (ترجمہ) اے چاند اے سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں (۲) اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَافِلَةً لَّكَ۔ نَافِلَةً مِّنْ عِنْدِیْ (ترجمہ) ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ وہ تیرے لئے نافلہ ہے۔ وہ ہماری طرف سے نافلہ ہے (بدر جلد ا نمبر ۴۱ صفحہ ۲)

(۴۱۴) دسمبر ۱۹۰۵ء میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا۔ اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اسکے ذریعے سے حق ترقی کریگا۔ اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے

(رسالہ الوصیۃ صفحہ ۱۰ حاشیہ)

(۴۱۵) دسمبر ۱۹۰۵ء بہشتی مقبرہ میں دفن ہونیکے شرائط مندرجہ رسالہ الوصیۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

نے وحی خفی سے مقرر کئے ہیں۔ تفصیل کے لئے رسالہ الوصیۃ دیکھو (الوصیۃ صفحہ ۱۶)

الہامات ۱۹۰۶ء

(۴۱۶) یکم جنوری ۱۹۰۶ء۔ تین بکرے ذبح کئے جائینگے (نوٹ) مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ظاہر پر عمل کر کے آج ہمنے تین بکرے ذبح کراوئے ہیں (بدر جلد ۲ نمبر ۱ صفحہ ۲)

(۴۱۷) ۳ر جنوری ۱۹۰۶ء۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً حَرَامٌ عَلٰی قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنٰھَا اَنَّھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ۔ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ (ترجمہ) میں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس اچانک آؤنگا۔ جس گاؤں کو ہمنے ہلاک کر دیا۔ انپر پھر واپس آنا حرام ہے۔ اور ہمنے تجھ سے وہ بوجھ اتار دئے۔ جنھوں نے تیری پیٹھ توڑ دی (بدر جلد ۲ نمبر ۱ صفحہ ۲)

(۴۱۸) ۱۰ر جنوری ۱۹۰۶ء (۱) اَللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ (ترجمہ) خدا ہر شے پر غالب ہے (۲) یُنَجِّیْکَ مِنْ کَرْبِکَ (ترجمہ) تجھے تیرے کرب سے نجات دیگا (بدر جلد ۲ نمبر ۲ صفحہ ۲)

(۴۱۹) ۱۳ر جنوری ۱۹۰۶ء (۱) قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْ کُلَّ شَیْءٍ (ترجمہ) تو کہہ دے اللہ پھر سب چیزوں کو چھوڑ دے (۲) اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ ھُمْ یَتَّقُوْنَ (ترجمہ) تحقیق اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی ہیں (بدر جلد ۲ نمبر ۳ صفحہ ۲) (۳) دہلی گئے ہیں۔ اور خیریت سے واپس آ گئے ہیں اور الہاماً لکھا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَوْصَلَنِیْ صَحِیْحًا (ترجمہ) سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ جس نے مجھے صحیح وسالم پہنچایا (الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲ صفحہ ۳ کشف صفحہ ۲۱)

(۴۲۰) ۱۳ر جنوری ۱۹۰۶ء قُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ (ترجمہ) اس قوم کی جڑھ کاٹی گئی (۲) قُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ (ترجمہ) اس قوم کی جڑ کاٹی گئی جو ایمان نہیں لاتے (کشف ۲۰۹ بدر جلد ۲ نمبر ۳ صفحہ ۲)

(۴۲۱) ۱۴ر جنوری ۱۹۰۶ء (۱) کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (ترجمہ) خدا نے ابتدا سے مقدر کر چھوڑا ہے کہ وہ اور اسکے رسول غالب رہینگے (۲) سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (ترجمہ) خدائے رحیم کہتا ہے کہ سلامتی ہے (۳) ہم مکہ میں مرینگے یا مدینہ میں (نوٹ از مسیح موعود) یعنی خائب و خاسر کی طرح تیری موت نہیں ہے اور یہ کلمہ کہ ہم مکہ میں مرینگے یا مدینہ میں اسکے یہ معنے ہیں کہ قبل از موت مکی فتح نصیب ہوگی۔ جیسا کہ وہاں دشمنوں کو قہر کے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا اسی طرح یہاں بھی دشمن قہری نشانوں سے مغلوب کئے جائینگے۔ دوسرے یہ معنے ہیں کہ قبل از موت مدنی

فتح نصیب ہوگی۔ خود بخود لوگوں کے دل ہماری طرف مائل ہو جائینگے۔ فقرہ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی مکہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور فقرہ سلام قولا من رب رحیم مدینہ کی طرف

(۴۲۲) **۵ رجنوری ۱۹۰۶ء تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد** (ترجمہ) شاہ ایران کے محل میں زلزلہ پڑ گیا (بدر جلد ۲ نمبر ۳ صفحہ ۲) **نوٹ از مؤلف** ۔ یہ پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی کہ اس الہام الٰہی کے بعد بہت ہی جلد شاہ ایران تخت سے معزول کیا گیا۔ اور پارلیمنٹ بنائی گئی مگر سلطنت کی حالت ایسی نازک ہو گئی تھی کہ عملی طور پر اسے روس و انگلینڈ نے تقسیم کرکے نصفا نصف بانٹ لیا اور برائے نام اسے اپنا حلقۂ اثر قرار دیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

(۴۲۳) **۲۰ رجنوری ۱۹۰۶ء يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ۔ وَتَرَى الْاَرْضَ يَوْمَئِذٍ خَامِدَةً مُّصْفَرَّةً** (ترجمہ) اس دن آسمان ایک کھلا دھواں لائیگا۔ یعنی آسمان ایک دخانی صورت کا عذاب زمین پر نازل کریگا۔ اور تو زمین کو دیکھیگا۔ کہ ایک مردہ سی ہو گئی ہے اور راکھ کی طرح بنگئی ہے اور اسپر بجائے سرسبزی کے زردی چھا گئی ہے (بدر جلد ۲ نمبر ۴ صفحہ ۲)

(۴۲۴) **۲۵ رجنوری ۱۹۰۶ء** (۱) **تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ** (ترجمہ) آسمان ایک کھلا کھلا دھواں لائیگا۔ (۲) **يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ** (ترجمہ) اُسدن آسمان ایک کھلا کھلا دھواں لائے گا۔ (بدر جلد ۲ نمبر ۴ صفحہ ۲)

(۴۲۵) **۲۶ رجنوری ۱۹۰۶ء۔ سَفِيْنَةٌ وَّسَكِيْنَةٌ** (ترجمہ) کشتی اور سکینت (**نوٹ** حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ کہ دل میں ان مشکلات کا خیال تھا۔ جو سلسلہ حقہ کی راہ میں ہیں۔ تو یہ الہام ہوا) (بدر جلد ۲ نمبر ۵ صفحہ ۲)

(۴۲۶) **۲۷ رجنوری ۱۹۰۶ء** (۱) **ورڈ اینڈ ٹو گرلس** Words and two girls (ترجمہ الہامی) ایک کلام اور دو لڑکیاں (۲) **لائف** Life (ترجمہ) زندگی کشف ۲۱۱ و ۲۱۲ بدر جلد ۲ نمبر ۵ صفحہ ۲ و الحکم جلد ۱۰ نمبر ۴ صفحہ ۳)

(۴۲۷) **۲۸ رجنوری ۱۹۰۶ء۔ ۲۵ رفروری کے بعد جانا ہوگا۔** (بدر جلد ۲ نمبر ۵ صفحہ ۲)

(۴۲۸) **یکم فروری ۱۹۰۶ء تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ** (ترجمہ) اسکے پیچھے آئیگی پیچھے آنیوالی یعنی ایک زلزلہ آیا۔ اسکے بعد ایک اور آنیوالا ہے واللہ اعلم (بدر جلد ۲ نمبر ۶ صفحہ ۲)

(۴۲۸) **یکم فروری ۱۹۰۶ء** (۱) **پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی** (۲) **وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ** (ترجمہ) اور جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہے۔ وہی زمین میں

ٹھہر گئی یعنی جو انسان خلقت کو فائدہ پہنچانے والے ہیں۔ انکو زندگی عطا کیجاوے گی (بدر جلد ۲ ۱۳ ص۲)

(۴۲۹) ۳ر فروری ۱۹۰۶ء۔ اٹھو نمازیں پڑھیں۔ اور قیامت کا نمونہ دیکھیں

(نوٹ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ اسوقت ہمارا شغل یہی ہوگا۔ کہ نمازیں پڑھیں۔ اور خدا کی عبرت کا نظارہ دیکھیں (بدر جلد ۲ ۶ ص۲)

(۴۳۰) ۸ر فروری ۱۹۰۶ء (۱) زمین کہتی ہے۔ یا نبی اللہ۔ کُنْتُ لَا اَعْرِفُكَ (کشف ۲۳)

(ترجمہ) اے نبی اللہ! میں تجھے نہیں پہچانتی تھی (۲) یَخْرُجُ هَمُّهٗ وَغَمُّهٗ۔ دَوْحَةَ اِسْمٰعِیْلَ فَاَخْفِهَا حَتّٰی یَخْرُجَ (ترجمہ) اسکا ہم اور غم باہر نکالدیگا۔ اسماعیل کے درخت کو پس اسکو پوشیدہ رکھ۔ یہانتک کہ وہ ظاہر ہو جائے (بدر جلد ۲ ۷ ص۲) (۳) ایک دانہ کس کس نے کھانا

(۴۳۱) ۱۰ر فروری ۱۹۰۶ء۔ سلام (کشف ۲۱ بدر جلد ۲ ۷ ص۲)

(۴۳۲) ۱۱ر فروری ۱۹۰۶ء (۱) پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا۔ اب ان کی دلجوئی ہوگی (۲) کرنسی نوٹ۔ دیکھو میرے دوستو۔ اخبار شائع ہو گیا

(نوٹ) حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اخبار سے مراد خبر ہے (بدر جلد ۲ ۷ ص۲) کشف ۲۱۷)

(۴۳۳) ۱۶ر فروری ۱۹۰۶ء رَبِّ اشْفِ زَوْجَتِیْ هٰذِهٖ وَاجْعَلْ لَهَا بَرَكَاتٍ فِی السَّمَآءِ وَبَرَكَاتٍ فِی الْاَرْضِ (ترجمہ) اے میرے رب میری رفیق کو اس بیماری سے شفا دے اور اسکے لئے آسمان اور زمین سے برکات نازل کر (بدر جلد ۲ ۷ ص۲)

(۴۳۴) (۱۹ر فروری ۱۹۰۶ء) عورت کی چال۔ ایلی ایلی لما سبقتانی۔ بریت۔ وَاِذْ كَفَفْتُ عَنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ (ترجمہ) اے خدا اے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ بریت اور جب بنی اسرائیل سے روک لیا۔ (نوٹ) حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ یہ خیال گزرتا ہے و اللہ اعلم کہ کوئی شخص زنانہ طور پر مکر کرے یعنی مردِ میدان بنکر کاروائی نہ کرے بلکہ چھپکر عورتوں کی طرح کوئی نقصان پہنچانا چاہے جس کا نتیجہ آخر بریت ہو مگر یہ صرف اجتہادی رائے ہے اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے اسکے کیا معنے ہیں ایک مردوں کی چال ہوتی ہے اور ایک زنانہ چال ہوتی ہے۔ جو گمنام ہو کر کوئی بدی کرتا ہے یا عورت کی طرح چھپ کر کوئی حملہ کرتا ہے۔ اور آخری فقرے کے یہ معنے ہیں کہ فرعون کے شر سے ہم نے بنی اسرائیل کو بچا لیا (بدر جلد ۲ ۸ ص۲)

(۴۳۵) ۱۹ر فروری ۱۹۰۶ء بشیر الدولہ (کشف ۲۱۹ بدر جلد ۲ ۸ ص۲)

(۴۳۶) ۲۵ر فروری ۱۹۰۶ء (۱) دردناک دُکھ اور دردناک واقعہ: میری بیوی

یکایک مرگئی (کشف ۲۲ فروری ۱۹۰۶ء۔ بدر جلد ۲ نمبر ۹ صفحہ ۲)

(۴۳۷) یکم مارچ ۱۹۰۶ء۔ زلزلہ آنیکو ہے (بدر جلد ۲ نمبر ۹ صفحہ ۲) نوٹ۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ اسکے معنے یہ ہیں کہ اسی زلزلہ کو جو ہوا۔ اصل زلزلہ نہ سمجھو۔ بلکہ سخت زلزلہ آنے کو ہے۔

(۴۳۸) ۷ مارچ ۱۹۰۶ء۔ ھا۔ اِنِّیْ اٰثَرْتُکَ (ترجمہ) خبردار ہو میں نے تجھے چُن لیا (بدر جلد ۲ نمبر ۱۰ صفحہ ۲)

(۴۳۹) ۹ مارچ ۱۹۰۶ء (۱) زلزلہ آنے کو ہے ہمارے لئے عید کا دن (۲) رَبِّ لَا تُرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ۔ رَبِّ لَا تُرِنِیْ مَوْتَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ (ترجمہ) اے میرے رب مجھے قیامت کا زلزلہ نہ دکھلا۔ اے میرے رب ان میں سے کسی کی موت مجھ کو نہ دکھلا (۳) جس سے تو پیار کرتا ہے۔ میں اس سے بہت پیار کرونگا۔ اور جس سے تو ناراض ہے۔ میں اس سے ناراض ہونگا۔ (نوٹ) یعنی تیرا کسی سے محبت کرنا اسکو ایسی آفت سے بچائیگا تیرا کسی سے ناراض ہونا اسکو ایسی آفت میں مبتلا کریگا۔ (۴) اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ (ترجمہ) جسطرف تیرا منہ ہوگا۔ اسی طرف خدا بھی منہ کریگا یعنے جس سے تجھے محبت ہوگی۔ خدا بھی اس سے محبت کریگا اور اسے بچائیگا (۵) خدا نے تیری ساری باتیں پوری کردیں (نوٹ) یعنی خدا تمام کام تیری مراد کے موافق کریگا (۶) وَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ (ترجمہ) اور وہ تمام عذاب کہ مخالفین۔ منکرین۔ ظالمین کے لئے خدا کا وعدہ ہے۔ خدا یا تو ان میں سے کچھ تجھے دکھلا دیگا۔ اور یا تجھے وفات دیگا۔ اور بعد میں وہ سب کچھ پورا کریگا (نوٹ) یاد رہے کہ قرآن شریف کے طرز بیان کے موافق اس آیت کے یہ معنے ہیں۔ کہ میری زندگی میں مخالفین کو بشرط نہ کرنے توبہ کے انکی زبان درازیوں اور شوخیوں کی کچھ سزا دیگا۔ کیونکہ انہوں نے تقوے سے کام نہ لیا (۷) قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (ترجمہ) یعنی کہہ کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا محض خدا کے لئے ہے جو رب العالمین ہے۔ نہ کسی اور کام کے لئے اور پھر زلزلہ کی طرف اشارہ کرکے یہ الہام ہوا (۸) رَبِّ اَرِنِیْ اٰیَۃً مِّنَ السَّمَآءِ اِکْرَامٌ مَّعَ الْاِنْعَامِ (ترجمہ) اے میرے رب مجھے آسمان سے ایک نشان دکھلا۔ اس نشان کے ظہور کے وقت خدا ایک عزت دیگا۔ جس کے ساتھ ایک انعام ہوگا (بدر جلد ۲ نمبر ۱۱ صفحہ ۲)

(۴۴۰) ۱۱ مارچ ۱۹۰۶ء۔ چو دور خسروی آغاز کردند۔ مسلماں را مسلماں باز کردند (بدر جلد ۲ نمبر ۱۱ صفحہ ۲)

(۴۴۱) ۱۲ مارچ ۱۹۰۶ء (۱) اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً (ترجمہ) میں اپنی فوجوں کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤنگا (۲) وَلِنَجْعَلَ لَکَ سُھُوْلَةً فِیْ کُلِّ اَمْرٍ (ترجمہ) اور تاکہ ہر بات میں تیرے واسطے ہم آسانی کر دیں (۳) اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ (ترجمہ) تحقیق تیرا رب کرنیوالا ہے جو کچھ کہ چاہے (بدر جلد ۲ ۱۱ صلہ)

(۴۴۲) ۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء (۱) اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ (ترجمہ) تحقیق ہمنے تجھے کوثر عطا کیا پس نماز پڑھ اپنے رب کے لئے اور قربانی کر تحقیق تیرا دشمن بے نسل ہے (۲) اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ فَاَجِرْہُ (ترجمہ) اگر مشرکین میں سے کوئی تیری پناہ چاہے تو لے پناہ دے (۳) مردوں کو جتنے چاہو ساتھ لے جاؤ مگر عورتیں نہ جاویں (۴) سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ ءَاَنْذَرْتَھُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ (ترجمہ) ان کیلئے برابر ہے کہ تو انہیں ڈرائے یا نہ ڈرائے وہ نہیں ایمان لائینگے (بدر جلد ۲ ۱۱ صلہ)

(۴۴۳) ۱۴ مارچ ۱۹۰۶ء (۱) اَنْتَ سَلْمَانُ وَمِنِّیْ یَاذَا الْبَرَکَاتُ (ترجمہ) تو سلمان ہے اور مجھ سے اے صاحب برکات (نوٹ) حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے جو کہ آپ نے اصحاب میں سے ایک فارسی شخص سلمان کے کندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا تھا (۲) چمک دکھلاؤنگا تم کو اس نشان کی پنجبار (نوٹ) یعنی زلزلہ کا نشان پانچ مرتبہ ظاہر ہوگا (بدر جلد ۲ نمبر ۱۱ صلہ) (۳) مقامِ او مبیں از راہِ تحقیر۔ بدورانش رسولاں ناز کردند (بدر جلد ۲ نمبر ۱۳ صلہ)

(۴۴۴) ۱۵ مارچ ۱۹۰۶ء (۱) خدا نکلنے کو ہے (نوٹ) یعنی خدا ان پنج زلزلوں کے لانے سے اپنا چہرہ ظاہر کریگا۔ اور اپنے وجود کو دکھلاویگا (۲) اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ بُرُوْزِیْ (ترجمہ) تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میں ہی ظاہر ہوگیا۔ یعنی تیرا ظہور میرا ظہور ہوگیا (۳) وَعْدُ اللّٰہِ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ لَا یُبَدَّلُ (ترجمہ) یہ خدا کا وعدہ ہے اور خدا کا وعدہ نہیں ٹلیگا۔ اور وہ ضرور ہو کر رہیگا (الحکم جلد ۱۰ نمبر ۹ صلہ کالم ۲ و ۳)

(۴۴۵) ۲۴ مارچ ۱۹۰۶ء (۱) رفیقوں کو کہدیں کہ عجائب در عجائب کام دکھلانے کا وقت آگیا ہے (۲) قَالَ رَبُّکَ اِنَّہٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا یُرْضِیْکَ (ترجمہ) کہا تیرے رب نے کہ تحقیق وہ آسمان سے وہ چیز اتارنے والا ہے جو تجھے خوش کرے گی (بدر جلد ۲ نمبر ۱۳ صلہ)

(۴۴۶) ۲۷ مارچ ۱۹۰۶ء (۱) رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ ھٰذَا (ترجمہ) اے میرے خدا یہ زلزلہ جو نظر کے سامنے ہے اسکا وقت کچھ پیچھے ڈال (نوٹ) حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ آج زلزلہ کے وقت

کے لئے توجہ کی گئی تھی کہ کب آویگا۔ اسی توجہ کی حالت میں زلزلہ کی صورت آنکھوں کے آگے آگئی۔ اور پھر یہ الہام ہوا۔ قاعدہ نحو کے مطابق ھٰذٖ ا کی جگہ ھٰذٖ ہ چاہئیے تھا۔ مگر اسجگہ ھٰذٖ ا سے مراد ھٰذ العذاب ہے۔ کیونکہ اصل غرض تو عذاب سے ہے ورنہ زلزلے تو پہلے بھی آچکے ہیں پھر اسکے ساتھ ہی مندرجہ ذیل الہام ہوا (۲) رَبِّ سَلِّطْنِيْ عَلَى النَّارِ (ترجمہ) اے میرے خدا مجھے آگ پر مسلّط کر دے یعنی ایسا کر کہ عذاب کی آگ میرے حکم میں ہو جاوے۔ جس کو میں عذاب دینا چاہوں۔ وہ عذاب میں گرفتار ہو۔ اور جسکو میں چھوڑنا چاہوں۔ وہ عذاب سے محفوظ رہے (بدر جلد ۲ نمبر ۱۳ صفحہ ۲)

(۴۴۷) ۲۸ر مارچ ۱۹۰۶ء آخَّرَهُ اللّٰهُ إِلٰى وَقْتٍ مُّسَمًّى (ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے اس میں تاخیر ڈالدی ہے وقت مقررہ تک (نوٹ) حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا چھوٹے زلزلے تو آتے ہی رہتے ہیں لیکن سخت زلزلہ جو آنیوالا ہے۔ اسکے وقت میں تاخیر ڈالی گئی ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ تاخیر کتنی ہے (بدر جلد ۲ نمبر ۱۴ صفحہ ۲)

(۴۴۸) ۳۱ر مارچ ۱۹۰۶ء میں پچاس یا ساٹھ اور نشان دکھلاؤں گا (بدر جلد ۲ نمبر ۱۴ صفحہ ۲)

(۴۴۹) مارچ ۱۹۰۶ء۔ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَافِلَةً لَّكَ (ترجمہ) ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں۔ جو تیرے لئے نافلہ ہوگا (نوٹ) حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ چند روز ہوئے یہ الہام ہوا تھا۔ ممکن ہے کہ اسکی یہ تعبیر ہو۔ کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں۔ یا بشارت کسی اور وقت تک موقوف ہو (بدر جلد ۲ نمبر ۱۴ صفحہ ۱)

(۴۵۰) ۳ر اپریل ۱۹۰۶ء۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ مَنَّ عَلَيْنَا (ترجمہ) وہ اللہ جسنے اپنے رسول کو ہدایت کے ساتھ بھیجا۔ اور دین حق کے ساتھ تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب ثابت کرے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے ہمپر بڑا احسان کیا ہے (بدر جلد ۲ نمبر ۱۴ صفحہ ۱)

(۴۵۱) ۴ر اپریل ۱۹۰۶ء يَأْتِيْكَ الْفَرَجُ (ترجمہ) تیرے پاس خوشی اور کشائش آئیگی (بدر جلد ۲ نمبر ۱۵ صفحہ ۲)

(۴۵۲) ۸ر اپریل ۱۹۰۶ء (۱) رَبِّ اَرِنِيْ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ (ترجمہ) خدایا مجھے وہ زلزلہ دکھا۔ جو اپنی شدت کیوجہ سے نمونہ قیامت ہے (۲) يُرِيْكُمُ اللّٰهُ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ (ترجمہ) خدا تعالیٰ تمہیں وہ زلزلہ دکھائیگا۔ جو اپنی شدت کیوجہ سے نمونہ قیامت ہوگا۔ یعنی اس میں بہت جانوں کا نقصان ہوگا۔ یہ

نہیں کہ حقیقت میں قیامت آجائے گی۔ بلکہ یہ معنی ہیں کہ دنیا پر سخت صدمہ ہوگا۔ اور بہت جانیں تلف ہونگی (نوٹ) یہی الہامات ۹ راپریل کو دوبارہ نازل ہوئے (بدر جلد ۲ نمبر ۱۵ صفحہ ۲)

(۴۵۳) **۹ راپریل ۱۹۰۶ء** (۱) اُرِیْکَ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ (ترجمہ) میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤنگا جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہوگا۔ (۲) یَسْئَلُوْنَکَ اَحَقٌّ هُوَ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ وَلَا یُرَدُّ مِنْ قَوْمٍ یُّعْرِضُوْنَ (ترجمہ) تجھ سے پوچھتے ہیں۔ کیا وہ بات سچ ہے کہہ ہاں میرے رب کی قسم ہے۔ اور اعراض کرنیوالی قوم سے وہ عذاب نہیں ٹلیگا (۳) نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ مُّبِیْنٌ (ترجمہ) خدا سے مدد اور کھلی فتح (۴) اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ یَّبْعَثَکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (ترجمہ) اللہ تعالٰے نے ارادہ کیا ہے کہ تجھے مقام محمود پر مبعوث کرے (۵) هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ (ترجمہ) وہ خدا جس نے اپنا رسول بھیجا ہدایت اور دین حق کے ساتھ تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کرے (۶) اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ (ترجمہ) امراض پھیلائی جائینگی۔ اور جانیں ضائع کیجائینگی (نوٹ) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ الہام پہلے بھی ہو چکا ہے۔ اب پھر ہوا ہے اور خوف ہے کہ اس سے کیا مطلب ہے معلوم نہیں کہ قادیان کے متعلق ہے یا پنجاب کے متعلق ہے (بدر جلد ۲ نمبر ۱۵ صفحہ ۲)

(۴۵۴) **۱۳ راپریل ۱۹۰۶ء** تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَکَ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَاِنْ کُنَّا لَخٰطِئِیْنَ (ترجمہ) اللہ کی قسم۔ بیشک خدا نے تجھے ہم پر برگزیدہ کیا ہے۔ اور ضرور ہم خطاکار تھے۔ (بدر جلد ۲ نمبر ۱۶ صفحہ ۲)

(۴۵۵) **۱۴ راپریل ۱۹۰۶ء** (۱) زلزلہ آیا۔ زلزلہ آیا (یہ دو مرتبہ الہام ہوا) (۲) اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا (ترجمہ) ہمنے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا جو تم پر شاہد ہے جیسا کہ ہمنے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا (بدر جلد ۲ نمبر ۱۶ صفحہ ۲)

(۴۵۶) **۱۵ راپریل ۱۹۰۶ء**۔ **خدا قاتلِ تو باد و مرا از دستِ تو محفوظ دارد** (بدر جلد ۲ نمبر ۱۶ صفحہ ۲ کشف نمبر ۲۲۵)

(۴۵۷) **۱۶ راپریل ۱۹۰۶ء** اِنِّیْ حَفِیْظُکَ (ترجمہ) میں تیری نگہبانی کرونگا (بدر جلد ۲ نمبر ۱۶ صفحہ ۲)

(۴۵۸) **۲۴ راپریل ۱۹۰۶ء** سے پہلے چند یوم (۱) وَیْلٌ لِّهٰذِهِ الْاَمْرَاَةِ وَبَعْلِهَا (ترجمہ) اس عورت کے لئے عذاب مقدر ہے اور اسکے خاوند کے لئے بھی (کشف نمبر ۲۲۷ بدر جلد ۲ نمبر ۱۷ صفحہ ۲)

(۴۵۹) **۲۴ راپریل ۱۹۰۶ء**۔ اَشْفِنِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَارْحَمْنِیْ (ترجمہ) مجھے اپنی طرف سے شفا بخش اور رحم کر (نوٹ) حضرت مسیح موعود نے فرمایا آج رات بیماری کی حالت میں یہ الہام ہوا تھا (بدر جلد ۲ نمبر ۱۷ صفحہ ۲)

(۴۶۰) ۲۷ اپریل ۱۹۰۶ء (۱) رَبِّ لَا تُضِعْ عُمُرِیْ وَعُمُرَهَا وَاحْفَظْنِیْ مِنْ کُلِّ اٰفَةٍ تُرْسَلُ اِلَیَّ (ترجمہ) اے رب میری اور اسکی عمر کو ضائع نہ کریو اور مجھے ان تمام آفات سے محفوظ فرمائیو جو میری طرف بھیجی جاویں (۲) اِنَّا نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا یُغْنِیْکَ (ترجمہ) تحقیق وہ خدا آسمان سے وہ چیز اتارنیوالا ہے۔ جو تجھے غنی کر دیگی (۳) اُرِیْکَ مَا یُرْضِیْکَ (ترجمہ) تجھے وہ چیز دکھلاؤنگا۔ جو تجھے خوش کریگی (۴) عِنْدِیْ حَسَنَةٌ هِیَ خَیْرٌ مِّنْ جَبَلٍ (ترجمہ) میرے پاس بھلائی ہے۔ جو پہاڑ سے بہتر ہے۔ (۵) اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ترجمہ) کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے (۶) آسمان سے دودھ اترا ہے۔ محفوظ رکھو (۷) اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا (ترجمہ) ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا جو تم پر شاہد ہے جیسا کہ ہمنے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا (بدر جلد ۲ نمبر ۱۸ صفحہ ۲)

(۴۶۱) ۲۸ اپریل ۱۹۰۶ء (۱) تیری خوش زندگی کا سامان ہو گیا ہے (۲) اَللّٰهُ خَیْرٌ مِّنْ کُلِّ شَیْءٍ (ترجمہ) اللہ تعالے ہر ایک چیز سے بہتر ہے (بدر جلد ۲ نمبر ۱۸ صفحہ ۲)

(۴۶۲) ۲۹ اپریل ۱۹۰۶ء (۱) دشمن کا بھی ایک وار نکلا (۲) وَتِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ (ترجمہ) یہ دن (خوشی و غم فتح و شکست کے) ہم (نوبت بنوبت) لوگوں میں پھیرا کرتے ہیں (بدر جلد ۲ نمبر ۱۸ صفحہ ۲)

(۴۶۳) ۴ مئی ۱۹۰۶ء۔ اِنِّیْ مَعَ الْاِکْرَامِ۔ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ (ترجمہ) تحقیق میں بزرگوں کے ساتھ ہوں اگر تو نہ ہوتا۔ تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا (بدر جلد ۲ نمبر ۱۹ صفحہ ۲)

(۴۶۴) ۵ مئی ۱۹۰۶ء (۱) یہ میری کتاب ہے۔ اس کو کوئی ہاتھ نہ لگاوے مگر وہی جو میرے خاص خدمتگار ہیں (۲) اَللّٰهُ یُعْلِیْنَا وَلَا نُعْلٰی (ترجمہ) اللہ تعالے ہمیں اونچا کریگا اور ہم نیچے نہیں کئے جائینگے (نوٹ) حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ ہم دشمنوں پر غالب ہونگے اور دشمنوں سے مغلوب نہ ہونگے (کشف نمبر ۲۲۸) (۳) پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن (تشریح از حضرت مسیح موعود) ثلج کا لفظ عربی ہے اسکے ایک تو یہ معنے ہیں۔ کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے اور شدت سردی کا موجب ہو جاتی ہے اور بارش اس کے لوازم سے ہوتی ہے۔ اسکو عربی میں ثلج کہتے ہیں۔ ان معنوں کی بنا پر اس پیشگوئی کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں۔ کہ بہار کے دنوں میں آسمان سے ہمارے ملک میں خدا تعالے غیر معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کریگا۔ اور برف اور اسکے لوازم سے شدت سردی اور کثرت بارش ظہور میں آئیگی

اور دوسرے معنی اس کے عربی میں اطمینان قلب حاصل کرنا ہے یعنی انسان کو کسی امر پر ایسے دلائل اور شواہد مبینہ آجاویں جن سے اسکا دل مطمئن ہوجاوے اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ فلاں تقریر موجب ثلج قلب ہوگئی یعنی ایسے دلائل قاطعہ بیان کئے گئے کہ جن سے کلی اطمینان ہوگئی اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جو اطمینان قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ جب انسان کا دل کسی امر میں پوری تسلی اور سکینت پا لیتا ہے۔ تو اسکے لوازم میں سے ہے کہ خوشی اور راحت ضرور ہوتی ہے۔ غرض یہ پیشگوئی ان پہلوؤں پر مشتمل ہے۔

اس پیشگوئی پر غور کرنے سے ذہن ضروری طور پر اسبات کو محسوس کرتا ہے۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک اسجگہ ثلج کے دوسرے معنے ہیں۔ یعنی یہ کہ ہر ایک شبہ و شک کو دور کرنا اور پوری تسلی بخشنا تو اسجگہ اس فقرہ سے یہ بھی مراد ہوگئی۔ کہ چونکہ گزشتہ دونوں زلزلوں کی نسبت کج طبع لوگوں نے شبہات بھی پیدا کئے تھے۔ اور ثلج قلب یعنی کلی اطمینان سے محروم رہ گئے تھے۔ مگر بہار کے موسم میں ایک ایسا نشان ظاہر ہوگا جس سے ثلج قلب ہوجائیگی۔ اور گزشتہ شکوک و شبہات بکلی دور ہوجائینگے۔ اور حجت پوری ہوجائے گی اس الہام پر زیادہ غور کرنیسے یہ بھی قریب قیاس معلوم ہوتا ہے کہ بہار کے دنوں تک نہ صرف ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہوجائینگے۔ اور جب بہار کا موسم آئیگا۔ تو اسقدر تواتر نشانوں کیوجہ سے دلوں پر اثر ہوگا کہ مخالفین کے منہ بند ہوجائینگے۔ اور حق کے طالبوں کے دل پوری تسلی پائینگے اور یہ بیان اس بنا پر ہے کہ جب ثلج کے معنے تسلی پانا اور شکوک و شبہات سے رہائی ہونا سمجھے جائیں لیکن اگر برف اور بارش کے معنے ہوئے تو خدا تعالے کوئی اور سماوی آفت نازل کریگا۔ واللہ اعلم بالصواب (بدر جلد ۲ ۱۹۰۶ء)

(نوٹ از مؤلف) یہ پیشگوئی اپنے ظاہری معنوں کے مطابق پوری ہوگئی اور ۱۹۰۶ء کے بہار میں اسقدر شدت سے برفباری اور بارش ہوئی۔ کہ بوڑھے عمر کے لوگ بھی بیان کرتے ہیں کہ اس سے پہلے کبھی بہار کے موسم میں اسقدر سخت سردی اور برفباری کبھی نہیں ہوئی۔ کیا ایشیا اور کیا یورپ و انگلستان تمام ممالک الامان الامان پکار اٹھے تھے۔ اس زمانہ کے اخبارات اسبات کے شاہد ہیں۔ میرے ایک دوست چوہدری محمد اسماعیل صاحب سٹیشن ماسٹر نارتھ ویسٹرن ریلوے جو حضرت مسیح موعودؑ کی دعاوی کی نسبت متردد تھے اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھکر فوراً ایمان لے آئے اور حضورؑ کی بیعت کرلی۔ فالحمد للہ (محمد منظور الٰہی)

(۴۶۵) ۶ مئی ۱۹۰۶ء وَلَا تُكَلِّمْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ وَعْدًا عَلَيْنَا حَقًّا (ترجمہ) ان لوگوں کے بارے میں میرے ساتھ بات نہ کر جو ظالم ہیں یعنی دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہیں۔ اور دنیا کے ہموم و غموم میں لگ کر دین کے پہلو سے لاپرواہیں۔ میں انکو ضرور غرق کرونگا۔ اور ناکامی میں مرینگے

یہ خدا کا سچا وعدہ ہے جو نہیں ٹلیگا۔ (نوٹ مسیح موعودؑ)

میرے خیال میں یہ الہام ہماری جماعت کے بعض افراد کی نسبت ہے جو دنیا کے ہموم و غموم میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور دین کی فکر اور غم سے لاپرواہیں۔ گویا خدا تعالیٰ مجھے ہدایت فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے دعا مت کر۔ انکی شفاعت مت کر کیونکہ جیسا کہ انکا دین مرگیا۔ انکی دنیا بھی مرگئی ظاہر ہے کہ دعا اور شفاعت دوستوں کے لئے ہوتی ہے نہ کہ دشمنوں کے لئے پس اسی قرینہ سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ الہام خاص دوستوں کے لئے ہے اور ایک بڑے عذاب سے انکو ڈرایا گیا ہے۔ اور ممکن ہے کہ وہ عذاب دوسروں کے لئے بھی ہو۔ مگر ایسے لوگوں کے لئے بھی ضروری ہے کہ بظاہر اس جماعت میں داخل ہوں۔ مگر انکی حالت دنیا پرستی کی ہمارے اصول کے خلاف ہے (بدر جلد ۲ نمبر ۱۹ صفحہ ۲)

(۴۶۶) ۷ مئی ۱۹۰۶ء کلیسیاء کی طاقت کا نسخہ (بدر جلد ۲ نمبر ۱۹ صفحہ ۲)

(۴۶۷) ۱۱ مئی ۱۹۰۶ء کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں (بدر جلد ۲ نمبر ۲۰ صفحہ ۲)

(۴۶۸) ۱۴ مئی ۱۹۰۶ء هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الزَّلْزَلَةِ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا۔ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا۔ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا (ترجمہ) کیا تجھے زلزلہ کی خبر پہنچی نہیں۔ کہ کس طرح واقعہ ہوگا۔ زمین ایک سخت دھکا دیجائیگی اور زمین جو کچھ اسکے اندر ہے باہر پھینکدیگی یعنی اکثر جگہ ایسا ہوگا تب انسان کہیگا۔ کہ آج زمین کو کیا ہوگیا۔ وہ تو مقررہ طریقوں سے باہر چلی گئی ہے یعنے انسانوں پر حیرت طاری ہو جائے گی کہ انکے علوم اور تجارب کی حد سے باہر ظہور میں آئیگا۔ اس دن زمین اپنا قصہ بیان کرے گی کہ اسپر کیا آفت آئی کیونکہ خدا اپنے رسول کو اسکے مافی الضمیر کا ترجمان بنائیگا۔ اور اس رسول کو وحی کریگا کہ کس باعث سے یہ غیر آفت ظہور میں آئی۔ اور پھر خدا تعالیٰ مجھے فرماتا ہے کہ یہ سب نشان تیرے لئے زمین پر ظاہر کئے جائینگے۔ تا زمین کے لوگ تجھے شناخت کرلیں (بدر جلد ۲ نمبر ۲۰ صفحہ ۲)

(۴۶۹) ۱۸ مئی ۱۹۰۶ء (۱) ابتک پیچھا نہیں چھوڑتی (الکشف منہ ۲۲۹) (۲) زندگی کے آثار (نوٹ) اس وحی الٰہی کے تھوڑی دیر بعد سیٹھ عبدالرحمن صاحب کا مدراس سے تار آیا جس میں سیٹھ صاحب کی بیماری میں افاقہ کی خبر تھی۔ اسپر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا پہلے خدا کا تار پہنچا اور پیچھے بندوں کا۔ اس الہامی خبر سے صرف یہ سمجھا گیا کہ جس مضمون کا تار روانہ کیا گیا تھا۔ اس مضمون سے خدا نے اطلاع دیدی۔ (بدر جلد ۲ نمبر ۲۱ صفحہ ۲)

(۴۷۰) ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء (۱) اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً (ترجمہ) میں فوجوں کے ساتھ

تیرے پاس اچانک آؤنگا۔(۲) اُرِیْكَ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ۔ اِنِّیْ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔(ترجمہ) میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤں گا۔ جو قیامت کا نمونہ ہوگا۔ میں ان سب کی حفاظت کرونگا۔ جو اس گھر میں ہیں (بدر جلد ۲ نمبر ۲۱ صفحہ ۲)

(۴۷۱) **۲۲ رمئی ۱۹۰۶ء** - تَرُدُّ عَلَیْكَ اَنْوَارَ الشَّبَابِ۔ سَیَاْتِیْ عَلَیْكَ زَمَنُ الشَّبَابِ وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِشِفَاءٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ رُدَّ عَلَیْهَا رُوْحُهَا وَرَیْحَانُهَا (ترجمہ) تیری طرف نوجوانی کے یعنی قوتیں جوانی کی ردّ کیجاوینگی۔ اور تیرے پر زمانہ جوانی کا آئے گا۔ یعنی جوانی کی قوتیں دیجاوینگی۔ تا خدمت دین میں حرج نہ ہو۔ اور اگر تم اے لوگو! ہمارے اس نشان سے شک میں ہو۔ تو اس شفاء کی نظیر پیش ہو۔ اور تیری بیوی کی طرف بھی صحت اور تازگی رد کی جائیگی فقط (نوٹ حضرت مسیح موعود) ان الہامات کا باعث یہ ہے کہ عرصہ تین چار ماہ سے میری طبیعت نہایت ضعیف ہو گئی ہے بجز دو وقت ظہر و عصر کے نماز کے لئے بھی نہیں جا سکتا۔ اور اکثر بیٹھکر نماز پڑھتا ہوں۔ اور اگر ایک سطر بھی کچھ لکھوں یا فکر کروں۔ تو خطرناک دوران سر شروع ہو جاتا ہے اور دل ڈوبنے لگتا ہے جسم بالکل بیکار ہو رہا ہے۔ اور جسمانی قوے ایسے مضمحل ہو گئے ہیں۔ کہ خطرناک حالت ہے گویا مسلوب القویٰ ہوں اور آخری وقت ہے۔ ایسا ہی میری بیوی دائم المریض ہے۔ امراض رحم و جگر دامنگیر ہیں۔ پس میں نے دعا کی تھی کہ خدا تعالےٰ وہ مجھے پہلی قوت جوانی کے عالم کی عطا کرے تا میں کچھ خدمت دین کر سکوں۔ اور اپنی بیوی کی صحت کے لئے بھی دعا کی تھی۔ اس دعا پر یہ الہام ہوئے جو اوپر ذکر کئے گئے خدا تعالےٰ انکے بہتر معنی جانتا ہے صرف اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ ہمیں صحت عطا فرمائیگا۔ اور مجھے وہ قوتیں عطا کریگا۔ جن سے میں خدمت دین کر سکوں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اور اس میں یہ بھی خوشخبری ہے کہ اللہ تعالےٰ میری بیوی کو بھی صحت اور تندرستی عطا کریگا۔ (بدر جلد ۲ نمبر ۲۱ صہ)

(۴۷۲) **۲۵ رمئی ۱۹۰۶ء** (۱) هَلْ اَتَاكَ حَدِیْثُ الزَّلْزَلَةِ۔ بَلْ یَاْتِیْهِمْ بَغْتَةً۔ اگر جاہوں تو اس دن خاتمہ (ترجمہ عربی الہام) کیا تجھے زلزلہ کی بات پہنچی ہے بلکہ انکے پاس اچانک آئیگا (۲) **دو چار ماہ** (بدر جلد ۲ نمبر ۲۲ صا)

(۴۷۳) **۲۷ رمئی ۱۹۰۶ء** (۱) اُرِیْحُكَ وَلَا اُجِیْحُكَ وَاُخْرِجُ مِنْكَ قَوْمًا (ترجمہ) میں تجھے راحت دونگا اور تجھے نہ مٹاؤنگا۔ اور تجھ سے ایک بڑی قوم نکالونگا (۲) اسکے ساتھ ہی دل میں ایک تفہیم ہوئی جس کا یہ مطلب تھا۔ جیسا کہ میں نے ابراہیم کو قوم بنایا (۳) **آفتوں اور مصیبتوں کے دن ہیں** (نوٹ) ایک دوست کا ذکر تھا۔ جس پر بہت سے دنیوی مشکلات گر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود

نے فرمایا یہ الہام اسی کے متعلق معلوم ہوتا ہے (بدر جلد ۲ نمبر ۲۲ صلا)

(۴۷۴) ۳۰ رمئی ۱۹۰۶ء (۱) خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں۔ اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ انپر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا (۲) برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں (۳) رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَّ کَاذِبٍ (ترجمہ) اے میرے رب تو سچے اور جھوٹے میں فرق دکھلاوے (۴) اَنْتَ تَرٰی کُلَّ مُصْلِحٍ وَّصَادِقٍ (ترجمہ) تو ہر ایک اصلاح کرنیوالے اور سچے کو دیکھتا ہے (بدر جلد ۲ نمبر ۲۲ صلا)

(۴۷۵) ۵ رجون ۱۹۰۶ء (۱) مَا اُرْسِلَ نَبِیٌّ اِلَّا اَخْزٰی بِہِ اللّٰہُ قَوْمًا لَّا یُؤْمِنُوْنَ (ترجمہ) کوئی نبی نہیں بھیجا گیا مگر خدا نے اسکی وجہ سے ایک قوم کو رسوا کیا جو ایمان نہیں لاتے تھے۔ (۲) یُلْقِی الرُّوْحَ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ (ترجمہ) خدا اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے نبوت کی روح اس پر ڈالتا ہے (۳) خدا کی فیلنگ [illegible] اور خدا کی مُہر نے کتنا بڑا کام کیا (بدر جلد ۲ نمبر ۲۳ صلا)

(۴۷۶) ۱۹ رجون ۱۹۰۶ء (۱) بشیر الدولہ (۲) عالم کباب (۳) شادی خان (۴) کلمۃ اللہ خان (نوٹ از حضرت مسیح موعود) بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوا۔ کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے یہ نام ہونگے۔ یہ نام بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوئے۔ (نوٹ از مؤلف) اللہ تعالے بہتر جانتا ہے کہ یہ پیشگوئی کب اور کس رنگ میں پوری ہوگی گو حضرت اقدس ؑ نے اسکا وقوعہ محمدی بیگم کے ذریعہ سے فرمایا تھا مگر چونکہ وہ فوت ہوچکی ہے اسلئے اب تخصیص نام نہ رہی۔ بہر صورت یہ پیشگوئی متشابہات میں سے ہے۔ (۵) رَبِّ اَرِنِیْ اَنْوَارَکَ الْکُلِّیَّۃَ (ترجمہ) اے میرے رب مجھے اپنے تمام انوار دکھا (۶) اِنِّیْ اَنَرْتُکَ وَ اخْتَرْتُکَ (ترجمہ) مینے تجھے روشن کیا اور برگزیدہ کیا (۷) وَاِنَّہٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا یُرْضِیْکَ (ترجمہ) اور آسمان سے ایک ایسا امر اترنے والا ہے جو تجھے خوش کر دیگا (۸) دو نشان ظاہر ہونگے (۹) اللہ تعالےٰ اسکو سلامت رکھنا نہیں چاہتا (کسی کی طرف اشارہ ہے) (۱۰) اِنَّا اٰخِذُنَاہُ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ (ترجمہ) ہم دردناک عذاب کے ساتھ اسکو پکڑینگے (۱۱) خدا تمہیں سلامت رکھے (۱۲) یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ (ترجمہ) وہ لوگ تیری مدد کرینگے جنکو ہم آسمان سے وحی کرینگے (۱۳) یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ (ترجمہ) ہر ایک دور کی راہ سے آئینگے ہر ایک دور کی راہ سے تیرے پاس تحائف لائینگے (۱۴) سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ (ترجمہ)

تم پر سلام تم پاک ہو (۵) وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَسْئَمْ مِنَ النَّاسِ (ترجمہ) اور جو لوگ تیرے پاس آئینگے تجھے چاہئے کہ اُن سے بد خلقی نہ کرے اور انکی کثرت کو دیکھکر تھک نہ جائے (بدر جلد ۲ نمبر ۲۲ صہ ۲)

(۴۷۷) ۱۱ جون ۱۹۰۶ء (۱) لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (ترجمہ) آج ملک کسکا ہے۔ اللہ تعالیٰ واحد قہار کا (نوٹ از مسیح موعود) ایک زلزلہ کا نظارہ دکھائی دیا۔ اور ساتھ ہی اسکے یہ الہام ہوا (۲) مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں۔ اور ان کی تعظیم ملوک اور ذوی الجبروت کرتے ہیں۔ اور ان پر کوئی غالب نہیں ہو سکتا۔ اور سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔ اِنَّا اَخَذْنَاكَ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا (بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ صہ ۲)

(۴۷۸) ۱۴ جون ۱۹۰۶ء وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ (ترجمہ) اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ زمین پر فساد مت کرو۔ تو کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرتے ہیں (بدر جلد ۲ نمبر ۲۵ صہ ۳)

(۴۷۹) ۱۶ جون ۱۹۰۶ء۔ زلزلہ آنے کو ہے (بدر جلد ۲ نمبر ۲۵ صہ ۳)

(۴۸۰) ۱۹ جون ۱۹۰۶ء هٰذَا يَوْمٌ مُّبَارَكٌ (ترجمہ) یہ مبارک دن ہے۔ (بدر جلد ۲ نمبر ۲۵ صہ ۳)

(۴۸۱) جولائی کا اول ہفتہ ۱۹۰۶ء (۱) اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (ترجمہ) مجھ سے دعا مانگو میں قبول کرونگا (۲) اِنِّيْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً (ترجمہ) میں فوجوں سمیت تیرے پاس اچانک آؤنگا (بدر جلد ۲ نمبر ۲۶ صہ ۲)

(۴۸۲) ۳۰ جولائی ۱۹۰۶ء۔ ایک دم میں دم رخصت ہوا (نوٹ از حضرت مسیح موعود) فرمایا کہ آج رات مجھے ایک مندرجہ بالا الہام ہوا۔ اسکے پورے الفاظ یاد نہیں ہے اور جسقدر یاد رہا وہ یقینی ہے مگر معلوم نہیں کہ کس کے حق میں ہے لیکن خطرناک ہے۔ یہ الہام ایک موزون عبارت میں ہے۔ مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھول گیا ہے (بدر جلد ۲ نمبر ۳۱ صہ ۲)

(۴۸۳) یکم اگست ۱۹۰۶ء اِنِّيْ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ (ترجمہ) میں حفاظت کرنے والا ہوں ان سب کی جو دار میں ہیں (نوٹ حضرت مسیح موعودؑ) دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے پھر یہ الہام ہوا (۲) اردت ان استخلف فخلقت آدم (ترجمہ) میں نے چاہا کہ خلیفہ بناؤں۔ پس میں نے آدم کو خلیفہ بنایا (بدر جلد ۲ نمبر ۳۲ صہ ۱)

(۴۸۴) ۵ اگست ۱۹۰۶ء (۱) اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ترجمہ) خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے (۲) اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْزِی الْمُؤْمِنِیْنَ (ترجمہ) خدا مومنوں کو رسوا نہیں کرتا (نوٹ از مسیح موعود) دن کے وقت یکدفعہ نصف حصہ اسفل بدن کا حرکت سے معطل ہوگیا۔ اور ایک قدم اٹھانا مشکل تھا۔ اور سخت درد ہوتی تھی خیال گزرا کہ یہ فالج کی قسم نہ ہو تب دعا کی گئی تو مندرجہ بالا الہام ہوا۔ اور ابھی صبح نہیں ہوئی تھی کہ خارق عادت طور پر صحت کلی ہوگئی فالحمد للہ علی ذالک (بدر جلد ۲ نمبر ۳۲ صفحہ ۱)

(۴۸۵) ۱۲ اگست ۱۹۰۶ء اور اس سے ماقبل دو چار روز کے الہامات (۱) دیکھ میں آسمان سے تیرے لئے برساؤنگا۔ اور زمین سے نکالونگا۔ پر وہ جو تیرے مخالف ہیں۔ پکڑے جائینگے۔ (۲) صحن میں ندیاں چلیں گی۔ اور سخت زلزلے آئیں گے (۳) وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃٍ (ترجمہ) ہر ایک چغلخور عیب گیر پر سخت لعنت ہے (۴) سَاُکْرِمُکَ اِکْرَامًا عَجَبًا۔ وَاُلْقِیْ بِہِ الرُّعْبَ الْعَظِیْمَ (ترجمہ) میں تجھے ایک عجیب طور پر عزت دونگا۔ اور اسکے ساتھ دنیا پر بڑا رعب ڈالونگا (۵) یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ (ترجمہ) لوگ دور دراز سے تیرے پاس آئینگے۔ اور دور دور سے ہدیئے آئینگے (بدر جلد ۲ نمبر ۳۳ صفحہ ۲)

(۴۸۶) ۲۱ اگست ۱۹۰۶ء سے قبل کی رات (۱) وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ (ترجمہ) اور جب کسی کو کاٹتے ہو تو سخت کاٹتے ہو (کشف نمبر ۲۳۵) (۲) نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ وَقَالُوْا لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ (ترجمہ) رعب کے ساتھ تیری نصرت کی گئی۔ اور مخالفوں نے کہا۔ اب کوئی جائے پناہ نہیں (۳) صبر کر خدا تیرے دشمن کو ہلاک کریگا۔ (قریباً نصف رات کے بعد الہام ہوا) (بدر جلد ۲ نمبر ۳۴ صفحہ ۲)

(۴۸۷) ۲۳ اگست ۱۹۰۶ء۔ آجکل کوئی نشان ظاہر ہوگا (یعنی عنقریب کوئی نشان ظاہر ہونیوالا ہے) (بدر جلد ۲ نمبر ۳۵ صفحہ ۲)

(۴۸۸) ۲۵ اگست ۱۹۰۶ء۔ شَفِیْعُ اللّٰہ (نوٹ مسیح موعود) اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی کے یہ میرا نام رکھا ہے اور اسکے معنے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کا شفیع (بدر جلد ۲ نمبر ۳۵ صفحہ ۲)

(۴۸۹) ۴ ستمبر ۱۹۰۶ء اِنِّیْ مَعَ الرُّوْحِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً (ترجمہ) میں روح کیساتھ اچانک تیرے پاس آؤنگا۔ (بدر جلد ۲ نمبر ۳۶ صفحہ ۳)

(۴۹۰) ۸ ستمبر ۱۹۰۶ء صبح۔ (۱) لوگ آئے اور دعوے کر بیٹھے شیر خدا نے انکو پکڑا۔ اور شیر خدا نے فتح پائی (۲) امین الملک جے سنگھ بہادر (۳) رَبِّ

لا تبق لی من المخذیات ذکراً (ترجمہ) اے میرے رب رسوا کرنیوالی چیزوں میں سے کوئی باقی نہ رکھ (۴) پیٹ پھٹ گیا (دن کے وقت کا الہام ہے معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق ہے (۵) دشمن نہایت اضطراب میں ہے (کشف نمبر ۲۳۹ بدر جلد ۲ نمبر ۳۷ صفحہ ۳)

(۴۹۱) ۱۵ ستمبر ۱۹۰۶ء - خیمہ (کشف نمبر ۲۳۹ بدر جلد ۲ نمبر ۳۷ صفحہ ۳)

(۴۹۲) ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء (۱) قَالَ رَبُّكَ إِنَّهٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَا يُرْضِيكَ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ (ترجمہ) تیرے رب نے فرمایا ہے کہ میں تیرے لئے آسمان سے وہ چیز اتارنے والا ہوں جو تجھے خوش کر دیگی - اور ہم تیرے رب کے حکم کے سوائے نازل نہیں ہوتے (۲) قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ - أُجِيبَتْ دَعْوَتُكَ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ (ترجمہ اللہ تعالے نے تیری دعا سُن لی - تیری دعا قبول کی گئی - اللہ تعالے ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں - اور وہ جو نیکی کرتے ہیں (۳) بَارَكَ اللّٰهُ فِي إِلْهَامِكَ وَوَحْيِكَ وَرُؤْيَاكَ (ترجمہ) برکت دی اللہ تعالےٰ نے تیرے الہام میں اور تیری وحی میں اور تیری رؤیا میں (۴) كَتَبْتُ لِلَّذِينَ اٰمَنُوْا رَحْمَةً - وَكَتَبْتُ لَكَ رَحْمَةً فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (ترجمہ) تجھ پر ایمان لانے والوں کے لئے مینے رحمت لکھ دی ہے - اور تیرے لئے دنیا اور آخرت میں مینے رحمت لکھدی ہے (۵) نَزِيْدُ فِي رَحْمَتِكَ وَصِدْقِكَ وَوَفَائِكَ (اے نزید برکات یہ خدا کی طرف سے نہیں صرف تفہیم ہے میرے لفظوں میں) (ترجمہ) تیری رحمت اور صدق اور وفا میں ہم زیادتی کرینگے (یعنی تجھ پر برکات میں زیادتی کی جاوے گی (۶) كُلُّ مُكَذِّبٍ جَآءَ يٰٓأَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا إِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ (ترجمہ) سب مکذب آئے اور کہنے لگے اے عزیز ہم اور ہمارے اہل و عیال تکالیف میں ہیں - اور ہم تھوڑی سی پونجی لائے ہیں - پس ہمیں پورا ماپ تول دے اور ہم پر صدقہ کر تحقیق اللہ تعالےٰ صدقہ کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے (۷) مَا أَنَا إِلَّا كَالْقُرْاٰنِ وَسَيَظْهَرُ عَلٰى يَدَيَّ مَا ظَهَرَ مِنَ الْفُرْقَانِ (ترجمہ) میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں - اور قریب ہے کہ میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا - جو کچھ کہ فرقان سے ظاہر ہوا (۸) خدا اسکو پنجبار ہلاکت سے بچاویگا (نہ معلوم کس کے حق میں یہ الہام ہے) (بدر جلد ۲ نمبر ۳۸ صفحہ ۳ و الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۲ صفحہ ۵)

(۴۹۳) ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق ۵ شعبان ۱۳۲۴ھ بروز پیر موت تیرہ ماہ حال کو (نوٹ)

قطعی طور پر معلوم نہیں کہ کس کے متعلق ہے (بدر جلد ۲ نمبر ۳۹ صفحہ ۳)

(۴۹۴) ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء ۔ بَلَجَتْ اٰیَاتِیْ ۔ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنَّ لَھُمُ الْفَتْحُ (ترجمہ) ظاہر ہوگئیں میری نشانیاں اور خوشخبری دے ان لوگوں کو جو ایمان لائے ۔ بیشک انکے واسطے فتح ہے (بدر جلد ۲ نمبر ۴۰ صفحہ ۳)

(۴۹۵) ۲ اکتوبر ۱۹۰۶ء (۱) لَنَبْلُوَنَّکُمْ (ترجمہ) البتہ ہم تم کو آزمائیں گے ۔ (۲) فَوْقٌ حَمِیْدٌ (ترجمہ) وہ سب سے بالا ہے اور حمید ہے (۳) کا ذب کا خدا دشمن ہے ۔ وہ اسکو جہنم میں پہنچائیگا (کشف نمبر ۲۲۱ بدر جلد ۲ نمبر ۴۰ صفحہ ۳)

(۴۹۶) اے عبد الحکیم خدا تعالے تجھے ہر ایک ضرر سے بچاوے اندھا ہونے اور مفلوج ہونے اور مجذوم ہونے سے (نوٹ) عبد الحکیم حضرت مسیح موعود کا الہامی نام رکھا گیا ہے (بدر جلد ۲ نمبر ۴۱ صفحہ ۱ کشف نمبر ۲۲۲)

(۴۹۷) ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء ۔ عِلْمُ الدُّرِّ مَا نُ ۲۲۳ (کشف نمبر ۲۲۳ بدر جلد ۲ نمبر ۴۲ صفحہ ۳)

(۴۹۸) ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۶ء (۱) اِنَّ الْمَنَایَا لَا تَطِیْشُ سِھَامُھَا (ترجمہ) موتوں کے تیر خطا نہیں جاتے (۲) اِنَّ الْمَنَایَا قَدْ تَطِیْشُ سِھَامُھَا (ترجمہ) موتوں کے تیر بعض وقت خطا بھی جاتے ہیں (۳) رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت (کشف نمبر ۲۲۴ بدر جلد ۲ نمبر ۴۲ صفحہ ۳)

(۴۹۹) ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء اِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ نَزِیْدُ عُمْرَکَ (ترجمہ) ہم تجھے بعض وہ امور دکھلاوینگے جو مخالفوں کی نسبت ہمارا وعدہ ہے اور تیری عمر زیادہ کرینگے (بدر جلد ۲ نمبر ۴۳ صفحہ ۳)

(۵۰۰) ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۔ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۔ یَاْتِیْکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ (ترجمہ) ہر ایک دور کی راہ سے لوگ تیرے پاس آئینگے ۔ اور ہر ایک دور کی راہ سے تیرے پاس تحائف لائینگے ۔ تیرے پاس وہ لوگ تحائف لائینگے جنکو ہم آسمان سے وحی کرینگے (بدر جلد ۲ نمبر ۴۴ صفحہ ۳) نوٹ مسیح موعود) کتاب حقیقۃ الوحی کے انطباع اور طیاری میں جو بہت سا خرچ ہوا ہے اور ہونیوالا ہے ۔ اسکے متعلق خیال تھا ۔ تو یہ الہام ہوا ۔

(۵۰۱) ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۶ء ۔ یَنْصُرُکُمُ اللّٰہُ فِیْ دِیْنِہٖ (ترجمہ) خدا اپنے دین میں تمہاری

مدد کریگا۔ (بدر جلد ۲ نمبر ۴۵ صـ۳)

(۵۰۲) ۲ر نومبر ۱۹۰۶ء (۱) آسمانی بادشاہت (کشف نمبر ۲۴۵) (۲) لَا تَخَفْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (ترجمہ) تو مت ڈر بیشک خدا ہمارے ساتھ ہے (نوٹ مسیح موعود) گویا میں کسی دوسرے کو تسلی دیتا ہوں۔ کہ تو مت ڈر بیشک خدا ہمارے ساتھ ہے (بدر جلد ۲ نمبر ۴۵ صـ۳)

(۵۰۳) ۷ر نومبر ۱۹۰۶ء۔ اَتَقْنَطُ مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ۔ اَلَّذِیْ یُرَبِّیْکُمْ فِی الْاَرْحَامِ (ترجمہ) کیا تو خدا کی رحمت سے نا امید ہوتا ہے۔ وہ خدا جو تمہیں رحموں میں پرورش کرتا ہے (نوٹ حضرت مسیح موعود) آج رات لنگر خانہ کے اخراجات کی نسبت میں قریباً ۱۲ بجے رات کے اپنے گھر کے لوگوں سے بات بات کر رہا تھا۔ کہ اب خرچ ماہواری لنگر خانہ کا پندرہ سو ۱۵۰۰ سے بھی بڑھ گیا ہے کیا قرضہ لے لیں پھر خیال آیا کہ قرضہ لینے سے کیا فائدہ کیونکہ دو ہزار روپیہ بھی لے لئے تو ایک ماہ میں خرچ ہو جا ئینگے۔ اسکے بعد میں سو گیا۔ صبح نماز کے بعد یہ الہام ہُوا (بدر جلد ۲ نمبر ۴۵ صـ۳)

(۵۰۴) ۷ار اور ۱۳ار کی کسی درمیانی تاریخ نومبر ۱۹۰۶ء رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا (ترجمہ) اے میرے رب زمین پر کافروں میں سے کوئی باشندہ نہ چھوڑ (بدر جلد ۲ نمبر ۴۶ صـ۳)

(۵۰۵) ۱۳ر نومبر ۱۹۰۶ء (۱) مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْ نُنْسِھَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْھَا اَوْ مِثْلِھَا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ترجمہ) کسی نشان کو ہم منسوخ نہیں کرتے یا فراموش نہیں کراتے مگر اس سے بہتر نشان عطا کرتے ہیں یا اسکی مانند تو نہیں جانتا کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے (۲) لَا تَخَفْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (ترجمہ) مت ڈر اللہ ہمارے ساتھ ہے (نوٹ از مسیح موعود) گویا میں کسی کو کہتا ہوں۔ اور کشفی نظر میں ایک نواب میرے سامنے آیا اور ساتھ الہام ہُوا۔ (۳) "اے سیف اپنا رخ پھیر لے" (بقیہ نوٹ) جس کی نسبت یہ تفہیم ہوئی کہ اسکے بعض شرکاء خاندان جو اس سے تنازعہ کرتے ہیں کسی وقت اُسپر غالب آجائینگے (بدر جلد ۲ نمبر ۴۶ صـ۳ مفصل تشریح کے لئے کتاب چشمہ معرفت صـ۳۲۳/۳۲۲ دیکھو

(۵۰۶) ۱۵ر نومبر ۱۹۰۶ء (۱) قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹا کام بناوے۔ بنا بنایا توڑ دے کوئی اسکا بھید نہ پاوے (۲) کمترین کا بیڑا غرق ہو گیا یعنی کسی کے قول کی طرف اشارہ ہے یا شاید کمترین سے مراد کوئی شریر مخالف ہے (۳) تیری دعا قبول کی گئی (نوٹ مسیح موعود) آج رات ستائیسویں رمضان المبارک تھی۔ اور اسپر یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ یہ رات شب قدر کی ہوتی ہے میں نے سوچا۔ کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ شاید پھر یہ رات نصیب ہو یا نہ ہو بس میں اٹھا اور میں نے نماز پڑھکر دعا کی۔ جس

کے بعد یہ الہامات ہوئے۔ اصل میں یہ ہر سہ الہام پیشگوئیاں ہیں۔ خواہ ایک شخص کے لئے ہوں۔ اور خواہ تین جدا شخصوں کے حق میں ہوں (بدر جلد ۲ نمبر ۴۷ صفحہ ۳)

(۵۰۷) ۱۸ نومبر ۱۹۰۶ء (۱) مبارک (۲) مَا وَقَفْتُ مَوْقِفًا اَغْيَظَ مِنْ هٰذَا اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ (ترجمہ) اس سے زیادہ غضبناک کسی موقعہ پر میں کھڑا نہیں ہوا۔ تحقیق پکڑ تیرے رب کی سخت ہے (کشف نمبر ۲۴۷ بدر جلد ۲ نمبر ۴۷ صفحہ ۳)

(۵۰۸) ۲۲ نومبر ۱۹۰۶ء رَبِّ احْفَظْنِيْ فَاِنَّ الْقَوْمَ يَتَّخِذُوْنَنِيْ سُخْرَةً (ترجمہ) اے میرے رب میری حفاظت کر کیونکہ قوم نے تو مجھے ٹھٹھے کی جگہ ٹھہرا لیا (بدر جلد ۲ نمبر ۴۸ صفحہ ۳)

(۵۰۹) ۲۳ نومبر ۱۹۰۶ء (۱) اِنَّ اللّٰهَ مَنَّ عَلَيْكُمْ وَاَعْطٰكَ مَا اَعْطٰكَ (ترجمہ) خدا نے تیرے پر احسان کیا اور میں تجھے دونگا جو چیز دونگا یعنی تجھ کو بہت کچھ دونگا۔ (۲) اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلَيْكَ لَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلَى اللّٰهِ (ترجمہ) جو لوگ تیری طرف التفات نہیں کرتے۔ وہ خدا تعالے کی طرف بھی التفات نہیں کرتے (۳) اولیاء اللہ سے مخالفت رکھنا اسکا نتیجہ اچھا نہیں (بدر جلد ۲ نمبر ۴۸ صفحہ ۳)

(۵۱۰) ۲۴ نومبر ۱۹۰۶ء سے قبل چند روز۔ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ (ترجمہ) اگر خدا کی قسم کھاوے تو خدا اسکی قسم کو پورا کر دے (بدر جلد ۲ نمبر ۴۹ صفحہ ۳)

(۵۱۱) ۴ دسمبر ۱۹۰۶ء (۱) يُكْرِمُكَ اللّٰهُ اِكْرَامًا عَجَبًا (ترجمہ) خدا عجیب طور پر تیری بزرگی ظاہر کریگا (نوٹ مسیح موعود) پھر مجھے ایک مہر دیگئی ہے جو میری ہے اس میں لکھا ہے (۲) اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ (ترجمہ) کیا اللہ اپنے بندے کے واسطے کافی نہیں پھر الہام ہوا (۳) مبارک باد (بدر جلد ۲ نمبر ۴۹ صفحہ ۳)

(۵۱۲) ۱۶ دسمبر ۱۹۰۶ء۔ بَشِّرْهُمْ بِاَيَّامِ اللّٰهِ وَذَكِّرْهُمْ تَذْكِيْرًا (ترجمہ) ان کو خوشخبری دے اللہ تعالے کے دنوں کی۔ اور انکو نصیحت کر نصیحت کرنا (بدر جلد ۲ نمبر ۴۹ صفحہ ۳)

(۵۱۳) سنہ ۱۹۰۶ء بلا تاریخ۔ بعض ان میں سے اپنی تاریخوں میں درج ہو چکے ہیں۔ باقی بلا تاریخ ہیں۔ (۱) پاک محمد مصطفے نبیوں کا سردار (۲) خدا تیرے سب کام درست کر دیگا اور تیری ساری مرادیں تجھے دیگا۔ رب الافواج اس طرف توجہ کریگا۔ اِس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۳-۸۴-۹۴) (۳) امن است در مکان محبت سرائے ما (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۴) (۴) آسمان سے بہت دودھ اترا ہے اسے محفوظ رکھو (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۲) (۵) بہت سے سلام

میرے تیرے پہ ہوں (حقیقۃ الوحی صـ۱۰۲) (۶) در کلام تو چیزے ست کہ شعراء را دراں دخلے نیست (حقیقۃ الوحی صـ۱۰۲) (۷) لے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ (حقیقۃ الوحی صـ۱۰۲) (۸) وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا (حقیقۃ الوحی صـ۱۰۵)

الہامات ۱۹۰۷ء

(۵۱۴) ۳ جنوری ۱۹۰۷ء سے ۳-۴ یوم قبل (۱) سَاُکْرِمُکَ اِکْرَامًا عَجَبًا وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا (ترجمہ) عنقریب میں تیری عجیب شان ظاہر کرونگا۔ اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے (۲) بادشاہ آیا (کشف نمبر ۲۵) (۳) اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں۔ مُعَمَّرُ اللّٰہِ (ترجمہ) خدا کی طرف سے عمر دیا ہوا (کشف نمبر ۲۵) (بدر جلد ۶ نمبر ۱-۲ صـ۳ کالم ۱)

(۵۱۵) ۲۳ جنوری ۱۹۰۷ء۔ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ اَصْرِفُ عَنْکَ سُوْءَ الْاَقْدَارِ (ترجمہ) تحقیق میں رحمان ہوں۔ میں بری قضاء و قدر تجھ سے پھیر دونگا (بدر جلد ۶ نمبر ۴ صـ۳)

(۵۱۶) یکم فروری ۱۹۰۷ء (۱) روشن نشان (۲) ہماری فتح ہوئی (بدر جلد ۶ نمبر ۵ صـ۳)

(۵۱۷) ۳ فروری ۱۹۰۷ء (۱) اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لَکُمُ الْیُسْرَ (ترجمہ) خدا تعالیٰ نے تمہاری آسانی اور آرام کا ارادہ کیا ہے (۲) اُلْحِقَ بِشِیْعَۃِ مُوْسٰی وَرَضِیَ اللّٰہُ بِہٖ قَوْلًا (ترجمہ) اس شخص یا ان اشخاص کو موسےٰ کے خاص گروہ میں داخل کیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ اس سے اسکی بات کے باعث راضی ہوا (۳) اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا (ترجمہ) اے اہلبیت خدا نے یہ ارادہ کیا ہے کہ تمہاری پلیدی دور کرے اور تمہیں پورا پورا پاک کرے۔

(بدر جلد ۶ نمبر ۶ صـ۳)

(۵۱۸) ۹ فروری ۱۹۰۷ء (۱) خدا نے تیرے پر رحم کیا ہے (۲) رَحِمَکَ اللّٰہُ (ترجمہ) خدا نے تجھ پر رحم کیا ہے (۳) اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی (ترجمہ) بیشک تو ہی عالی مرتبہ ہے (۴) امید بھاری (۵) ہر ایک مکان سے خیر و عافیت ہے (۶) اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْاَبْرَارِ (ترجمہ) بیشک خدا نیکوں کے ساتھ ہے (۷) اَنْتَ مِنَ الْاَبْرَارِ۔ تمام دنیا میں سے ایک (ترجمہ عربی الہام) تو نیکوں میں سے ہے (۸) اَلْعِیْدُ الْاٰخَرُ تَنَالُ مِنْہُ فَتْحًا عَظِیْمًا (ترجمہ) ایک اور عید جس سے تو ایک بڑی فتح پائیگا (۹) زندگی با آرام ہو جانا پہلی زندگی سے (بدر جلد ۶ نمبر ۷ صـ۳)

(۵۱۹) ۱۰ر فروری ۱۹۰۷ء (۱) ذَرُونِي أَقْتُلْ مَنْ آذَاكَ ۔ إِنَّ الْعَذَابَ مُرَبَّعٌ وَّ مُسَدَّسٌ (ترجمہ) مجھے چھوڑ تا میں اس شخص کو قتل کروں جس نے تجھے ایذا دی دشمنوں کے لئے عذاب ہر چہار طرف سے ہے اور ارد گرد سے گھیرے ہوئے ہیں (۲) وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ لَكَ رَحْمَةٌ (ترجمہ) ہم نے تیرا وہ بوجھ اتار دیا جس نے تیری کمر توڑ دی تھی۔ تیرے لئے ایک رحمت ہے (بدر جلد ۶ نمبر ۷ صفحہ ۳)

(۵۲۰) ۱۲ر فروری ۱۹۰۷ء (۱) ایک اور خوشخبری (۲) نُثْنِي عَلَيْكَ ۔ الْخَيْرُ وَالْبَرَكَةُ (ترجمہ) ہم تیری ثنا کرتے ہیں خیر اور برکت (۳) آسمان ٹوٹ پڑا سارا کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہونیوالا ہے؟ (۴) أُولٰئِكَ قَوْمٌ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ (ترجمہ) یہ ایک ایسی قوم ہے کہ ان کا ہمنشین خدا کی رحمت سے محروم نہیں رہ سکتا (بدر جلد ۶ نمبر ۷ صفحہ ۳)

(۵۲۱) ۱۵ر فروری ۱۹۰۷ء (۱) مَنْ ذَا الَّذِي هُوَ أَسْعَدُ مِنْكَ (ترجمہ) وہ کون ہے جو تجھ سے زیادہ سعادت مند ہے (۲) ایک ہفتہ تک ایک بھی باقی نہیں رہیگا (۳) وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ (ترجمہ) ہر ایک چغلخور اور عیب گیر پر سخت لعنت ہے (بدر جلد ۶ نمبر ۸ صفحہ ۳)

(۵۲۲) ۱۸ر فروری ۱۹۰۷ء (۱) كُلُّ الْفَتْحِ بَعْدَهُ (ترجمہ) سب فتح اسکے بعد ہے (۲) مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَا ۔ كَأَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ (ترجمہ) وہ حق اور غلبہ کا مظہر ہوگا۔ گویا خدا آسمان سے اتریگا (بدر جلد ۶ نمبر ۸ صفحہ ۳)

(۵۲۳) ۲۰ر فروری ۱۹۰۷ء (۱) إِنِّي مَعَ الرَّسُولِ أَقُومُ وَأَلُومُ مَنْ يَّلُومُ (ترجمہ) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا۔ اور اسکے ملامت کنندے کو ملامت کرونگا (۲) پس پاشدہ ہجوم (۳) (وقت نزول ۲½ بجے بعد نصف شب) افسوسناک خبر آئی ہے (۴) بہتر ہوگا کہ اور شادی کریں (نوٹ حضرت مسیح موعودؑ نمبر ۳ کے بارہ میں فرمایا۔ اس الہام پر ذہن کا انتقال بعض لاہور کے دوستوں کی طرف ہوا۔ مگر یہ انتقال ذہن بعد از بیداری ہوا۔ الہام بھی شائد اسکے متعلق ہو) نوٹ (از مؤلف) حضرت مسیح موعودؑ کے ذہن کا لاہور کی طرف منتقل ہونا ظاہر کرتا ہے کہ یہ افسوسناک خبر لاہور سے آئی ہے۔ سو یہ خبر وفات حضرت والا شان کی طرف دلالت کرتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب الہام نمبر ۴ کے متعلق فرمایا معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے (بدر جلد ۶ نمبر ۸ صفحہ ۳)

(۵۲۴) ۲۳ر فروری ۱۹۰۷ء (۱) وَإِنْ يَّرَوْا آيَةً يُّعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ (ترجمہ) اور جب کوئی نشان دیکھینگے۔ تو کہینگے کہ یہ معمولی بات ہے کوئی خارق عادت امر نہیں یا کوئی فریب ہے

(۲) سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ (ترجمہ) عنقریب یہ لوگ بھاگ جائینگے اور پیٹھیں پھیر لینگے (۳) اب جنازہ جاکر پڑھینگے (۴) لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (ترجمہ) غم نہ کر خدا ہمارے ساتھ ہے (بدر جلد ۶ نمبر ۹ صہ ۳)

(۵۲۵) **۲۵ فروری ۱۹۰۷ء** (۱) مِنَ النَّاسِ وَالْعَامَّۃِ (ترجمہ) یعنی من خواص الناس والعامۃ یہ طاعون کی طرف اشارہ ہے کہ اس مرتبہ طاعون کے حملے سے کچھ خاص لوگ بھی مرینگے۔ جو معزز ہوتے ہیں یا سفید پوش ہوتے ہیں۔ اور عام لوگوں میں بھی مری پڑیگی (۲) لَوْلَا الْاِکْرَامُ لَھَلَکَ الْمَقَامُ (ترجمہ) اگر تیری عزت کا پاس نہ ہوتا۔ تو میں تمام قادیان کو ہلاک کردیتا (نوٹ مسیح موعودؑ) اس الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیان میں سے بھی کچھ لوگ طاعون سے مرینگے۔ اور یہ مرنا الہام انہ اوی القریۃ کے مخالف نہیں۔ کیونکہ اوی سے مراد الہام الٰہی میں یہ ہے کہ آخر قادیان کے لوگ بچائے جائینگے بکلی استیصال نہیں ہوگا (بدر جلد ۶ نمبر ۹ صہ ۳)

(۵۲۶) **۲۶ فروری ۱۹۰۷ء** تحفۃ الملوک (ترجمہ) بادشاہی تحفہ (بدر جلد ۶ نمبر ۹ صہ ۳)

(۵۲۷) **۲۸ فروری ۱۹۰۷ء** (۱) سخت زلزلہ آیا۔ اور آج بارش بھی ہوگی (بدر جلد ۶ نمبر ۱۰ صہ ۱)

(۲) خوش آمدی نیک آمدی (بدر جلد ۶ نمبر ۱۱ صہ ۳)

(۵۲۸) **۲ مارچ ۱۹۰۷ء** (۱) اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا (ترجمہ) اے اہلبیت خدا تعالے نے تم سے ناپاکی کو دور کرنیکا ارادہ کیا ہے۔ اور تم کو ایسا پاک کریگا جیسا کہ پاک کرنیکا حق ہے (۲) ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر (نوٹ) یہ انہیں کی طرف (یعنی اہلبیت کی طرف) اشارہ کرکے الہام ہوا (۳) یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ (ترجمہ) اے لوگو! تم خدا کی پرستش کرو۔ وہ خدا جس نے تم کو پیدا کیا (۴) یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ اللّٰہُ خَلَقَکُمْ (ترجمہ) اے لوگو! تم خدا سے ڈرو۔ وہ خدا جس نے تمہیں پیدا کیا (۵) اے میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے (۶) اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ اَنْتَ الَّذِیْ طَارَ اِلَیَّ رُوْحُہٗ (ترجمہ) تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں تجھ سے (اس زمانہ میں ظاہر ہونیوالا ہوں) تو وہ ہے۔ جس کی روح نے میری طرف پرواز کیا (بدر جلد ۶ نمبر ۱۰ صہ ۱)

(۵۲۹) **۷ مارچ ۱۹۰۷ء** (۱) رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمْ (ترجمہ) اے خدا ہم میں اور ان میں فیصلہ کر (۲) اَعَجِبْتُمْ اَنْ تَمُوْتُوْا (ترجمہ) کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم موت کا شکار ہوجاؤ (۳) ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں (۴) پچیس دن (نوٹ) یا یہ کہ پچیس دن تک (۵) من الناس والعامۃ

(یعنی) اے من خواص النّاس والعامّۃ (ترجمہ الہام) خاص لوگوں اور عام لوگوں سے (نوٹ از مؤلف) الہام نمبر ۲ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خود حضور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے جس سے خاص آدمی کی وفات کا اشارہ پایا جاتا ہے ورنہ اگر کسی عام آدمی کی طرف اشارہ ہوتا تو واحد کا صیغہ استعمال ہوتا۔ واللہ اعلم بالصواب

(۵۳۰) **۹ مارچ ۱۹۰۷ء** ہزاروں آدمی تیرے پیروں کے نیچے ہیں (بدر جلد ۶ نمبر ۱۰ صہ)

(۵۳۱) **۱۲ مارچ ۱۹۰۷ء** (۱) یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ (ترجمہ) اے عیسیٰ میں تجھے تیری طبعی موت سے وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھا لونگا (۲) اَنْتَ مِنِّیْ وَ اَنَا مِنْكَ (ترجمہ) تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے (۳) ظُهُوْرُكَ ظُهُوْرِیْ (ترجمہ) تیرا ظہور میرا ظہور ہے (۴) اَنْتَ الَّذِیْ طَارَ اِلَیَّ رُوْحُہٗ (ترجمہ) تو وہ ہے جس کی روح نے میری طرف پرواز کیا (۵) اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ ذُوالْجُوْدِ وَ الْعَطَآءِ (ترجمہ) میں خدا ہوں صاحب جود اور بخشش (۶) اُنْزِلُ الرَّحْمَةَ عَلٰی مَنْ اَشَاءُ (ترجمہ) جس پر چاہتا ہوں رحمت نازل کرتا ہوں (بدر جلد ۶ نمبر ۱۱ صہ)

(۵۳۲) **۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء** (۱) لاہور میں ایک بے شرم ہے (۲) وَیْلٌ لَّكَ وَ لِاِفْكِكَ (ترجمہ) اے مخالف تیرے پر لعنت اور تیرے جھوٹ پر (۳) اِنِّیْ نَعَیْتُ (ترجمہ) میں نے ایک شخص کی موت کی خبر دی (۴) اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا (ترجمہ) میں ہی خدا ہوں میرے سوا اور کوئی خدا نہیں (۵) اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّادِقِیْنَ (ترجمہ) خدا سچوں کے ساتھ ہوتا ہے (۶) ایک امتحان ہے۔ بعض اس میں پکڑے جائیں گے۔ اور بعض چھوڑے جائیں گے (۷) اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا (ترجمہ) خدا نے ارادہ کیا ہے اے اہلبیت کہ تمہاری پلیدی کو دور کرے اور تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنیکا (۸) اَعْجَبَنِیْ مَوْتُكُمْ (ترجمہ) تمہاری موت نے مجھے تعجب میں ڈالا (۹) یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلیگی جو بہت ہی سخت ہوگی (۱۰) ریاست کابل میں قریب پچاسی ۸۵ ہزار کے آدمی مرینگے۔ (۱۱) وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ (ترجمہ) اور کشتی جودی پر ٹھہر جائے گی (نوٹ) یہ الہام اس قرآنی آیت کی طرف اشارہ ہے۔ وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی۔ پس پانی خشک کیا جاویگا۔ اور جو کچھ ہمارا ارادہ ہے ہم پورا کرینگے اور کشتی جودی پر ٹھہر جاوے گی (بدر جلد ۶ نمبر ۱۱ صہ)

(۵۳۳) **۱۸ مارچ ۱۹۰۷ء** (۱) قدرت کے دروازے کھلے ہیں نیکی یہی ہے کہ

خدا کے احکام کو پورا کرنا (۳) تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں (۴) اِنِّی اَنَرْتُكَ وَ اَثَرْتُكَ (ترجمہ) مینے تجھے روشن کیا اور تجھے برگزیدہ کیا (۵) جو دعائیں آج قبول ہوئیں - ان میں قوت اسلام اور شوکت اسلام بھی ہے (۶) تیرے لئے ایک خزانہ مخفی تھا (۷) کُلٌّ لَّكَ وَ لِاَمْرِكَ (ترجمہ) سب تیرے لئے اور تیرے حکم کے لئے ہے (۸) یا اللہ اب شہر کی بلائیں بھی ٹال دے (۹) ایک موسیٰ ہے میں اسکو ظاہر کرونگا - اور لوگوں کے سامنے اسکو عزت دونگا (۱۰) اَجُرُّ الْاَثِیْمَ وَ اُرِیْهِ الْجَحِیْمَ (ترجمہ) گنہگار کو میں گھسیٹونگا - اور اسے دوزخ دکھلاؤنگا (۱۱) بَلَجَتْ اٰیَاتِیْ (ترجمہ) میرے نشان ظاہر ہوجائینگے - (۱۲) قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ (ترجمہ) کہدے اللہ ہے اور پھر انکو چھوڑ دے اپنی بیہودگی میں لعب کریں (بدر جلد ۶ نمبر ۱۲ صہ۳)

(۵۳۴) ۱۹ مارچ ۱۹۰۷ء (۱) مینے خدا کی مرضی کے لئے اپنی مرضی چھوڑ دی ہے (۲) اسی سے تو تم پر حسن چڑھا ہے (کشف منبر ۲۵۴) بدر جلد ۶ نمبر ۱۲ صہ۳) (۳) اَرَدْتُّ زَمَانَ الزَّلْزَلَةِ (ترجمہ) مینے ارادہ کیا ہے کہ زلزلہ کا زمانہ آجاوے - (بدر جلد ۶ نمبر ۱۳ صہ۳)

(۵۳۵) ۲۴ مارچ ۱۹۰۷ء (۱) لاکھوں انسانوں کو تہ و بالا کردونگا (۲) اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ وَ اَقُوْمُ (ترجمہ) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا (بدر جلد ۶ نمبر ۱۳ صہ۳)

(۵۳۶) ۲۵ مارچ ۱۹۰۷ء (۱) وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی (ترجمہ) ہم قسم کھاتے ہیں وقت چاشت کی اور رات کی جب کہ ڈھانپ لیوے کل چیزوں کو کہ تیرے پروردگار نے تجھے چھوڑ نہیں دیا - اور نہ تجھ سے ناخوش ہوا ہے - اور البتہ آخرت کا گھر تیرے لئے اس دنیا کی نسبت بہت بہتر ہے (۲) وَاللّٰہِ لَوْلَا الْاِکْرَامُ لَهَلَكَ الْمَقَامُ (ترجمہ) قسم ہے اللہ کی کہ اگر تمہارا اکرام ہمکو منظور نہ ہوتا - تو یہ مقام ہلاک ہوجاتا (۳) اِکْرَامٌ تَسْمَعُ بِهِ الْمَوْتٰی (ترجمہ) تیرا ایسا اکرام کرونگا کہ اسکے ذریعہ سے تو مردوں کو سنائیگا (۴) عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسٰی (ترجمہ) اسکا علم میرے رب کو ہے میرا رب نہ بے راہ ہوتا ہے - اور نہ بھولتا ہے (۵) لَا تَطَأُ قَدَمُ الْعَامَّةِ قَدَمَ النَّبِیِّ (ترجمہ) عام لوگوں کا قدم نبی کے قدم کو پامال نہیں کرسکتا (۶) بَلَغَتْ قَدَمُ الرَّسُوْلِ (ترجمہ) میں رسول کے قدم پر پہنچگیا ہوں (۷) اِنِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ترجمہ) بیشک میں ہر ایک چیز پر قدرت رکھنے والا ہوں (بدر جلد ۶ نمبر ۱۳ صہ۳)

(۵۳۷) ۲۷ مارچ ۱۹۰۷ء (۱) کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ بَلَّجَ (ترجمہ) ان میں سے ہر ایک برف ہے

ما دل کی تسلی (کا ذریعہ) ہے (۲) اِنْقَلَبَ عَلٰی عَقِبَیْہِ (ترجمہ) وہ اپنی ایڑیوں کے بل پھر گیا (۳) لَقَدْ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیْنَا (ترجمہ) بیشک تجھے اللہ نے ہم پر ترجیح دیدی (بدر جلد ۶ نمبر ۱۳ صہ)

(۵۳۸) **۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء** (۱) میرا دشمن ہلاک ہو گیا۔ ہن اُس دا لیکھا خدا نال جا پیا اے (۲) میرے دشمن ہلاک ہو گئے (۳) اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْاَبْرَارِ (ترجمہ) خدا نیکوں کے ساتھ ہے (۴) کوئی درباری میرے حلقۂ اطاعت سے گزرنے نہ پاوے۔ کوئی درباری اس جرم پر سزا سے محفوظ نہیں رہیگا (۵) سلطان عبد القادر (۶) اُحِلَّ لَہُ الطَّیِّبَاتُ قُلْ مَا فَعَلْتُ اِلَّا مَا اَمَرَنِیَ اللّٰہُ (ترجمہ) اسکے لئے وہ تمام چیزیں حلال کی گئی ہیں جو پاکیزہ ہیں کہ مینے وہی کام کیا ہے۔ جو خدا نے مجھے حکم فرمایا (۷) کُلُّ مَقَابِرِ الْاَرْضِ لَا تُقَابِلُ ھٰذِہِ الْاَرْضَ (ترجمہ) زمین ہند کے تمام قبرستان اس زمین سے مقابلہ نہیں کر سکتے (کشف نمبر ۲۵۵) (بدر جلد ۶ نمبر ۱۴ صہ)

(۵۳۹) **۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء** (۱) اے ازلی ابدی خدا۔ مجھے زندگی کا شربت پلا (۲) اَحَقَّ اللّٰہُ اَمْرِیْ وَلَا تَنْفَکَّا مِنْ ھٰذِہِ الْمَرْحَلَۃِ (ترجمہ) خدا نے میری بات کو سچا کر دیا۔ اور تم دونو اس مرحلہ سے نہیں چھوٹو گے (۳) دولت اسلام بذریعہ الہام بہشتی کمرہ میں نزول ہو گا۔ (۴) ھَلْ نَرٰی جَزَآءَ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانِ (ترجمہ) نہیں دیکھتے ہم احسان کی جزا بجز احسان کے (۵) لَوْلَا الْاِکْرَامُ لَھَلَکَ الْمَقَامُ (یا یہ کہا) لَوْلَا خَیْرُ الْاَنَامِ لَھَلَکَ الْمَقَامُ (ترجمہ) اگر تیری عزت ہمیں منظور نہ ہوتی۔ تو یہ مقام تباہ ہو جاتا۔ اگر تمام مخلوق سے بہتر شخص نہ ہوتا۔ تو یہ مقام تباہ ہو جاتا (نوٹ مسیح موعود) اس الہام میں ابتدائی حروف کچھ اور تھے۔ جو یاد نہیں رہے۔ مگر مفہوم یہی تھا (بدر جلد ۶ نمبر ۱۴ صہ)

(۵۴۰) **۳ اپریل ۱۹۰۷ء** اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَاَلُوْمُ مَنْ یَّلُوْمُ وَاُعْطِیْکَ مَا یَدُوْمُ (ترجمہ) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا۔ اور جو اسے ملامت کرتا ہے اسے ملامت کرونگا اور تجھے وہ چیز دونگا جو ہمیشہ رہے (بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ صہ)

(۵۴۱) **۴ اپریل ۱۹۰۷ء** (۱) لائف آف پین Life of pain (ترجمہ) تکلیف کی زندگی (۲) یا اللہ رحم کر (۳) اِنِّیْ مَعَ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ حَالٍ (ترجمہ) میں ہر حال میں اللہ کے ساتھ ہوں (۴) اِخْتَرَطْنَا سَیْفَہٗ (ترجمہ) ہمنے اسکی تلوار کو کھینچا ہے (۵) خدا کے سات نکوکار بندے ہر جگہ پر بیٹھے ہیں۔ (بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ صہ)

(۵۴۲) **۵ اپریل ۱۹۰۷ء** (۱) حٰمٓ ۔ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ (ترجمہ) حٰم ۔ یہ کھولکر بیان کرنے والی کتاب کے نشان ہیں (۲) **راز کھل گیا** (۳) اَلَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ (نوٹ مسیح موعود) ساتھ کا فقرہ بھول گیا ہے واللہ اعلم (ترجمہ) وہ لوگ جنھوں نے سبت کے معاملہ میں زیادتی کی (۴) مُتْ اَيُّهَا الْخَوَّانُ (ترجمہ) مر اے بڑے خیانت کرنے والے (۵) تَمَّتْ كَلِمَةُ اللّٰهِ (ترجمہ) پوری ہوئی اللہ کی بات (۶) اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا (ترجمہ) اللہ تعالےٰ انکے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کریں (۷) اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا (ترجمہ) وہ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے (۸) رَحِمَ اللّٰهُ (ترجمہ) اللہ نے رحم کیا (۹) فَضَّلْنَا عَلٰى مَا سِوَاكَ (ترجمہ) تیرے سوائے جو کچھ ہے ۔ ان سب پر ہمنے تجھے بزرگی دی (بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ صـ ۴)

(۵۴۳) **۷ اپریل ۱۹۰۷ء** (۱) وَاللّٰهِ اِنِّيْ غَالِبٌ وَّسَيَظْهَرُ شَوْكَتِيْ ۔ وَكُلٌّ هَالِكٌ اِلَّا مَنْ قَعَدَ فِيْ سَفِيْنَتِيْ ۔ اِعْزَازٌ (ترجمہ) بخدا میں غالب ہوں ۔ اور عنقریب میری شوکت ظاہر ہوجائے گی ۔ اور ہر ایک مریگا مگر وہی (دیکھیگا) جو میری کشتی میں بیٹھ گیا (یہ) اعزاز ہے (۲) الہام کے الفاظ یاد نہیں ہے ۔ اور معنی یہ ہیں کہ فلاں کو پکڑو اور فلاں کو چھوڑ دے ۔ یہ فرشتوں کو حکم الٰہی ہے (۳) **ایک اور قیامت برپا ہوئی** (بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ صـ ۴)

(۵۴۴) **۹ اپریل ۱۹۰۷ء** ۔ بلاءِ دمشق ۔ سِرُّكَ سِرِّيْ ۔ ایک اور بلا برپا ہوئی (ترجمہ عربی) تیرا بھید میرا بھید ہے (بدر جلد ۶ نمبر ۱۵ صـ ۴)

(۵۴۵) **۱۱ اپریل ۱۹۰۷ء** ۔ دہلی میں واصل جہنم و اصل خان فوت ہوگیا (بدر جلد ۶ نمبر ۱۶ صفحہ ۳)

(۵۴۶) **۱۴ اپریل ۱۹۰۷ء** اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ (ترجمہ) میں دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں (بدر جلد ۶ نمبر ۱۶ صـ ۳)

(۵۴۷) **۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء** (۱) **فتح ہے تمہاری** (۲) **تمہارے نام کی** (۳) اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ (ترجمہ) تیرا دشمن ہی ابتر ہے (۴) حَدُّ ظُبَاةٍ (ترجمہ) تلوار کی تیز دھار (۵) اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ مُوْسٰى (ترجمہ) تو مجھ سے مانند موسیٰ کے ہے (۶) **احمد غزنوی** (۷) سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ (ترجمہ) سلامتی ہے یہ بات رب رحیم کی طرف سے کہی جاتی ہے (بدر جلد ۶ نمبر ۱۶ صـ ۳)

(۵۴۸) **۱۷ اپریل ۱۹۰۷ء** (۱) **خدا دو مسلمان فریق میں سے ایک کا ہوگا ۔ پس یہ پھوٹ کا ثمرہ ہے** (۲) اِنِّيْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً (ترجمہ) میں افواج کے ساتھ اچانک تیرے پاس

آؤنگا (۳) اِنِّی مَعَ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ (ترجمہ) میں اللہ مہربان بزرگ کے ساتھ ہوں (۴) طوفان آیا وہی طوفان شر آئی (بدر جلد ۶ نمبر ۱۶ صفحہ ۳)

(۵۴۹) ۲۰ ر اپریل ۱۹۰۷ء۔ زلزلہ اُس طرف چلا گیا (کشف نمبر ۲۵ بدر ریویو نمبر ۵ جلد ۶ صفحہ ۲)

(۵۵۰) ۲۱ ر اپریل ۱۹۰۷ء (۱) سَاُرِیْکُمْ اٰیَاتِیْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ (ترجمہ) قریب ہے میں تمہیں اپنے نشان دکھلاؤنگا پس تم جلدی نہ کرو (۲) یہ دو گھر ہی مر گئے (۳) اَصْلِحْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ اِخْوَتِیْ (ترجمہ) اے میرے خدا مجھ میں اور میرے بھائیوں میں اصلاح کر (نوٹ مسیح موعودؑ) فرمایا یہ الہام درحقیقت تتمہ ان الہامات کا معلوم ہوتا ہے۔ جن میں خدا تعالےٰ نے اس مخالفت کا انجام بتایا ہے اور وہ یہ الہام ہیں خروا علی الاذقان سجدا۔ ربنا اغفرلنا انا کنا خاطئین۔ تاللہ لقد اثرک اللہ علینا وان کنا خاطئین۔ لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین یعنی بعض سخت مخالفوں کا انجام یہ ہو گا کہ وہ بعض نشان دیکھکر خدا تعالےٰ کے سامنے سجدہ میں گرینگے کہ اے ہمارے خدا ہمارے گناہ بخش ہم خطاپر تھے۔ اور مجھے مخاطب کرکے کہینگے۔ کہ بخدا خدا نے ہم پر تجھے فضیلت دی اور تجھے چن لیا اور ہم غلطی پر تھے کہ تیری مخالفت کی اسکا یہ جواب ہو گا کہ آج تم پر کوئی سرزنش نہیں خدا تمہیں بخش دیگا۔ وہ ارحم الراحمین ہے یہ اسوقت ہو گا کہ جب بڑے بڑے نشان ظاہر ہونگے آخر سعید لوگوں کے دل کھل جائینگے۔ اور وہ دل میں کہینگے کہ کیا کوئی سچا مسیح اس سے زیادہ نشان دکھلا سکتا ہے یا اس سے زیادہ اسکی نصرت و تائید ہو سکتی تھی تب یکدفعہ غیب سے قبول کے لئے ان میں طاقت پیدا ہو جائے گی۔ اور وہ حق کو قبول کرینگے (۴) سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (ترجمہ) سلامتی ہے یہ بات رب رحیم کی طرف سے کہی جاتی ہے (کشف نمبر ۲۵ بدر جلد ۶ نمبر ۱۷ صفحہ ۵)

(۵۵۱) ۳۰ ر اپریل ۱۹۰۷ء۔ سَلَامٌ عَلَیْکَ (ترجمہ) تجھ پر سلامتی (بدر جلد ۶ نمبر ۱۸ صفحہ ۱)

(۵۵۲) ۳۰ ر اپریل و یکم مئی ۱۹۰۷ء (۱) پوری ہو گئی (۱) فَلْیَدْعُ الزَّبَانِیَۃَ (ترجمہ) پس چاہیئے کہ اپنے حمایتیوں کو بلالے تا پورا زور لگالیں (۲) اے بساخانۂ دشمن کہ تو ویراں کردی۔ اے بساخانۂ دشمن کہ تو ویراں کردی (یہ الہام دوبارہ نازل ہوا) (۳) وَ اِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ (ترجمہ) اگر تم شکر کرو تو میں زیادہ دونگا (بدر جلد ۶ نمبر ۱۸ صفحہ ۱)

(۵۵۳) یکم مئی ۱۹۰۷ء قریب عصر۔ یَاْتِیْکَ تَحَائِفُ کَثِیْرَۃٌ (ترجمہ) تیرے پاس بہت سے تحفے آئینگے (بدر جلد ۶ نمبر ۱۸ صفحہ ۱)

(۵۵۴) ۲ ر و ۳ مئی ۱۹۰۷ء کے درمیان (۱) وَ اِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ

(ترجمہ) یا تو ہم بعض وہ اپنی پیشگوئیاں (جو وعید کے طور پر کفار کے حق میں ہیں) تجھکو دکھلا دینگے۔ اور یا تجھ
کو وفات دیدینگے (۲) زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی (۳) اَنْزَلْنَاہُ عَلٰی رَاقِیْمِ تَرْمِیْنَ
مُوْسٰی (ترجمہ) ہمنے اس (ارادہ) کو موسیٰ کی تحریر پر اُتارا ہے (۴) اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ (ترجمہ)
میں اس شخص کی اہانت کرونگا جو تیری اہانت کرتا ہے (۵) سَنَسِمُہٗ عَلَی الْخُرْطُوْمِ (ترجمہ) اسکی ناک پر
یا منہ پر ہم آگ کا داغ لگائینگے (۶) رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ (ترجمہ) اے میرے خدا میں مغلوب
ہوں تو انتقام لے (۷) سَاُرِیْکُمْ اٰیَاتِیْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ (ترجمہ) میں تمہیں اپنے معجزات دکھلاؤنگا
مجھ سے جلدی مت مانگو (بدر جلد ۶ نمبر ۱۹ صفحہ ۳)

(۵۵۵) ۱۲ مئی ۱۹۰۷ء۔ بدی کا بدلہ بدی ہے۔ اسکو پلیگ ہوگئی (۲) اسکا نتیجہ سخت
طاعون ہے۔ جو ملک میں پھیلے گی وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ (ترجمہ عربی) اس جھٹلانے
والوں کے لئے تباہی ہوگی (۳) کئی نشان ظاہر ہونگے (۴) کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران
ہوجائینگے وہ دنیا کو چھوڑ جائینگے (۵) ان شہروں کو دیکھکر رونا آئیگا (۶) وہ قیامت کے
دن ہونگے (۷) زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی (۸) ایک ہولناک نشان (۹)
میری رحمت تجھ کو لگ جائے گی اللہ رحم کریگا۔ وَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّ ھُوَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِیْنَ (ترجمہ عربی) اور اللہ نہایت ہی اچھا سب سے بڑھکر محافظ ہے اور وہ سب رحم کرنیوالوں
سے بہت بڑھکر رحم کرنیوالا ہے (۱۰) اُعِیْنُکَ (ترجمہ) ہم اسقدر نشان دکھلائینگے تو دیکھتے دیکھتے تھک
جائیگا (بدر جلد ۶ نمبر ۲۰ صفحہ ۴)

(۵۵۶) ۱۳ مئی ۱۹۰۷ء۔ سَنُنَجِّیْکَ۔ سَنُعْلِیْکَ۔ سَنُکْرِمُکَ اِکْرَامًا عَجَبًا (ترجمہ)
ہم عنقریب تجھ کو دشمنوں کے شر سے نجات دینگے۔ اور ہم تجھے انپر غالب کر دینگے۔ اور ہم تجھے ایک عجیب
طور پر بزرگی دینگے یا تیرا نہایت ہی اکرام کرینگے (بدر جلد ۶ نمبر ۲۰ صفحہ ۳)

(۵۵۷) ۲۸ مئی ۱۹۰۷ء (۱) عَمَّرَہُ اللّٰہُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ (ترجمہ) اسکو خدا تعالیٰ امید
سے بڑھ کر عمر دیگا (۲) اَمَّرَہُ اللّٰہُ عَلٰی خِلَافِ التَّوَقُّعِ (ترجمہ) اسکو خدائے تعالیٰ امید سے بڑھکر
امیر کریگا (۳) اَ اَنْتِ لَا تَعْرِفِیْنَ الْقَدِیْرَ (ترجمہ) کیا تو قادر کو نہیں پہچانتی (۴) مُرَادُکَ حَاصِلٌ
(ترجمہ) تیری مراد حاصل ہوجائے گی (۵) اَللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّ ھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ (ترجمہ) خدا سب سے
بہتر حفاظت کرنیوالا ہے۔ اور وہ ارحم الراحمین ہے (بدر جلد ۶ نمبر ۲۲ صفحہ ۳)

(۵۵۸) ۴ جولائی ۱۹۰۷ء بوقت ۲ بجے دن۔ خَیْرٌ لَّھُمْ۔ خَیْرٌ لَّھُمْ (ترجمہ) انکے لئے

بہتر ہے۔ انکے لئے بہتر ہے (بدر جلد ۶ نمبر ۲۸ صفحہ ۴)

(۵۵۹) ۱۲ جولائی ۱۹۰۷ء (۱) حالیا مصلحت وقت دراں می بینم (۲) رَبِّ اَخْرِجْنِیْ مِنَ النَّارِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ النَّارِ۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَاَلُوْمُ مَنْ یَّلُوْمُ وَاُعْطِیْکَ مَا یَدُوْمُ وَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ اِلَی الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ (ترجمہ) اے میرے رب مجھے آگ سے نکال۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ جس نے مجھے آگ سے نکالا میں رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا اور اسکو ملامت کرونگا۔ جو اسے ملامت کرے اور تجھے وہ چیز عطا کرونگا۔ جو ہمیشہ ہے۔ اور وقت معلوم تک میں زمین پر رہونگا (۳) غلام احمد کی جے (بدر جلد ۶ نمبر ۲۹ صفحہ ۴)

(۵۶۰) ۲۰ جولائی ۱۹۰۷ء (۱) اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَاَرُوْمُ مَا یَرُوْمُ (ترجمہ) میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا۔ اور اس بات کا قصد کرونگا جس کا وہ قصد کرے (۲) رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ (ترجمہ) اے میرے رب مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا (۳) ایسوسی ایشن (بدر جلد ۶ نمبر ۳۰ صفحہ ۴)

(۵۶۱) ۲۰ و ۳۱ جولائی ۱۹۰۷ء کی درمیانی تاریخیں (۱) ہیضہ کی آمدن ہونے والی ہے (۲) اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ۔ اِنِّیْ مُعِیْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ (ترجمہ) جو تیری اہانت چاہے میں اسے ذلیل کرونگا۔ جو تیری مدد کا ارادہ کریگا۔ میں اسکا مددگار ہو جاؤنگا (بدر جلد ۶ نمبر ۳۱ صفحہ ۴)

(۵۶۲) یکم اگست ۱۹۰۷ء (۱) رَبِّ اجْعَلْنِیْ غَالِبًا عَلٰی غَیْرِیْ (ترجمہ) اے میرے رب مجھے میرے غیر پر غالب کر (۲) میری فتح (۳) اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً (ترجمہ) میں اپنی فوجوں سمیت تیرے پاس اچانک آؤنگا (بدر جلد ۶ نمبر ۳۲ صفحہ ۴)

(۵۶۳) قریبًا ۸ اگست ۱۹۰۷ء (۱) شَرَّفْنَا بِکَلَامٍ مِّنَّا (ترجمہ) ہمنے اپنے کلام سے مشرف کیا (۳) سَلَامٌ (ترجمہ) سلامتی (۴) اِنِّیْ مُبَشِّرٌ (ترجمہ) میں بشارت دینے والا ہوں (۵) اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (ترجمہ) یقینًا اللہ ہمارے ساتھ ہے (۶) اِنِّیْ مَعَ اللّٰہِ (ترجمہ) میں خدا کے ساتھ ہوں (بدر جلد ۶ نمبر ۳۳ صفحہ ۴)

(۲) شَرَّفْنَا بِالذِّکْرِ مِنَّا (ترجمہ) ہم نے ...... اپنے ذکر سے مشرف کیا

(۵۶۴) ۱۳ اگست ۱۹۰۷ء (۱) عبرت بخش سزائیں دی گئیں (۲) اِنِّیْ مِنَ النَّاظِرِیْنَ (ترجمہ) میں خوب دیکھنے والا ہوں (۳) اِنِّیْ اَنْزَلْتُ مَعَکَ الْجَنَّۃَ (ترجمہ) مینے تیرے ساتھ بہشت کو اتارا ہے (بدر جلد ۶ نمبر ۳۳ صفحہ ۴)

(۵۶۵) ۱۴ اگست ۱۹۰۷ء۔ آج ہمارے گھر میں پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم آئے آگئے عزت اور سلامتی (بدر جلد ۶ نمبر ۳۳ صفحہ ۴)

(۵۶۶) ۱۷؍اگست ۱۹۰۶ء۔ اِنَّ خَبَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاقِعٌ (ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر بتلائی تھی وہ واقع ہونے والی ہے (بدر جلد ۶ نمبر ۳۴ صٓ)

(۵۶۷) ۱۹؍اگست ۱۹۰۶ء۔ آید آں روزے کہ مستخلص شود (بدر جلد ۶ نمبر ۳۴ صٓ)

(۵۶۸) ۲۳؍اگست ۱۹۰۶ء (۱) اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ سَیَنَالُہُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّہِمْ (ترجمہ) تحقیق وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا۔ اور خدا تعالےٰ کی راہ سے روکا انکو ان کے رب کا غضب پکڑیگا (۲) یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ (ترجمہ) جس دن آسمان کھلے طور پر دھواں لائیگا یعنی سخت قحط پڑیگا (۳) اِنَّ خَبَرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاقِعٌ (ترجمہ) اللہ کے رسول نے جو خبر دی تھی وہ واقع ہونیوالی ہے (۴) لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (ترجمہ) غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے (۵) اِنَّ رَبِّیْ کَرِیْمٌ قَرِیْبٌ (ترجمہ) تحقیق میرا رب سخی ہے اور نزدیک ہے (۶) اِنَّہٗ فَضْلُ رَبِّیْ۔ اِنَّہٗ کَانَ بِیْ حَفِیًّا (ترجمہ) میرے رب نے فضیلت دی۔ وہ مجھ پر نہایت ہی مہربان ہے (۷) اِنِّیْ مَعَكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ (ترجمہ) میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم (۸) لَا تَخَفْ صَدَّقْتُ قَوْلِیْ (ترجمہ) تو کچھ خوف نہ کر میں نے اپنی بات کو سچا کر دکھایا (بدر جلد ۶ نمبر ۳۵ صٓ)

(۵۶۹) ۲۳؍اگست ۱۹۰۶ء۔ سَیَنَالُہُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّہِمْ (ترجمہ) قریب ہے کہ انکو انکے رب کا غضب پہنچیگا (بدر جلد ۶ نمبر ۳۵ صٓ)

(۵۷۰) ۲۷؍اگست ۱۹۰۶ء۔ قبول ہوگئی۔ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا (نوٹ) دربارہ صاحبزادہ مبارک احمد جو کہ بخار سے علیل تھا حسب وعدہ الٰہی دسویں روز راضی و تندرست ہو گیا (بدر جلد ۶ نمبر ۳۵ صٓ)

(۵۷۱) ۲؍ستمبر ۱۹۰۶ء۔ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْہُمْ فِیْ خَوْضِہِمْ (ترجمہ) ناچار شخص کی دعا کون سنتا ہے جبکہ وہ اسکو پکارے کہہ اللہ پھر انہیں انکی بکواس میں چھوڑ (بدر جلد ۶ نمبر ۳۶ صٓ)

(۵۷۲) ۵؍ستمبر ۱۹۰۶ء (۱) تَوَکَّلُوْا عَلَیْہِ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (ترجمہ) اسپر توکل کرو۔ اگر تم مومن ہو (۲) بِسَلَامٍ مِّنَّا (ترجمہ) ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ (۳) تو ہر ایک بلا سے بچایا جائے گا (بدر جلد ۶ نمبر ۳۶ صٓ)

(۵۷۳) ۶؍ستمبر ۱۹۰۶ء مَنْ کَانَ فِیْ نُصْرَۃِ اللّٰہِ کَانَ اللّٰہُ فِیْ نُصْرَتِہٖ (ترجمہ) جو شخص خدا کی مدد میں ہو۔ خدا اسکی مدد میں ہوتا ہے (بدر جلد ۶ نمبر ۳۶ صٓ)

(۵۷۴) ۱۰ ستمبر ۱۹۰۷ء لَكُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (ترجمہ) تمہارے لئے اس دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے (بدر جلد ۶ نمبر ۳۷ صفحہ ۳)

(۵۷۵) ۱۴ ستمبر ۱۹۰۷ء ۔ لَا عِلَاجَ وَلَا يُحْفَظُ (ترجمہ) نہ کوئی علاج ہو سکے گا اور نہ اسکی کسی طرح سے حفاظت ہو سکے گی (بدر جلد ۶ نمبر ۳۸ صفحہ ۵)

(۵۷۶) ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء بوقت شام ۔ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ (ترجمہ) ہم تجھے ایک حلیم والے لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں (بدر جلد ۶ نمبر ۳۸ صفحہ ۵)

(۵۷۷) ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء (۱) خدا خوش ہوا (۲) يَا عَبْدِيْ اِنِّيْ مَعَكَ (ترجمہ) اے میرے بندے میں تیرے ساتھ ہوں (بدر جلد ۶ نمبر ۳۹ صفحہ ۴) (ضروری نوٹ) یہی الہامات اخبار بدر جلد ۶ نمبر ۴۰ صفحہ ۳ پر اس طرح شائع ہوئے ہیں (۱) خدا خوش ہو گیا (۲) يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنِّيْ مَعَكَ (ترجمہ) اے خدا کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں۔

(۵۷۸) ۲۰ ستمبر ۱۹۰۷ء (۱) اِنِّيْ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ ۔ لَكُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (ترجمہ) میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ تمہاری اس دنیا کی زندگی میں خوشخبری ہے (۲) اِنِّيْ اُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ (ترجمہ) میں ان سب کی حفاظت کرونگا جو اس دار میں ہیں (بدر جلد ۶ نمبر ۳۹ صفحہ ۴)

(۵۷۹) ۲۱ ستمبر ۱۹۰۷ء (۱) وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۔ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى (ترجمہ) اور ضحیٰ اور لیل شاہد ہیں جبکہ وہ ڈھانپ لے کہ تیرے رب نے تجھے نہیں چھوڑا۔ اور نہ تیرا دشمن ہوا (۲) اِنِّيْ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ (ترجمہ) میں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں (۳) اِنِّيْ مَعَكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ (ترجمہ) اے ابراہیم میں تیرے ساتھ ہوں (۴) اِنِّيْ مُبَارِكُكَ (ترجمہ) میں تمام برکتوں والا ہوں (بدر جلد ۶ نمبر ۳۹ صفحہ ۴) (۵) مَا بَقِيَ لِيْ هَمٌّ بَعْدَ ذٰلِكَ (ترجمہ) اسکے بعد میرے واسطے کوئی ہم باقی نہ رہا (بدر جلد ۶ نمبر ۴۰ صفحہ ۳)

(۵۸۰) ۳۰ ستمبر ۱۹۰۷ء (۱) اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ رُحَى الْاِسْلَامِ (ترجمہ) تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکی کے ہے (۲) اٰثَرْتُكَ وَاخْتَرْتُكَ (ترجمہ) مینے تجھے روشن کیا۔ اور تجھے برگزیدہ کیا (۳) اِنَّ اللّٰهَ مَعِيْ فِيْ كُلِّ حَالٍ (ترجمہ) اللہ ہر حال میں میرے ساتھ ہے (۴) ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ ہوں ۔ تیری منشاء کے مطابق (۵) كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ (ترجمہ) ہر وقت وہ ایک شان میں ہے یا وہ ایک کام میں ہے (۶) اَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ (ترجمہ) مینے چاہا کہ میں پہچانا جاؤں (۷) اِنِّيْ اَنَا

رُبُّكَ الرَّحْمٰنُ ذُو الْعِزِّ وَالسُّلْطَانِ (ترجمہ) میں تیرا رب رحمان ہوں عزت اور غلبہ والا (۸) اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ عَرْشِیْ (ترجمہ) تو میرے نزدیک بمنزلہ میرے عرش کے ہے (۹) اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ (ترجمہ) تو میرے نزدیک ہارون کے جا بجا ہے (۱۰) اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ ۔ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ (ترجمہ) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب فیل کیساتھ کیا معاملہ کیا تھا۔ کیا انکی جنگ کو رایگان نہیں کر دیا تھا۔ اور انپر طیر بھیجے تھے۔ جماعتوں کی جماعتیں یعنی جھنڈوں کے جھنڈ (۱۱) لائیف آف پین life of pain (ترجمہ) تلخ زندگی (۱۲) رَبِّ ارْحَمْنِیْ اِنَّ فَضْلَكَ وَرَحْمَتَكَ يُنْجِيْ مِنَ الْعَذَابِ (ترجمہ) اے میرے رب مجھ پر رحم فرما۔ تحقیق تیرا فضل اور تیری رحمت عذاب سے نجات دیتے ہیں (۱۳) تَعَلَّقْتُ بِاَلْاَهْدَابِ (ترجمہ) مینے دامن سے تعلق کیا یعنی اسکا دامن پکڑا (بدر جلد ۲ نمبر ۴۰ صفحہ ۳)

(۵۸۰) ۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء (۱) خیر اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالے (۲) وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ (ترجمہ) اور ہم میں سے ہر ایک کے واسطے ایک مقام معلوم ہے (۳) يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاءِ (ترجمہ) تجھے وہ لوگ مدد دینگے جن کو ہم آسمان سے وحی کرینگے (۴) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا (ترجمہ) اسنے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ اور وہ نامراد ہوا جس نے اسکو بگاڑ کیا (۵) وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (ترجمہ) اور ہم کسی بستی پر عذاب نہیں لاتے۔ جب تک کہ اس میں رسول نہ بھیج لیں (۶) ضَيْفُ مَسِيْحٍ (ترجمہ) مسیح کا مہمان (بدر جلد ۲ نمبر ۴۲ صفحہ ۴)

(۵۸۱) ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۶ء ۔ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ لَا يُخْزٰى عَبْدِیْ وَلَا يُهَانُ ۔ عِشْقُكَ قَائِمٌ وَّوَصْلُكَ دَائِمٌ (ترجمہ) میں ہی بیشک رحمان ہوں میرا بندہ رسوا نہیں کیا جاتا۔ اور نہ اسے ذلیل کیا جاتا ہے تیرا عشق قائم ہے۔ اور تیرا تعلق ہمیشہ رہنے والا ہے (بدر جلد ۲ نمبر ۴۲ صفحہ ۴)

(۵۸۲) ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۶ء (۱) مَنْ عَادٰى وَلِيًّا لِّیْ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ (ترجمہ) جس نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی کی گویا آسمان سے گرا (۲) اِنِّیْ مَوْجُوْدٌ فَانْتَظِرْ (ترجمہ) میں موجود ہوں انتظار کر (۳) لَا يُهَدُّ بِنَاءُكَ وَتُوْتٰى مِنْ رَّبٍّ كَرِيْمٍ (ترجمہ) تیری بنا توڑی نہ جاوے گی۔ اور تو ربکریم سے دیا جائیگا (۴) وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (ترجمہ) ہمنے تجھ سے تیرا وہ بوجھ اتار دیا۔ جس نے تیری پیٹھ توڑ دی تھی۔ اور تیرے ذکر کو بلند کر دیا۔

(٥٨٣) ہفتہ مختتمہ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۰۷ء (۱) اُرِيْكَ مَا اُرِيْكَ وَمِنْ عَجَائِبِ مَا يُرْضِيْكَ (ترجمہ)
میں تجھے دکھاؤنگا جو کچھ دکھاؤنگا۔ اور نیز وہ عجائب باتیں دکھاؤنگا جن سے تو خوش ہوگا (۲) آپ
کے لڑکا پیدا ہُوا ہے (۳) رَدَدْنَا اِلَيْهَا رُوْحَهَا وَرَيْحَانَهَا (ترجمہ) اس عورت کی طرف
تازگی اور تازہ زندگی واپس کی گئی (نوٹ) حضرت ام المومنین کی صحت کے بارہ میں ہُوا (۴) وَاِمَّا
نُرِيَنَّ اَحَدًا مِّنْهُمْ (ترجمہ) اور اگر مخالفین یا معترضین میں سے تیرے پاس کوئی آوے (۵) اِنَّا
نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ (ترجمہ) ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں (۶) يَنْزِلُ مَنْزِلَ
الْمُبَارَكِ (ترجمہ) وہ مبارک احمد کی شبیہ ہوگا۔ (۷) ساقیا آمدن عید مبارک بادت (۸)
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ (ترجمہ) تحقیق اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے
جو تقوٰے اختیار کرتے ہیں اور نیکی کرتے ہیں (بدر جلد ۶ نمبر ۴۲ صفحہ ۳)

(٥٨٤) ۶و۷ر نومبر ۱۹۰۷ء (۱) سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔ رَبِّ هَبْ لِيْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً
اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيٰى۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ۔ آخُذُهُمْ
اللّٰهُ بَقِيَ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ مَعَهٗ۔ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ موت قریب
اِنَّ اللّٰهَ يَحْمِلُ كُلَّ حِمْلٍ۔ مَنْ خَدَمَكَ۔ خَدَمَ النَّاسَ كُلَّهُمْ وَمَنْ اٰذَاكَ اٰذَى النَّاسَ
جَمِيْعًا۔ آمدن عید مبارک بادت۔ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو (ترجمہ) میں ایک پاک اور
پاکیزہ لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے تو دیکھے گا کہ تیرا رب ان مخالفوں سے کیا کریگا
جو تیرے معدوم کرنیکے لئے حملے کرتے ہیں۔ خدا اُنکو پکڑیگا۔ اور یہ خدا کا بندہ اکیلا رہیگا۔ اسکے ساتھ
کوئی شریک نہ ہوگا حق آگیا اور باطل بھاگ گیا۔ موت قریب ہے۔ خدا ہر ایک بوجھ کو آپ اٹھائے گا۔
جو شخص تیری خدمت کرتا ہے اسنے ایسا کام کیا۔ کہ گویا سارے جہان کی خدمت کی۔ اور جو شخص تجھے دُکھ دیتا
ہے۔ اسنے ایسا کام کیا کہ گویا ساری دنیا کو دُکھ دیا (نوٹ) اسکے بعد ایک اور الہام ہے جس کے اظہار کی
(خدا تعالےٰ کی طرف سے) اجازت نہیں۔ شاید بعد میں اجازت ہو جائے۔ اسکا پہلا فقرہ یہ ہے (۲) دیکھ
میں ایک نہایت چھپی ہوئی بات پیش کرتا ہوں (بدر جلد ۶ نمبر ۴۵ صفحہ ۳)

(٥٨٥) ۱۰ر نومبر ۱۹۰۷ء۔ ایک وبا پڑے گی (بدر جلد ۶ نمبر ۴۶ صفحہ ۴)

(٥٨٦) ہفتہ مختتمہ ۱۲ر نومبر ۱۹۰۷ء (۱) قَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ (ترجمہ) خدا تعالےٰ نے
انکے دلوں میں رعب ڈالدیا (۲) وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ (ترجمہ) یہ ایسا وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا (بدر جلد ۶ نمبر ۴۷
صفحہ ۳)

۲ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش میں تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں

(۵۸۷) ۲۶ نومبر ۱۹۰۷ء (۱) بلاء ناگہانی (۲) بخری (ترجمہ) تو انکی چیخیں سنیگا (۳) یا اللہ فتح (بدر جلد ۶ نمبر ۴۸ صفحہ)

(۵۸۸) ۲۹ نومبر ۱۹۰۷ء (۱) اِنَّمَا صَنَعُوْا کَیْدُ سٰحِرٍ (ترجمہ) تحقیق جو کچھ انہوں نے بنایا ہے یہ ایک دھوکے کا منصوبہ ہے (۲) وَلَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتٰی (ترجمہ) اور دھوکے باز کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جس راہ سے بھی وہ آئے (الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۳ صفحہ)

(۵۸۹) ۲ دسمبر ۱۹۰۷ء وقت صبح ساڑھے پانچ بجے (۱) اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ النَّجْمِ الثَّاقِبِ (ترجمہ) تو مجھ سے بمنزلہ اس ستارہ کے ہے جو قوت اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے (۲) اِنَّمَا صَنَعُوْا ھُوَ کَیْدُ سَاحِرٍ۔ وَلَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتٰی (ترجمہ) جو کچھ انہوں نے بنایا ہے وہ ساحر کی تدبیر ہے اور ساحر کسی راہ سے آئے وہ کامیاب نہیں ہوگا (۳) اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ رُوْحِیْ (ترجمہ) تو مجھ سے بمنزلہ میری روح کے ہے (۴) اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ النَّجْمِ الثَّاقِبِ (ترجمہ) تو مجھ سے بمنزلہ اس ستارہ کے ہے جو قوت اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے (۵) جَاءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ (ترجمہ) حق آگیا اور باطل بھاگ گیا (بدر جلد ۶ نمبر ۴۹ صفحہ ۳)

(۵۹۰) ہفتہ مختتمہ ۱۹ دسمبر ۱۹۰۷ء (۱) اِنِّیْ مَعَكَ وَمَعَ اَھْلِكَ اَحْمِلُ اَوْزَارَكَ (ترجمہ) میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں۔ میں تیرے بوجھ اٹھاؤنگا (۲) میں تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیاروں کے ساتھ ہوں (۳) اِنِّیْ مَعَكَ یَا مَسْرُوْرُ (ترجمہ) اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں (۴) وَقَعَ وَاقِعٌ وَّھَلَكَ ھَالِكٌ (ترجمہ) ایک واقع وقوع میں آئیگا اور ہلاک ہونیوالا ہلاک ہوگا (۵) وَضَعْنَا النَّاسَ تَحْتَ اَقْدَامِكَ (ترجمہ) ہمنے تمام لوگوں کو تیرے قدموں کے نیچے رکھدیا (۶) وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَھْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِکْرَكَ (ترجمہ) ہمنے تجھ سے وہ بوجھ اٹھادیا جس نے تیری پیٹھ توڑ دی تھی اور تیرے ذکر کو بلند کیا (۷) اُجِیْبَتْ دَعْوَتُكَ (ترجمہ) تیری دعا قبول کی گئی (۸) سَنُرِیْھِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْ اَنْفُسِھِمْ (ترجمہ) عنقریب ہم انکو نشانات دکھلائینگے گردونواح میں اور خود ان میں (۹) اُجِیْبَتْ دَعْوَتُکُمَا اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ترجمہ) تم دونوں کی دعا قبول کی گئی۔ تحقیق اللہ تعالے ہر بات پر قادر ہے (۱۰) اِنِّیْ مَعَكَ یَا اِبْرَاھِیْمُ (ترجمہ) اے ابراہیم میں تیرے ساتھ ہوں (۱۱) اِنِّیْ اَنَا رَبُّكَ الْاَعْلٰی (ترجمہ) میں تیرا رب اعلیٰ ہوں (۱۲) اِخْتَرْتُ لَكَ مَا اخْتَرْتَ (ترجمہ) مینے تیرے لئے وہ امر پسند کیا جو تونے اپنے لئے پسند کیا (۱۳) بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید (۱۴) ستائیس کو

ایک واقعہ (ہمارے متعلق) اَللّٰهُ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى (ترجمہ عربی) اللہ تعالیٰ ہی سب سے بہتر ہے اور وہی باقی رہنے والا ہے (۱۵) خوشیاں منائیں گے (۱۶) بَعْدَ سَنَةٍ وَّاحِدَةٍ (ترجمہ) ایک سال کے بعد (۱۷) صَلٰوتُكَ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى۔ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ (ترجمہ) تیری عبادت بہتر اور باقی رہنے والی ہے تیری دعا انکے لئے آرام کا موجب ہے (۱۸) دَخَلْتُمُ الْجَنَّةَ وَمَا عَلِمْتُمْ مَا الْجَنَّةُ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْاٰخِرُ (ترجمہ) تم جنت میں داخل ہوگے۔ اور تم جانتے ہو کہ جنت کیا چیز ہے۔ یہ آخری دن ہے (بدر جلد ۶ نمبر ۵۲ صفحہ ۳)

(۵۹۱) ۲۰ردسمبر ۱۹۰۷ء (۱) آج ہماری بخت بیداری (۲) اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ (ترجمہ) تحقیق تیرا دشمن جو ہے وہی ابتر ہے (۳) خدا نے اسے لیا (۴) واللہ واللہ! سدھا ہویا اولاد (نوٹ مسیح موعودؑ) یہ پنجابی فقرہ ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ کج طبع آدمی درست ہو گیا ہے (۵) وقت رسید (ترجمہ) وقت آگیا (بدر جلد ۶ نمبر ۵۲ صفحہ ۳)

(۵۹۲) ایامِ جلسہ ۱۹۰۷ء يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اَطْعِمُوا الْجَآئِعَ وَالْمُعْتَرَّ (ترجمہ) اے نبی بھوکوں اور سوالیوں کو کھانا کھلاؤ (نوٹ از مؤلف) ایام جلسہ کے موقعہ پر بعض احباب مشغولیت کے باعث روٹی میں شامل نہ ہوسکے جب فارغ ہوئے تو روٹی نہ مل سکی۔ ناچار بھوکا رہنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے فوراً اپنے پیارے کو اطلاع دی۔ حضور پر نورؑ نے فوراً دریافت کرکے جملہ احباب کو روٹی مہیا کروائی۔ اور یہ واقعہ قریباً نصف رات کے وقت کا ہے۔

الہامات ۱۹۰۸ء

(۵۹۳) یکم جنوری ۱۹۰۸ء (۱) دبدبۂ خسرویم شد بلند۔ زلزلہ در گورِ نظامی فگند (۲) اِنِّيْ مَعَكَ اَيْنَمَا تَذْهَبُ وَتَسِيْرُ (ترجمہ) میں تیرے ساتھ ہوں۔ جہاں تو جائے اور سیر کرے (بدر جلد ۷ نمبر ۱ صفحہ ۱)

(۵۹۴) ۲ر جنوری ۱۹۰۸ء (۱) اِنِّيْ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ (ترجمہ) میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں (۲) اِنِّيْ مَعَكَ فِيْ كُلِّ حَالٍ وَّعِنْدَ كُلِّ مَقَالٍ (ترجمہ) میں ہر حال میں تیرے ساتھ ہوں اور ہر ایک گفتگو میں (۳) اِنِّيْ مَعَكَ فِيْ كُلِّ مَوْطِنٍ نَّصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ (ترجمہ) میں ہر ایک میدان میں تیرے ساتھ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت اور فتح قریب ہے (۴) وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ (ترجمہ) اور وہ غلبہ کے بعد عنقریب مغلوب ہونگے (۵) وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ

نَعِدُهُمْ اَوْنَتَوَفَّيَنَّكَ (ترجمہ) اور یا تو ہم تجھے بعض وہ باتیں دکھا دینگے جو وعدہ کی گئی ہیں۔ یا تجھے وفات دینگے (۶) نَصَرَكُمُ اللّٰهُ نَصْرًا مُؤَزَّرًا (ترجمہ) مدد کی اللہ تعالے نے تمہاری مؤیدانہ مدد (۷) اِنِّيْ مَعَكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ (ترجمہ) اے ابراہیم میں تیرے ساتھ ہوں (بدر جلد ۷ نمبر ۱ صفحہ ۳)

(۵۹۵) ۱۸ر جنوری ۱۹۰۸ء۔ یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے۔ وہ وعدہ ٹلے گا نہیں جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے بہ نہ جائیں (بدر جلد ۷ نمبر ۳ صفحہ ۹)

(۵۹۶) ۱۹ر جنوری ۱۹۰۸ء۔ اِنِّيْ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ هٰذِهٖ (ترجمہ) میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں جو یہ ہے (بدر جلد ۷ نمبر ۳ صفحہ ۹)

(۵۹۷) ۲۱ر جنوری ۱۹۰۸ء (۱) مَلْعُوْنِيْنَ اَيْنَمَا ثُقِفُوْا اُخِذُوْا (ترجمہ) وہ ملعون ہیں جہاں کہیں پائے جائیں پکڑے جائیں گے (۲) اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ (ترجمہ) تحقیق صفا اور مروہ اللہ تعالے کی نشانیوں میں سے ہیں (بدر جلد ۷ نمبر ۳ صفحہ ۹)

(۵۹۸) ۲۶ر جنوری ۱۹۰۸ء (۱) حَرَّقَهُمَا اللّٰهُ (ترجمہ) اللہ تعالے ان دونوں کو جلا دیگا (۲) قَتَلَهُمَا اللّٰهُ (ترجمہ) اللہ ان دونوں کو تباہ کر دیگا (۳) میری فتح ہوئی (۴) اِنَّا رَادُّوْهُ اِلَيْكَ (ترجمہ) ہم لے تیری طرف پھیر نیوالے ہیں (۵) اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ سَمْعِيْ (ترجمہ) تو میرے نزدیک بمنزلہ میرے کانوں کے ہے (بدر جلد ۷ نمبر ۴ صفحہ ۳)

(۵۹۹) ۲۸ر جنوری ۱۹۰۸ء (۱) اِنِّيْ مَعَكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ (ترجمہ) اے ابراہیم میں تیرے ساتھ ہوں (۲) از خدا یا بند مردان خدا (بدر جلد ۷ نمبر ۴ صفحہ ۳)

(۶۰۰) ۹ر فروری ۱۹۰۸ء (۱) اَنْتَ اِمَامٌ مُّبَارَكٌ (ترجمہ) تو امام مبارک ہے (۲) لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ كَفَرَ (ترجمہ) اللہ کی لعنت اسپر جسنے انکار کیا (۳) اِنِّيْ مَعَكَ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ (ترجمہ) میں تیرے ساتھ ہوں آسمان اور زمین میں (۴) اِنِّيْ مَعَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (ترجمہ) میں دنیا اور آخرت میں تیرے ساتھ ہوں (۵) اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ (ترجمہ) اللہ تعالے ساتھ ہے انکے جو تقویٰ اختیار کریں۔ اور جو نیکوکار ہیں (۶) اَيْنَمَا ثُقِفُوْا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا (ترجمہ) جہاں کہیں پائے گئے پکڑے جائینگے اور ہلاک کئے جائینگے (۷) لَا تَقْتُلُوْا زَيْنَبَ (ترجمہ) زینب کو قتل نہ کرو (۸) آسمان ایک مٹھی بھر رہگیا (بدر جلد ۷ نمبر ۶ صفحہ ۲)

(۶۰۱) ۱۱ر فروری ۱۹۰۸ء يَا مَسِيْحَ اللّٰهِ عُدْ وَانَا (ترجمہ) اے اللہ کے مسیح ہماری شفاعت کر (بدر جلد ۷ نمبر ۶ صفحہ ۲)

(۲۰۲) ۲۰ فروری ۱۹۰۸ء ظَفَرَ کُمُ اللّٰہُ ظَفَرًا مُّبِیْنًا (ترجمہ) اللہ نے تمکو کھلی فتح دی (بدر جلد ۷ نمبر ۷ صلہ)

(۲۰۳) ۷ مارچ ۱۹۰۸ء - ماتم کدہ (نوٹ از مسیح موعودؑ) اسکے بعد غنودگی میں دیکھا۔ کہ ایک جنازہ آتا ہے (نوٹ از مؤلف) یہ حضور کو اپنے جنازے کے لائے جانے کی اطلاع دی گئی۔ جو حرف بحرف پوری ہوئی۔ کیونکہ حضور نے لاہور میں وفات پائی اور جنازہ لاہور سے قادیان لایا گیا۔

(۲۰۴) ۲۵ مارچ ۱۹۰۸ء (۱) اَمْثَالُ الرَّحْمَۃِ۔ اَوَّلُ الذِّکْرِ وَاٰخِرُ الذِّکْرِ (ترجمہ) رحمت کی مثالیں پہلے ذکر والا اور آخر ذکر والا (۲) حٰمٓ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ (ترجمہ) حٰمٓ لکھو لکر بیان کرنے والی کتاب کے یہ نشانات ہیں (۳) لَا تَذَرُوْہُ جَارِیَۃً (ترجمہ) اسکو جاریہ مت کر چھوڑو (۴) کبھی معدے کے خلل سے بھی ورم ہو جاتی ہے (بدر جلد ۷ نمبر ۱۳ صلہ)

(۲۰۵) شب درمیان ۲۸ و ۲۹ مارچ ۱۹۰۸ء (۱) اَحْسَنَ اللّٰہُ اَمْرَکَ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے تیرا کام اچھا کر دیا (۲) اَحْسَنَ اللّٰہُ اَمْرِیْ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے میرا کام اچھا کر دیا (۳) یَأْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ (ترجمہ) تیرے پاس تحائف آئینگے ہر دور کی راہ سے (۴) امید سے بڑھکر (۵) رعایا میں سے ایک شخص کی موت (۶) فتح (بدر جلد ۷ نمبر ۱۳ صلہ)

(۲۰۶) ہفتہ مختتمہ ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء (۱) حٰمٓ تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ (ترجمہ) حٰمٓ یہ نشانات ہیں کتاب مبین کے (۲) بیمار بہت ہی چیخیں مارتا ہے (نوٹ از مؤلف) اخبار الحکم نے چیخیں مارتا ہے کی بجائے چیخیں مارتی ہے لکھا ہے (۳) ماتم کدہ (۴) اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ مِنْ ھٰذِہِ الْمَرَضِ الَّذِیْ ھُوَ سَارِیْ (ترجمہ) میں تمام گھر والوں کو اس بیماری سے بچاؤنگا۔ ایسی بیماری جو متعدی ہے (۵) امید سے بڑھکر فائدہ ہوا (۶) دوبارہ زندگی (۷) منسوخ شدہ زندگی (۸) اِنِّیْ بَرَاءٌ مِّنْ ذٰلِکَ (ترجمہ) میں اس سے بیزار ہوں (نوٹ مسیح موعودؑ) یہ کسی دوسرے کا مقولہ ہے (۹) کَتَبَ اللّٰہُ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ (ترجمہ) خدا تعالیٰ نے رحمت کا ارادہ کیا ہے (۱۰) حَقٌّ عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ (ترجمہ) ہم مومن کی ضرور نصرت کرتے ہیں (۱۱) اَتَانِیَ الرَّحْمَۃُ فِیْ اَوَّلِ الذِّکْرِ وَاٰخِرِ الذِّکْرِ (ترجمہ) خدا نے مجھے ذکر کیا اول اور آخر میں رحمت سے (نوٹ از مؤلف) اخبار الحکم میں بجائے اَتَانِیَ الرَّحْمَۃُ کے امثال الرحمۃ درج ہے (۱۲) رحمت اور فضل کا مقام۔ شکر کا مقام (نوٹ از مؤلف) اخبار الحکم میں ہر دو جگہ بجائے مقام کے کلام کا لفظ درج ہے جو غلط ہے (بدر جلد ۷ نمبر ۱۵ صلہ)

(۲۰۷) ۱۸ اپریل ۱۹۰۸ء (۱) اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا (ترجمہ) ہمنے تجھے کھلی

فتح دی ہے (۲) تزلزلۃ الارض فحق العذاب و تدلی (ترجمہ) زمین زلزلہ سے متزلزل کیجائے گی پس عذاب ظہور میں آجائیگا۔ اور اتر پڑیگا (۳) بشریٰ (ترجمہ) تیرے لئے بشارت ہے (الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲۹ صلا)

(۷۰۸) ۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء (۱) میرے لئے ایک نشان آسمان پر ظاہر ہوا (۲) خیر و خوبی کا نشان (۳) میری مرادیں پوری ہوئیں (بدر جلد ۷ نمبر ۱۶ صفحہ ۶)

(۷۰۹) ۲۶ اپریل ۱۹۰۸ء وقت چار بجے صبح۔ مباش ایمن از بازی روزگار (بدر جلد ۷ نمبر ۱۷ صلا)

(۷۱۰) ۲۹ اپریل ۱۹۰۸ء وقت آٹھ بجے رات۔ انی احافظ کل من فی الدار (ترجمہ) میں ان تمام کی حفاظت کرونگا جو اس دار میں ہیں (بدر جلد ۷ نمبر ۱۸ صہ)

(۷۱۱) ۹ مئی ۱۹۰۸ء (۱) سرنگ (۲) الرحیل ثم الرحیل۔ موت قریب ان اللہ یحمل کل حمل (ترجمہ) کوچ پھر کوچ موت قریب ہے اللہ تعالے تمام بوجھ اٹھائیگا (بدر جلد ۷ نمبر ۲۱ صلا)

(۷۱۲) ۱۰ مئی ۱۹۰۸ء ان الذین امنوا و عملوا الصلحت لھم جنت تجری من تحتھا الانھر (ترجمہ) بلا شک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے۔ انکے لئے جنات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں (الحکم جلد ۱۲ نمبر ۳۶ صہ)

(۷۱۳) ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء۔ ڈرو مت مومنو (بدر جلد ۷ نمبر ۱۸ صہ)

(۷۱۴) ۱۷ مئی ۱۹۰۸ء انی مع الرسول اقوم (ترجمہ) میں رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا (بدر جلد ۷ نمبر ۱۸ صہ)

(۷۱۵) ۱۷ مئی ۱۹۰۸ء۔ مکن تکیہ بر عمر ناپائدار (بدر جلد ۷ نمبر ۲۲ صتہ) نوٹ از مؤلف بموجب الہامات الہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۴ ربیع الآخر ۱۳۲۶ھ بوقت صبح ۱۰½ بجے کو اپنے محبوب حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بروز منگل احمدیہ بلڈنگس لاہور

سرکوبی سے اسکی عزت بچائی گئی (تتمہ حقیقۃ الوحی صتہ) تشریح۔ نواب صدیق حسن خان بھوپالی جب عقاید دربارہ مہدی خونی پر کتابیں شایع کرنے کے باعث گورنمنٹ کے زیر عتاب آگئے اور نوابی سے معطل کئے گئے تو انہوں نے بڑی انکساری سے حضرت مسیح موعودؑ کی طرف خط لکھا کہ حضور انکے لئے دعا فرماویں تب حضور نے اسکو قابل رحم سمجھکر اسکے لئے دعا کی جسپر یہ الہام ہوا

اے عمی بازی خویش کردی و مرا افسوس بسیار دادی (حقیقۃ الوحی صـ۲۲۳) تشریح یہ پیشگوئی اپنے بھائی مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کی وفات کی نسبت ہے جس میں میرے حضرت مسیح موعودؑ ایک بیٹے کی طرف سے بطور حکایت عن الغیر الہام ہے مطلب یہ تھا کہ میرے بھائی کی بےوقت اور ناگہانی وفات ہوگی منہ

۱۔ البشریٰ حصہ اول۔ جس میں حضرت مسیح موعودؑ کے جملہ الہامات و مکاشفات دعویٰ مسیحیت تک کے درج ہیں۔ قیمت ۴۰ر

۲۔ مکاشفات معہ تعبیر نامہ خواب۔ جس میں حضرت مسیح موعودؑ کے جملہ کشوف و رؤیا از دعوٰے مہدویت تا یوم الوصال درج ہیں جس کے آخر تعبیر نامہ خواب فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ بھی درج ہے۔ قیمت ۴ر

۳۔ آثار مبارکہ حصہ اول۔ حضرت مسیح موعودؑ کی ڈائری کی ترتیب کا نمونہ۔ قیمت ۱ر

۴۔ نماز مترجم حبیبی۔ نماز کا ترجمہ فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ جہاں تک مل سکا۔ نیز حضرت مسیح موعودؑ کی الہامی دعائیں معہ ادعیہ مسنونہ نماز جنازہ وغیرہ۔ قیمت ۶ پائی

ملنے کا پتہ

مہتمم مسلم ریلیجس بک ڈپو
احمدیہ بلڈنگس۔ نولکھا لاہور

یا

دفتر تشحیذ الاذہان
قادیان۔ ضلع گورداسپور